2949
۲۸۶

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ در عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار و اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و نگار

رہبر راہ حق با مجموعہ رسائل دیگر

الف بے دھن

تحفۃ العاشقین

نوٹی حرز بہلول

رموز الحقیقت

رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد نذر دار خاں صاحب مرحوم جاگیردار ... رسائل مشمولہ دیگر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بامر مطبوع ہوا

جز ۱۰ ورق

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

اِطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جسکو حانہ و ملاحظہ سے شائقان اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین کتب اخلاق و تصوف اُردو و فارسی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف اُردو

جامع الاخلاق۔ ترجمہ اُردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ

نکات احسانی۔ دو جلد مین ایک جلد مین نکات اُردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل۔

ذخیرۂ سعادت۔ یہ جاسنی بلارڈ شنک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہے تہذیب اخلاق مین مترجمہ لالہ لالجی کاکوروی۔

دائرہ علم۔ حصہ اول انگریزی سے چند معلومات مرتبہ مولوی محمد کریم بخش مترجم

ترجمۂ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی مترجمہ مولانا ابو الحسن فریدآبادی۔

پند نامہ وحید۔ مصنفہ منشی محمد واحد علی۔

طلسم اخلاق۔ مؤلفہ پنڈت سری کرشن وکیل۔

لال چندرکا۔ مشتمل بر مضامین پند سودمند مؤلفہ منشی لال سنگھ۔

منہاج السالکین۔ ترجمہ جوگ بشسٹ مترجمہ مولانا ابو الحسن فریدآبادی۔

بودھ پرکاش۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ۔

منبہات منظوم۔ موسوم بہ منبہات یکتا عربی ترجمۂ اردو از شیخ احمد بن علی۔

نصیحت نامہ ہندی۔ مصنفہ راے بہادر کنھیالال۔

گلستان جنان۔ اُردو شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش۔

کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ۔ مصنفہ شیخ فتح علی۔

کنز الاسرار۔ ترجمۂ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر۔

تحفہ سروری۔ از مفتی غلام سرور لاہوری۔

اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان۔

بستان تہذیب۔ مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علیخان بہادر فیروز جنگ۔

آب حیات۔ اخلاق و موعظت مین اندرشتی کا متابر شلو تخلص بہ نادان۔

اکسیر ہدایت۔ ترجمہ اُردو کیمیاے سعادت فارسی مترجمہ مولوی فخر الدین

مذاق العارفین۔ ترجمۂ اُردو احیاء العلوم عربی کامل در چار جلد مترجمہ حاجی مولوی محمد احسن۔

نجات المومنین۔ ذکر کرامات حضرت شاہ نجات اللہ مولفہ حافظ سراج الیقین۔

تہذیب النفوس۔ از سید فخر الدین حسین تخلص بہ سخن۔

تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔

مثنوی سر حق۔ رموز تصوف مین از سید شاہ عطا حسین۔

پند نامہ حبیبی۔ نصایح و اندرز۔ از محمد حبیب علیخان۔

کیمیاے حکمت۔ حصۂ اول شرائف حلم و آداب راست گوئی کے فوائد حکمیہ و حکایات مصنفہ مولوی اوحد الدین احمد مدرس۔

بحر الحقیقۃ۔ اندرز و نصائح واسطے اصلاح نفس کے مصنفہ حسن تخلص

چشمۂ فیض۔ ترجمۂ پندنامہ عطار۔ مترجمہ مولوی عبد الغفور خان۔

گلدستہ اخلاق۔ معروف تالیف ہرگوبند مؤلفہ بابو ہرگوبند سہاے۔

گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب اخلاق کا بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

تہذیب احسانی در ترتیب اخلاق انسانی مؤلفہ حکیم احسان علی۔

ترجمہ اُردو عوارف المعارف۔ کامل دو جلد مین مترجمہ مولوی ابو الحسن فریدآبادی۔

پیراہن یوسفی بخشی ترجمۂ اردو و نظم شعر بہ شعر ہر شش دفتر مثنوی مولانا روم کامل دو جلد مین مترجمہ مولوی محمد یوسف علی شاہ معروف بہ بانکے میان چشتی نظامی گلشن آبادی ملک مالوہ۔

Marfat.com

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ دیگر بڑا او جود طریقہ مواد کارا شغال و مراقبہ قبر کا شغل اہل اللہ کی رشید دگار

الف بے وحین

تحفة العاشقین

مجموعہ رسائل دیگر

زیر اہتمام تالیف جناب حاجی محمد ... مرحوم ... رسالہ مسمولہ دیگر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہوکر مطبوع ہوا

Marfat.com

131023

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر بنی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمۂ واجب التعظیم و لازم التکریم کو دل کی آنکھ
مثل مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مٹا کر نظر انتباہ کی
تاکہ نزدیکان خدا و رسیدگان قادر بیہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہونے اس رتبۂ عالی کی یہ ہے
مستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند ✤ جان شید ہند و خیمہ بملک بقا زنند ✤ مردان راہ فقر
الست ✤ جامی چو در کشند دم از مصطفا زنند ✤ ترجمہ **اصل قطعہ فارسی** مندرجہ کتاب
جو مست جام عشق کے مارین فنا سے لاف ✤ وے کرکے جان جاتے ہین ملک بقا کو صاف
وہ مرد راہ عشق کی بھٹی پاک سے ✤ پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفے طواف ✤ پس اگر ذوق
تجھے ایسے عمل مشکل سے تو کلمۂ جلیلہ کو پڑھ اور سُن تہ دل سے اے بھائی زبان سے صرف
کلمہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہے بطور عادت بلکہ اُس کسب کو کوشش کر اعبادت جس
پاک کلمے سے تیری چشم و دل منور ہو یہ کام عاشق صادق کا ہے نہ ہر خار و خس کا ابیات
کام دعوی سے ہو حاصل ✤ مگر جس دل مین ہووے عشق واصل ✤ نہین یہ کام دعوی
کا ✤ ارے جا عشق کا دم دل سے بھرا ✤ بیت اے بدعوی نے برآید کار ✤ رو بمعنی
[illegible]

Marfat.com

برآر + ترجمہ جسے اس رہ مین ہو شوق و محبت + اُسی کا کام دل حاصل ہو جھٹ پٹ + واسطے حصول مطلب طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس راہ دشوار گزار کے ہرگز نہ بھٹکین اور پیراک اس دریاے ناپیداکنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ پٹکین اللہ تعالی اثر اس تحریر کا دل محبان ثابت قدم پر غالب لاوے کہ کار رفاہیت اُنکا بجا لاوے **بیت** رہبر راہ حق ہے نام اُسکا + باب نو اسمین ہین پُراز معنی + جو کوئی اُسکی رہ مین رکھے قدم + شاہد عیش پاوے وہ ہمدم + غوطہ خور دریا مین غوطہ مار کر موتی نکالتے ہین ناواقف دیکھنے والے حیرت سے سر مارتے ہین اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہین ہو سکتا اگر ہوتا ہے تو اسی کہنے سننے کی برکت سے اسلیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ و ثانی و نیز سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کتب وغیرہ سے اور جو کچھ کہ مجھکو مرشدون سے پہونچا تھا اُسمین سے استنباط کرکے موقع بموقع ہندی زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناغر شاخ فرید خانی جاگیردار راج کردلی نے سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کرکے اوپر نو باب کے منقسم کیا **باب اول** دربیان ابتداے ظہور **باب دوم** دربیان تلاوت قرآن **باب سوم** دربیان تلاوت وجود محمل **باب چہارم** دربیان سوال طالب **باب پنجم** دربیان حل مسئلہ **باب ششم** دربیان مراقبات **باب ہفتم** دربیان مشاہدات **باب ہشتم** دربیان مقامات **باب نہم** دربیان رموزات تاکہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے کا صفحۂ دل مین النقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سُن اور نظر لطف و عطاے خالق خطا پوش عذر نیوش پر رکھ

باب اول بیچ بیان ابتداء ظہور کے

ف

اے بھائی روز ازل سے ذات پاک کہ وحدہ لاشریک لہ اُسے کہتے ہین باآرام تمام مقام لامکان مین شراب استغنائی پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اُس ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا کہ اُس سے جوش ہوا چاہا اُسنے کہ اپنی ذات و صفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے نور محمدی علحدہ کیا اور اُسکی دید سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و مشہود و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اُس اپنے نور محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ [illegible] سے طرح طرح کی نئی نئی مخلوقات کونین مین جن و آدمی وغیرہ پیدا کیے جیسے کہ تخم پنبہ پانی سے قطرۂ باران کے سب اجزا برگ و شاخ و گل و بار اپنے مین نشو و نما کرتا ہے اور اُسکے پھل سے روئی نکل کر پارچہ والے ہر قسم بنتے ہین لیکن اصلیت ظہور سب کا وہی تخم ہے ویسے ہی مظہر خاص اس انسان کا

Marfat.com

وہی ذات پاک ہے حدیث الانسان سری وانا سرہٗ جسطرح بیج کے پیٹ مین مغز ہے
کہ اُس مغز سے سب اشیا کا ظہور ہے اگر اُس بیج کے دو ٹکڑے کر ڈالو تو وہی مغز اصل اُسمین دیکھنے
مین آوے اُسی طرح ذات پاک انسان مین ہے اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین
اُس مغز اصل کو مجرد پاوے اے طالب غفلت سے ہوشیار ہو اور خواب بیخودی سے بیدار ہو
یہ مت سمجھ کہ مین بیداری مین کار و بار دنیا کرتا ہون اور جو کچھ کرتا ہون اچھا کرتا ہون کہ اسی واسطے
بزرگون نے کہا ہے بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ ٭ چیست بیکاری گرفتاری ہمہ ٭
ترجمہ کار دنیا کیا ہے بیکاری تمام ٭ کیا ہے بیکاری گرفتاری تمام ٭ اے بھائی ایک خواب
وہ ہے کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار
کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسکا نام رکھتے ہین یہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کار و بار فاسدہ
و لایعنی مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتے ہین اُسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی و خوشی اُنھین
ملتی ہے یہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سوائے اس عالم کے کوئی عالم
اور بھی ہے جہان جانا ہے جسوقت کہ وہ رقیت آسمان سے نازل ہوتا ہی اور جان نکالتا ہی تب جاگتے ہین
اور آنکھین کھولتے ہین اور یہ جتنے کام یہان جیتے جی مین عیش و خوشی وغیرہ جو کیے ہین اُسوقت مانند خیالات
معلوم ہوتے ہین جیسے کہ رات کو آدمی سوتے ہین اور ہر طرح کے خیالات دیکھتے ہین اور اتنا ہی اُسوقت
معلوم ہوتا ہے کہ ایک خواب ہمنے دیکھا ہے خواب غفلت مین سوئے ہوئے تھے افسوس کہ کچھ کام نہ نکلا
لیکن وہ افسوس کچھ فائدہ نہین دیتا پس فکر اُسوقت کرنی چاہیے تاکہ کچھ ہاتھ آوے اے صاحب ہمت
جو کچھ گذر رہا اُسوقت بال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری جو جو کام و شغل نیک و بد اور عیش تونے کیے ہین دیکھ تو وہ
تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کر تا کہ مرتے وقت تجھے حسرت
نہو اور اب اپنے اوپر لازم کر کہ اُسوقت اُنگلیان حسرت کی دانتون سے نہ کاٹے کسواسطے کہ فوت
وقت سخت زیادہ ہے فوت روح سے اُسمین مفارقت (جدائی ۱۲) خالق سے ہے اور اسمین مہاجرت (جدائی ۱۲) خلق سے
لیکن راہ حاصل ہونے مراد کی اسطرح پر ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین باصفا رکھے
کہ جسوقت آنکھ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے اور رفتہ رفتہ وہی صورت بول اُٹھے
اور جو مطلب چاہے اُس سے پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعدازان ایسا ہو جاوے
کہ خود صورت مرشد بنجاوے اور دوئی بیچ کی چھوٹ جاوے اور یکتا ہو جاوے اُسکو فنا فی الشیخ
کہتے ہین بعدازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

خواب بیداری مین دیکھے گا اُس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے
رفتہ رفتہ وُہ بھی باتین کریگا لیکن اُسوقت کمال عاجزی و نامرادی ظاہر کرے کہ اسی مین رضامندی
اُنکی ہے بعد ازان اُسی ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے اُسے
فنا فی الرسول کہتے ہین بعد اُسکے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اُسے حاصل کرے کہ اُسے فنا فی اللہ
کہتے ہین بعدہ پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنا فی اللہ ہوتے ہین بعدہ فنا فی الرسول
اُنکو سالک کہتے ہین اور اگر طالب خود ہی شاغل ہے تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کرسکتا ہے
اور اُسی مقام پر رہنا ہے آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنے اختیار سے گذر جاتا ہے اور بے اختیاری حاصل
ہوتی ہے اُس سے شکستہ پا ہوتا ہے اور اُسی مین آرام پاتا ہے لیکن تینون مراتب ایک مین اگر فنا
فی الرسول ہوا تو وہی اور اگر فنا فی اللہ ہوا تو وہی اور اگر فنا فی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علحدہ کرنا
سے ہے لیکن اگر مرشد مرید کو فنا فی الرسول کرکے چھوڑ دے تو بہتر ہے چاہیے کہ بیچ مین ادھورا نہ چھوڑ دے
دوسرا طریق یہ ہی کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھکر نظر مین رکھے یہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے سے
حاصل ہوتی ہے اور یہ کسب نقشبند یہ ہے اور بہتر ہے آئینہ گا تا سننے سے خلل پڑتا ہی اور یہ کسب بیرونی جبہ
ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر کو ملا اور اُنسے سلسلہ نقشبندیہ جاری
ہوا پس سب مریدون وطالبون کو اس سلسلہ کے حق حضرت صدیق کا نگاہ رکھنا چاہیے اور آئینہ ہو سو ہی
اپنی سمجھین اور اوراد اشغال درونی واسرار باطنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہوے ہین اور
اُنسے سب بزرگان چودہ خانوادہ کو واسطہ بواسطہ پہونچتے آئے ہین پس حق اُنکا سب مریدون طالبان
چودہ خانوادہ پر ثابت ہے کیونکہ پیران پیر مین چارون یارون کو دوست و برحق جان کر اپنے پیر کی جنا
مین اعتقاد باندھنا و مراد مانگنا بُرائی نہین ہے بلکہ عین بہتری ہے و باعث حصول مراد بُرائی اُسکے خلاف
مین ہے کہ یہ توفیق اللہ تعالیٰ کسی ایماندار کو نہ دے آے محب اس راہ مین پڑنا باعث سعادت ہی اگر منزل
پر نہ پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہو جاوے فقرا نہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکر جان
اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جانے دیگر است + شعر
خود را بر خدا قربان کنم + تا مگر روزی ببرد آنکہ قربان شد کہ بود بیت کشتگان خنجر تسلیم کو + ہر گھڑی
ہے جان تازہ غیب سے + شعر دل مین یہی خواہش ہے کہ قربان خدا ہون + شاید کہ کبھی اپنے
محبوب پہ فدا ہون + اس راہ مین شوق ومحبت چاہیے اگر راہ مین مرجاوے بخت یاد ہے ای
مزد آخر مرنا ہے کچھ کام نہین آنے کا الا ہی عشق ومحبت الٰہی اور اس راہ مین کچھ خیر طالبون پر زیادہ

Marfat.com

فریفتہ نہیں ہی سوائے اس عشق و محبت کے جو شخص کہ درد عشق مین بیمار کیا جاوے اجر جزیل اُس کار کا مدار ہے اس درد کی جسنے لذت پائی نے سب لذات فاسدہ کو اُسنے چھوڑا ہے اور جو چکھتا ہے وہی علوم کرتا ہے جس طرح کسی کو جو دیوار قہقہہ پر سوار ہوتا ہے اُسے ہی اسکا حال معلوم ہوتا ہے اور جو بے ہمت دیوار کے پاس جاکر لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے انہین کیا معلوم صاحب وہان کا حال اہل ہمت و جوانمرد سوار ہوتے ہین اور نہایت خوشوقتی سے عالم ناقص پر ہنس کر چلے جاتے ہین اور پیالہ شراباً طہوراً نوش کرتے ہین حقیقت اسکی یہ ہی عشق ہے عاشق مثل باز بلند پرواز کے ہے دیوار عشق پر سوار ہوکر پیالہ شراب خالص نوش کرتا ہے اور بے ہمت مثل مکھی کے بے پر ہین یعنے مکھی بے پر کی طرح اُنکا جینا معلوم بلکہ معدوم مفہوم

باب دوسرا بیچ بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

ای بھائی یہ وہ قرآن ہی جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتے ہین اور جو کچھ قرآن مین ہے وہ بدن مین آدمی کے ہے اور جو آدمی کے بدن مین کہا جاتا ہے وہی قرآن مین ہی اول بیان وجود جان تو کہ بدن مین آدمی کے سات چیزین ہین جو بدن مین ملی ہین خاک و باد و آب و آتش و دوزخ و نور و ذات اور ہر سات سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین اول علامت خاک مقام اسکا سیر یعنے تلی ہے اس مقام کا سردار جبریئیل ہے علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن جھلی ہے دوسری علامت باد مقام اسکا شش یعنے پھیپھڑا ہی سردار اسکا اسرافیل ہے ہلنا اور کانپنا اور سانس پھولنا وقت موت و گرمی کے و انگڑائی و ڈکار و ہوا سب اس سے متعلق ہین تیسری علامت آتش مقام اسکا زہرہ یعنے پتا ہے اس مقام کا سردار عزرائیل ہے کھانا اور پینا و سونا اسی کے ہی وکاہلی و سستی و ملولی اور ہاتھ پیر کا کھینچنا اس سے متعلق ہے چوتھی علامت آب مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار میکائیل ہے اس سے پیشاب اور رغلا اور خون اور آب منی و آب دہن اور پانی آنکھونکا اور کانونکا پانی یعنے چرک گوش متعلق ہے پانچوین علامت روح کہ اسکو روح طبیعی نام رکھتے ہین یہ تاثیر سے تعلق رکھتی ہی اور غذا رگون مین پہونچاتی ہے اور کھانے سے قوت پکڑتی ہر درد بدن اُٹھانا اور لذت آرام پانا اور بیٹھنا اور اُٹھنا اور چلنا اور دوڑنا اور جستجو کرنا اسی سے ہے حاصل ہونے سے اس ارواح کے آدمی اولیا ہوتا ہے اور نزدیکی خدا تعالی ہی چھٹی علامت نور اسکو روح حیوانی کہتے ہین مقام اسکا دل ہی ہر خواہش بڑھنے کی رکھتی ہے اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہی اسی سے خیال و فکر و تصور و وہم و ڈرنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہی اس ارواح کے حاصل

Marfat.com

ہونے سے طالب واصل حق ہوتا ہی اور کوشش کامل کرنے سے عین حق ہو جاتا ہی جیسا کہ کہا ہی
بیت چشم دل چون باز شد معشوق را در خویش دید + عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب +
شعر آنکھ دل کی جب کھلی معشوق اپنے مین ملا + بلبلا جب جاگ اٹھا خود عین دریا ہو گیا + ساتوین بیچ
علامت ذات کہ اُسے روح نفسانی کہتے ہین مقام اُسکا مغز سر یعنے بھیجا ہی اس سے کہنا اور سننا و
سونگھنا اور دیکھنا و عقل و تمیز و لذت زبان متعلق ہے اس روح کے حاصل ہونے سے بھی لوگ واصلان حق
ہوتے ہین لیکن جو اسرار مغز مین ہے وہی دل مین بھی ہے جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین
ویسے مغز و دل ہے مغز مقام ذات ہی جیسا بیچ کلام مجید کے ظاہر کیا ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور دل مقام محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِنْ
نُوْرِیْ اور جو ارواح طبعی کہنے مین آئین وہ بندہ خدا واسطہ محمدی ہی کہ اسکے حق مین کہا ہی قُلِ
الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہی جسکا نام نفس امارہ ہی لیکن وہ جنسیت
نہین رکھتا ہے لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لیا مثل بچہ گنجشک خانگی
یعنے چڑیا کے بعضے کہتے ہین مثل کرفس یعنے مولی کے بیج کے تھا یہ لفظ محض خلاف ہی عوام کو چاہیے کہ
ایسا نہ سمجھین کیونکہ لوگ چورون و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گائے بیل وغیرہ
حلال کرتے ہین اور گوشت کو قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت رکھتا ہوتا البتہ نکل آتا انھین
سے اور اُسے پاتے اس سے جاننا چاہیے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہے بیان اسکا یہ ہے
کہ اس بدن مین جو آگ اربعہ عناصر سے ہے اسی سے نفس امارہ نام پایا ہے اسکو خدا تعالی نے
اپنی قدرت کاملہ سے آدمی کے بدن مین داخل کیا ہے اگر اسے داخل نہ کرتا تو یہ خواہش کھانے و
پینے کی بھوک و پیاس نہین ہوتی تب قوت و شہوت بھی نہ ہوتی پس یہ پیدایش دنیا اٹھ جاتی
اسواسطے ضرور تھا کہ اسے بدن مین داخل کیا اور جب فقیر نے کہ نفس امارہ اپنے [illegible] تھا وہ نشا ایک
شعلہ گرمی کا نکالا تھا جس سے بدن اسکا ٹھنڈا پڑ گیا تھا تب سیر [illegible] ب ہوا کہ [illegible]
[illegible] ل قدرت داخل کیا ہے اسی بات پر کہا ہے کہ کسی مشائخ کو دفع کرتا [illegible]
[illegible] کے پیدا کرنے مین حکمت حکیم ہے لیکن [illegible] نہ ہو سکے دفع کرنے مین کو [illegible]
[illegible] سے ضرر نہ پہونچے اور بعض [illegible] نفس امارہ اور ارواحون پر غالب [illegible] کہ یہ نفس
[illegible] احون پر غالب ہوتا ہے ہر ایک [illegible] اپنی صفات ظاہر کرتا ہے یعنے [illegible]
[illegible] ناف سے ہے قوت اور شہوت [illegible] نفسانی [illegible] دل مین [illegible] اور کینہ [illegible] خود [illegible]

Marfat.com

ارواح نفسانی کہ مقام اُسکا مغز مین ہے بُری باتین کرنا و سننا و بدنظر و بدزبان و خندہ و قہقہہ ظاہر ہوتا
ہے اور اگر ارواح اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہ مغلوب ہوتی ہے تو ہر ایک روح اپنی خصلت
ظاہر کرتی ہے جیسے کہ روح طبیعی سے بندگی و غریبی و بردباری اور روح حیوانی سے عشق و محبت
الٰہی اور ہر ایک پر رحم اور روح نفسانی سے خوشبوئی اور خوش مقام و خوش آواز و تماشائے خوش کی خواہش
ہوتی ہے اور قوت و شہوت گرمی سے تعلق رکھتی ہے جسوقت کہ نفس امارہ عاجز و ناچیز ہوتا ہے دل پر غالب
آتا ہے یہ سب چیزین گرمی دل سے کہ جوہر اصلی ہے پیدا ہوتی ہین اور بھوک و پیاس و شہوت اُس حالت
مین بزرگون کے اختیار مین رہتی ہے اور یہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک ہو کر کرتی ہین
اُس سے عوام کو معلوم نہین ہوتا ہے کہ بدن مین تین روحین ہین اسواسطے ضرور ہوا بیان اسکا سو جیسے
لکھا جاتا ہے تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جاوے اے بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کے ہر ایک کام اپنا علیحدہ
کرتے ہین یعنے چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبیعی کا ہے اور روح حیوانی کہ مقام اسکا دل ہے فکر اختیار
و کارہائے دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہے وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک
کو نکلجاتی ہے اور روح نفسانی کہ مقام اُسکا مغز سر ہے پیر کو کانٹے گڑھے و لکڑی و پتھر و آگ و پانی وغیرہ
ہر طرح کے آسیب سے نگاہ رکھتی ہے اسی طرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ہلتے ہین وہ کام روح طبیعی کا جان
اور تجویز فکر اُس کام کی جو دل مین آتی ہے وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کے دیکھنے سے جو کام ہووے
وہ فعل روح نفسانی کا ہے یہ بیان تلاوت الوجود ہے جسوقت کہ مرشد حال پر طالب کے مہربان ہوتا ہے
اُسوقت ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہے اور نظر سے دل کی آنکھ کے طالب کو یہ سب دکھلا دیتا
ہے بعد اُسکے طالب محو انہین محو ہو جاتا ہے اور دیکھتا ہے جیسے کہ لوگ قرآن مجید کو مطالعہ کرتے ہین
اور پڑھتے پڑھتے انتہا تک ختم کر لیتے ہین ویسے ہی طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو
لیکن مرشد کامل چاہیے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو
پہونچا دے جیسے کہ انکا یہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلا دیتی ہین والا نہ سب مشائخ و بزرگ
انہین سے مرشد ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبیعی اور کوئی روح حیوانی اور کوئی
روح نفسانی اور اگر کوئی اُنسے کچھ سوال کرتا ہے موافق اپنی سمجھ و حاصل کے نشان دیتے ہین
اور اگر اُنکے حاصل سے مختلف سوال ہو تب اُسکا کچھ نشان نہین دے سکتے لیکن اس راہ مین
طالب کامل کو چاہیے کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملے کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین
ہے اور رہوگا جو کوئی تلاش کریگا البتہ ملیگا کہ برکت انکی صحبت سے مراد اُسکی حاصل ہو جائیگی اور راہ حاصل

Marfat.com

ہونے ارواحون کی یہی ہے جو کہی گئی اور سب کردن سے ایک ذکر خفی ہے کہ مرشد کامل فرماتا ہی اور حدیث نبوی بھی اسمین ہے أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ اسکی برکت سے یہ روح طبیعی کہ جگر وناف سے تعلق رکھتی ہے و بندہ خدا وامت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہے اور جہان جانے پہونچ جائے علامت اسکی یہ ہے کہ سب عضو عضو سے فقط اللہ سنائی دیتا ہے سر سے لے پیر کے انگوٹھے تک اور رگ رگ ورویان رویان وبال بال ذکر اللہ مین رہے ہین اسی بات پر کہا ہے رباعی کسے گوید کہ عاشق بے نماز است ✤ وجود عاشقان کُل نماز است ✤ نماز زاہدان سجدہ سجود است ✤ نماز عاشقان ترک وجود است ✤ ابیات کہے کون ہے کہ عاشق بے نماز ہے ✤ وجود عاشقان خود سب نماز ہے ✤ نماز زاہدان سجدہ سجود ہے ✤ نماز عاشقان ترک وجود ہے ✤ ابتدا مین روح مذکور مقام ہوا مین ورزش سے آتی ہے اُسوقت بندہ اپنے کو نیند مین ایسا دیکھتا ہے کہ ہوا پر سوار ہو کر جاتا ہے اور پانون زمین پر نہین گرتا ہے وہان سے روح مقام آگ مین آتی ہے وہان اندھیرا دکھلائی دیتا ہے خفا ہو کر فی العوز وہان سے روح نکلتی ہے کہ وہان ایک لمحہ رہ نہین سکتی وہان سے پانی کے مقام پر آتی ہے اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلائی دیتی ہے کہ وجود خاکی وہی ہے کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہے بعد اُسکے دل کے نزدیک پہونچتی ہے اور پھر مغز مین اُسوقت نزدیکی خدا حاصل ہوتی ہے اسی کو نزدیکی خدا کہتے ہین اور اسی جگہ پر کہا ہے **فرد** مردان خدا خدا نباشند ✤ لیکن ز خدا جدا نباشند ✤ **شعر** مردان خدا خدا نہین ہین ✤ لیکن حق سے جدا نہین ہین ✤ جو شخص اس شغل مین کامل ہوا ولی اللہ ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس مقام پر نہ پہونچا ہووے اُسکو مرید نہ کرنا چاہیے **بیت** میان عاشق و معشوق رمزیست ✤ کرام کاتبین را ہم خبر نیست ✤ **شعر** درمیان عاشق و معشوق جو ایک رمز ہے ✤ ہے کرام کاتبین بھی اُس سے بالکل بیخبر ✤ برکت ذکر دھیان فرمائے ہوسے مرشد سے پردۂ دل کھل جاتا ہے اُسوقت اسم اللہ نظر آتا ہے اور دل روشن ہوجاتا ہے تب طالب واصل حق ہوتا ہے اور ساتون آسمان سے یہ آواز [illegible] وصل الحبیب الی الحبیب **بیت** قطرہ اندر بحر گردد ناپدید ✤ کے توان او را جدا از بحر دید ✤ **شعر** قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جاسے ✤ کب اُسکو جدا دیکھ سکین دریا سے ✤ اس شغل سے آدمی جو صاحب کمال و صاحب مقام ہوتا ہے درجہ صاحب کمال کا صاحب حال سے بڑہ کر ہے سب حضرت قادری ہے اسین لگانا اگر ہو بہتر ہے تعریف وثنا دوست کی کرنا ہے اور اگر نہو تو بھی ہر کہ دوست سے شامل وکامل ہے اور سب پر قدرت رکھتا ہے اور بحکم خداے بے نیاز و کریم کارساز

Marfat.com

حاکم سب شغلون پر ہے علامت اُسکی یہ ہے جبکی نظر اُسپر پڑے وہ اُسکا تابعدار ہو گرمی شغل سے پردہ
مغز کھل جاتا ہی بعدہٗ قطرۂ ترش مغز سے ٹپکتا ہے دل پر وبعدہ قطرۂ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہی اور دل
سے روشن ہوجاتا ہی اور مغز سے آواز ہو ہو کی نکلتی ہے یہی شغل ہے اسی کو حضرت حافظ دیوان مین
فرمایا ہے **شعر** حافظ کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ✢ این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید ✢
ترجمہ **شعر** کسی نے بھی نہ جانا یار کا گھر کس جگہ ہے اور کہان پر ہے ✢ بجز اسکے کہ آواز جرس آتی ہی کانون مین ✢
جسوقت کہ آدمی کمالیت کو پہونچے اُسوقت سردی وگرمی ومرنا و مارنا اور بھوک اور پیاس کچھ نہین
رہتی یہ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ دیتی ہین اس سے کچھ تصدیعہ
نہین ہوتا اسکو مُوتُوا قبل اَن تَمُوتُوا کہتے ہین اور عرش وکرسی ولوح وقلم اور جو کچھ قدرت
آفریدگار مین ہے سبکو آئینے مین دیکھتا ہی اور آنکھین سُرخ رہتی ہین جو کچھ چاہتا ہے حکم خدا سے کرتا
ہے جسوقت چاہے مرجائے جسوقت چاہے جی اُٹھے یہ صفتین صاحب مقام کو حاصل ہوتی ہین
اور یہ عاشق آواز کا ہے اس سے گانا انکے لیے فرض ہے یہ کسب حضرت چشت کا ہے اسکو حبس کبیر
کہتے ہین اس سے آدمی صاحب حال ہوتا ہے اشارہ اسی کسب کا یہ ہے **بیت** چشم بند وگوش بند و
لب بہ بند ✢ گر نہ بینی سرحق برمن بخند ✢ **شعر** آنکھ بند کر کان موند اور منھ کو بس ✢ گر نہ دیکھے سرحق کو تب
تو مجھ پہ ہنس ✢ وائے اوپر حال لوگون کے **قطعہ** اے دل تو دمے مطیع سبحان نشدی ✢ وز کردن
کار بد پشیمان نشدی ✢ زاہد شدی و شیخ شدی و دانشمند ✢ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی ✢
شعر اے دل تو کبھی مطیع سبحان نہوا ✢ اور کرکے بُرے کام پشیمان نہوا ✢ زاہد بھی ہوا شیخ بھی اور
عاقل بھی ✢ یہ سب تو ہوا ولے مسلمان نہوا ✢ اے بھائی دنیا جائے آزمایش ہے نہ کہ جائے
آسایش آدمی اُسدن کو یاد نہین لاتا ہے کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہے کہ اس
مدت مین تیرا قرض ہم ادا کرینگے اور دنیا مین آلودہ نہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس دنیا
کے کامون اور تماشون مین فریفتہ ہوکر خدا کو اور اُسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی قرض خدا
کا فرزندان آدم پر نہین ہے بجز جان کے کہ پہلے وعدہ سے قرض کے قرضخواہ کو ادا کرنا چاہیے اگر تو تہ
کو کام کروگے تو بزرگی نہ رہیگی اور وعدہ پر ایسا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھ کر جان لیویگا ہر چند
واویلا و عاجزی وزاری کروگے کچھ پیش نہ جائیگا رقیب مذکور ایک لمحہ توقف نہ کریگا اُسوقت
عزت وآبرو نہ رہیگی پس چاہیے کہ آپ اطاعت اُسکے حکم کی کرو اور اسطرح سے جان دو کہ کسی
کو خبر نہو **فرد** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✢ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ✢ **شعر** ہرگز نہین مرتا ہے وہ جو زندہ ہوا

Marfat.com

عشق سے + دنیا کے دفتر مین لکھی اُسکے لیے ہے دائمی + اور اسی جگہ پر یہ کہا ہے بیت در کوی تو عاشقان
چنان جان بدہند + کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز + شعر تیری گلی مین عاشق دیتے ہین جان اس
ڈھب + خود موت کا فرشتہ پاوے وہان گذر کب + اگر اس طور پر جان دیگا ہرگز نہ مریگا ؕ اِنَّ اَولیاء
اللّٰہِ لَا یَمُوتُونَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ اسواسطے سمجھو ای بھائی جو چیزین کہ بدن مین تھین یہ
تفصیل کہنے مین آئین اور بیان تلاوت القرآن اگرچہ ضرور تھا لیکن واسطے عام آدمیون کے مثال دیجاتی ہو
یہ سبب بھی قرآن مین کہا جاتا ہے علامت خاک غلاف وچرم وجلد وکاغذ وتار کاغذ ورسّی یعنی دھاگہ
وغیرہ علامت باد قرآن سے روان ہوتا ہو اور زیر و زبر و پیش و مد و تشدید و جزم و نقطہ و علامت آتش مثل
خواب وسستی آیہ و مطلق و رکوع و ربع و نصف و ثلث و تمامیت سیپارہ و علامت آب روشنائی شنگرف
وسپیدہ و زنگار و آب طلا و آب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح و نور و ذات آئین بھی جان
اور ہر ایک کی سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھ کہ روح طبیعی قرآن مین حرف ہین
علامت اُسکی یہ ہے اوّل سُننا دوسرے پڑھنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور ہر حرف حرف کو پانچوین
اُسکا آداب بجالانا چھٹے اُسکو عزیز رکھنا ساتوین اُسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اُسکے معنے ہین اُسکی
سات علامت یہ ہین یاد رکھنا اور صحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیون سے اور وعظ کہنا
اور صدق پر دل باندھنا یعنے خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السّلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح
نفسانی کی عمل کرنا اور شوق پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈھونڈھنا اور حکم شریعت بجالانا اور پڑھنا طریقت
مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ
منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہونچتا ہو

باب سوم دربیان تلاوت الوجود مجمل

چاہیے کہ دل سے پڑھے تاکہ کچھ بزرگی و نفع اُسکا تو جانے یہ خاک و ہوا کہ اربعہ عناصر مین سے ہے اور روح
طبیعی کہ ہوا باطنی ہے یہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دل مین گرمی رکھتا ہو وابستہ یعنے ملا ہوا روح حیوانی سے ... بیان روح نفسانی
سے علاقہ ورشتہ رکھتا ہو کہ مقام مغز سر مین ہے اور وہ بھی سرد ہے اور رسّی یعنے خاک باطنی نہین ہو مگر ایک
عقل خدا کے پہچاننے والون کے دل مین پیدا ہوتی ہے اگرچہ سب آدمیون کے دل مین مقرر ہے اور خاک
ظاہری اُسی صورت کی شکل رکھتی ہے اور تینون روحین دل مین ایک ہوئی ہین معلوم ہوا چاہیے کہ ارواح
بھی ساتھ تمام بدن واعضا کے محکوم دل کی ہے دل جس جگہ چاہے لے جاوے اور جہان چاہیے بٹھلاوے

Marfat.com

اور جو کام ہاتھ اور پاؤن سے تعلق ہے اور اُنسے لیتا ہے اور رنج و راحت مین شریک ہے اگر رنج کوئی آن
پڑے تو اسکا علاج و دفعیہ چاہتا ہے اور ارواح ذاتی بھی اُسکے شامل ہین جیسے کہ پیشانی و آنکھ اور دل
سب اکٹھا ہوتے ہین تب کچھ دیکھا جاتا ہے اگر دل کہین اور ہو تو پیشانی اور آنکھ سے کچھ نہین سوجھتا ہے اسی
طرح کہنے و سننے وغیرہ سب اور کامون مین سمجھنا چاہیے جیساکہ حضرت رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب
اور قادر کل موجودات پر ہین ویسے ہی بدن مین یہ دل ہے کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہے اور مغز دل
ایکسان ہی بدن مین اثر رکھتے ہین جسطرح کہ اللہ و محمد کل موجودات مین ہین اور کلام مجید مین یہ آیت
اس سے خبر دیتی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر اور حدیث نبوی صلے اللہ وآلہ وسلم بھی آئین ہے
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ نُّوْرِیْ ابیات الا یا عشق را کردی ز بہر خود ز خود پیدا + بصورت
دیگری گشتی و گشتی بہر او شیدا + جمالت باکمالت شد ہویدا کامل و اکمل + ملک عرش و فلک ارض و بحر
کردی از و پیدا + ز افلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت + از ین درواد سے بیضا منور شد از و پیدا +
بطالہ ظاہر و باطن چو کردی قادر مطلق + ز احدیت شدہ احمد ز احمد گشتہ اش احمد + صلواۃ اللہ علیہ و آلہ
وانام سواد اراست + ازل گفتی ابد گوید و خود ای گفت تا ابد + نظم خدا تو نے کیا عشق آپ سے اپنے لیے پیدا +
بنا کر دوسری صورت اور اسپر آپ ہو شیدا + ترا نور جمال پاک جب کامل ہوا روشن + زمین عرش
و ملک کل اُسی سے اور دریا ہا + ہوے افلاک و مہر و مہ سے لوح و قلم ثابت + اُسی مین سے ہوا اُس سے
… روشن وادی بیضا + بنایا تو نے حبیب … کو ظاہر اور باطن ہین + ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احمد +
درود اللہ کا اُنپر اور آل اُنکی پر الہٰی ہی + کہا تو نے ازل کہتے ابد کہتا رہے ابدا + پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا
… ہمہ اوست یہ مقا لکھا گیا سب لوگون پر واضح ہوگا اگرچہ سبب
اُسکا … وصل ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
… تحقیق … خدا کو اکثر لوگ پڑھنے سے اور سننے سے ایسی احادیث و آیات کے بدون
… اپنے کو واصلان حق سے کہتے ہین و سمجھا ہے اور اُس سے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہین اور انصاف
دین کی … باز رکھتے ہین اور اپنی بزرگی و مصاحبت ظاہرا حاصل کرتے ہین اور بعضے فاضل
جاہل … ایسا چاہتے و کہتے ہین کہ ایسے خدا کو قبول کرنا و نہ کرنا برابر ہے اور اسی راہ سے کہتے
ہین کہ … نہین … اور کوئی اُن فقیرون اور فاضلان جاہل سے تکرار نہین کرتا ہے جیسا کہ ایک
مرید نے اپنے پیر سے سوال کیا کہ اگر سب وہی ہے تو مین بھی وہی ہون وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے مین
جو چاہتا ہون کیون نہین ہوتا اور جو شخص کسی قید مین پڑجاتا ہے پھر آپ کیون نہین نکلسکتا یہ کیا سبب ہے

Marfat.com

اسکے جواب مین مرشد نے مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہوجائیگا اور کچھ نشان نہ بتلا سکے
اور کہا کہ یقینی برکت شغل فرمانے ہوئے مرشد کے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہوجاتا ہے لیکن اگر
یہ مدعا ہے کہ اسوقت نشان مل جاوے تو سمجھ کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پس جسطرح کہ یہ آدمی تمام
اعضا اپنے پر بتدبیر محیط ہے اور مقامات بدن کے اوپر لکھ آئے کہ مغز سر و دل و ناف ہر اور تینون دل
مین ایک ہوے ہین اور جو کچھ قدرت خدائی مین ہے وہ سب انسان مین ہر وہ کل ہے اور یہ اُسکا جزو ہے
پھر جو کچھ قوت و توانائی ذات آدمی مین ہے وہ اسکے بازو مین نہین ہے اور جسقدر بازو مین ہے موافق اسکے
ہاتھ مین نہین ہے اور جو ہاتھ مین ہے وہ اُنگلی مین نہین ہے اگرچہ اُنگلی بھی تیری ہی ہر اگر اُنگلی پتھر کے
نیچے آجاوے آپ سے نہین نکل سکتی جب تک کہ تمام بدن کا تیرے بوجھ اُسپر نہو اور دوسرا ہاتھ
اُسکی مدد کو نہ پہونچے کہ اُس پتھر کو اُٹھا کر اُنگلی کو اُسکے نیچے سے نکالے اسی طرح جب اللہ تعالے
احوال اپنے بندہ پر توجہ کرتا ہے اور دوسرا بندہ خاص اُسکی مدد کو بھیجتا ہے تب وہ اُنسے قیود ظاہری
سے خلاص کرتا ہے اسی طرح ہر مقدمہ خواہش و تمنا و آرزو ہے حکایت ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے
سیر ملکون کے بھیجا تھا کہ جس جگہ تو پہونچے وہان شایخون و فقیرون سے یہی سوال کر کہ ہمہ اوست
موافق آیات و احادیث و مطابق قول بزرگون کے ثابت ہے پس بندگی کسکی کرنی چاہیے اور دوزخ
کسکے واسطے پیدا کیا ہے وہ مرید از ہمانتک اور جسطرف تک جا کا پھر کر اپنے پیر کی طرف
لوٹ آیا اور کہین کسی کا کچھ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت سید امان اللہ دوشاق سے ملاقی ہوا اور یہی
سوال کیا انھون نے اُسکو نشان دیا اے طالب مولی تو بھی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سوائے
اپنے نہین ہے اور سب بدن ہاتھ سر آنکھ منھ وغیرہ سب اُسکے حکم مین رہتے ہین [illegible] طرح انسان کو چاہیے
کہ حکم و بندگی اپنے خداے پاک مین [illegible] اور ایسا نہ کرے جیسا کہ اعضا [illegible] کے اُنکے حکم مین
نہین ہوتے ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہے ہاتھ خواہ [illegible] آگ [illegible] گر پڑتا ہے اور آگ اُنکی اُنکو ملین
اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ جل جاتے ہین اسی [illegible] ح [illegible] جو طلا [illegible] مانند آگ کے
نادان و کوتہ سمجھ والون کے دیکھنے [illegible] اچھے [illegible] مین [illegible]
ڈالا وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھ پروا اُسکی نہوگی [illegible] تعالات پر کر [illegible]
وہ بتی بناتے ہین اور [illegible] جلاتے ہین اور [illegible] جو [illegible]
لیکن زمین کو کچھ پروا اُسکی نہین ہے جسقدر زمین مین [illegible]
نہین ہوتا ہے اور مصیبتون مین جو گرفتار رہتے ہین وہ شامت [illegible]

Marfat.com

کہ انکی سمجھ مین نہین آتا ہے لیکن جاننے والا بوجھتا ہے اور خاص اور نزدیکان خدا کو اُسی گھڑی اور اُسی وقت معلوم ہوتا ہے بہت لوگ ایسے ہونگے جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گنا ہون کی اُنسے نہوئی اور اس جہان سے چلے گئے اور چلے جائینگے افسوس صد ہزار یعنے لاکھ افسوس یہ لوگ دنیا کے غیر صلاحیت و پرہیزگاری کے سب کام اور تردد واسطے زیادہ ہونے نزدیکی و عزت کے کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ جڑ عزت کی صلاحیت اور پرہیزگاری ہے دولت و قابلیت پر منحصر نہین ہے اسی سبب سے خداے تعالے اپنے بندون کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور رسول اللہ صلعم و بزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنی صلاحیت واقعی ہے اور اسی برکت سے اس دنیا مین آنکھون مین سب لوگ کی پیار اور بزرگی پانیوالا اور مقرب ہوتا ہے جسوقت اس دنیا سے جائیگا وہان سے عزت پائیگا یعنے عقبیٰ مین بھی آبرو ملیگی نہین تو جسوقت شامت گناہون کی پہونچیگی خرابی و پشیمانی مین پڑیگا اسی حال پر بزرگون نے کہا ہے بیت جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ٭ خود تو منصف باش ای دل این نکو یا آن نکو ٭ شعر جان دے معشوق کو خود ورنہ موت لیتی ہے ٭ خود منصف ہو کہ وہ بہتر ہے یا اچھا یہ ہے ٭ حکایت ایک دہریہ کو مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتون قائل ہوکر آخر کو یہ سوال کیا کہ اگر ہمہ اوست یعنے سب وہی ہے تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی کو کیون چھپی رہتی ہے اسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیرے بدن مین سواے تیرے دوسرا نہین ہے بائین ہاتھ کی ہتھیلی کی انگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام نہ کر سکے تجکو تو اسکا حال معلوم ہو جاتا ہے تیرے داہنے ہاتھ کو کیون اُسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی اور یہ ہاتھ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا اسی طرح احوال بندہ کا خداے پاک کو معلوم ہوتا ہے دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ دہریہ خدا اور رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالے یہ نکتے اسی واسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے آدمی ایسی سمجھ سے خوف دوزخ سے نڈر ہوکر کہ سواے خدا کے دوسرا نہین ہے اور مین نے بھی یہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کر لیا کہ مین بھی دوسرا نہین ہون سواے خدا کے ایسی سمجھ سے غضب الٰہی سے نڈر ہوکر کمر گناہون پر باندھتے ہین اسواسطے فقیر بہ عاجزی و منت یہ کہتا ہے کہ جس کسکے ہاتھ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھ رکھے اور عجم سے عرب اور شرق سے غرب تک سب صوبجات مین ملے جاوے اور جو ہو سکے تو اورونکے پاس آپ پہونچاوے کہ اسمین بڑا اجر اُسے ملیگا اور نہایت دینداری ہے کسواسطے کہ شاید کسی اہل دول نے حاکمون مین سے اگر ہاتھ انصاف سے اٹھا لیا ہووے اس لکھے ہوے کو پاوے اور دیکھے اور اسکے سبب سے آرام خلق خدا کو پہونچاوے اور حاکمون پر فرض بھی ہے کہ اپنے نائبون کے پاس پہونچا دین کیونکہ وبال آزار پہونچانے

Marfat.com

خلق کا اُسکے بھیجنے والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہے پہونچتا ہے پس چاہیے کہ وہ خود بری الذمہ ہو جاوے
اور خوشی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے اور مقدمہ دو ایسے ہی پانچوین باب مین
لکھے گئے ہین اُنکو جاننا چاہیے اور اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو ایسا عقدہ مشکل پیش آوے
اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور اورون کی طرح بندگی و عبادت خدا سے باز رہکر اپنی
عاقبت کو خراب نہ کرے جیسا کہ ہمہ اوست دونون جہان مین ہے رنج و آرام بھی دونون جہان مین ہے
سمجھ کہ اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کسواسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون کھایا کہ وہ بڑے عاقل
اور جاننے والے غیب کے تھے اسی کو سمجھنا چاہیے اور کمر کارنیک پر باندھنی چاہیے اگرچہ وسیلہ
بڑا بھاری ہے اس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی گردن سے طوق گناہون کا نکلیگا لیکن
ہم لوگون کو بھی چاہیے کہ جسمین رضامندی انکی ہو بتوفیق اللہ تعالیٰ کوشش کرین تاکہ روز قیامت
آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونے کی یہ ہے توفیق اللہ رفیق ہووے اگر
کوئی چاہے اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہو جاوے اس تلاوت وجود مفصل و مختصر کو یاد کرکے
اسی راہ سے کہ کچھ پردہ اسمین نہین رہا ہے خطرۂ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیون کا اپنے
اوپر اُٹھا دے اور آرام و آسایش لوگون کی اپنے اوپر مقدم سمجھے اور سب کو اپنے مین دیکھے اور
سب مین اپنے کو جانے تاکہ فضل خدا سے ظاہر و باطن یکسان ہو جاوے اور بدون مرشد کے
مقام اعلیٰ حاصل ہو اور اگر تجھ سے ہوسکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دل پر اللہ بصیر
اور مغز مین اللہ علیم کہے اور پھر سر سے سانس کو اُسی کلمہ کو کہتا ہوا ناف مین لادے اور اسی طرح
ناف سے مغز تک سانس کو کھینچے اور اُتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار ہوگا اسکو
سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو مرشد درکار ہے کیونکہ اس راہ مین کانٹے دگر بھے بہت ور اد
مارنے والے زبردست ہین اور کئی عمل ایسے ہین کہ لکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد کامل سے
حاصل ہوسکتے ہین اور سُن کہ یہ تین خدمتین خدا کی طرف سے مقرر ہین کار دنیا و کار طریقت و کار
شریعت ان مین سے جو تجھ سے ہوسکے بادیانت و امانت ادا کرنا چاہیے لیکن نتیجہ ایک
کا علحدہ درجہ رکھتا ہے جو شخص کہ ان تینون سے باز رہکر اپنے نفس کے کام
اُسپر خدا اپنا غضب نازل کرتا ہے یعوض السیات الفارغ اور سب کام و عقل مین عذاب و
ثواب شریک ہین اور یہ نیت سے تعلق رکھتا ہے اگر نیت جانب حق ہے مین ثواب ہے اور اگر نیت جانب
نفس ہے عین عذاب ہے الاکئی عمل مثل بدکاری او جوا کھیلنے وغیرہ کے کہ جنمین غفلت اور فراموشی

Marfat.com

حاصل ہوئی ہو اُن اعمالون مین کچھ راہ صواب نہین ہے اور نہ کسی بزرگ سے ایسے عمل ظاہر ہوئے ہین
لیکن جو شخص کہ راہ طریقت مین پڑا ہو گا طبیعت اُسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہو گی نہین تو یہ
کام بڑا بھاری مشکل ہے کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب ہے اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہے
اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کر کے اپنی طرف کھینچتا ہو اور جسوقت انسان طریقت مین پڑ جاتا ہے
اُسوقت دل نفس پر غالب آتا ہے اور ذہن بھی دل سے تعلق رکھتا ہے اور یہ ذہن خطرہ سے طالبون
کو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہے اور صورت کو نفس باندھنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس پر رجوع
کرتا ہے جس وقت تک کہ خطرہ غالب ہے وہ اُسے اور طرف لیجاتا ہے اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہو
اُسوقت ذہن نیت کو حق کی طرف لیجاتا ہے نماز وغیرہ سب کامون مین ایسا ہی ہوتا ہے جبکہ کثرت
شوق سے ذہن غالب خطرہ پر غالب آتا ہے اُسوقت نفس مشاہدہ بندھ جاتا ہے اور جو کام و فعل
کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے حضرت حق ہوتا ہے اس خطرہ کو بھی آدمیون نے نہین پایا ہے کسی نے چار خطرہ
کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان تو کہ ایک ہی خطرہ ہے اور ایک ہی ذہن وہ دونون ایک ہین
[illegible] نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سُرت ذہن ہے اور جیست
قرار دیتے ہین نفس و دل اور کفر اور اسلام اور بُرا و بھلا اسی طرح سے یہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی اس
[illegible] سیر آسمان و زمین کی کرتے ہین اور اُسی کو غنیمت جانتے ہین لیکن جس جگہ
اصل ہے بزرگان دین [illegible] معلوم نہین ہوا ہمیشہ سمجھتے ہین اور ناچیز مرتے ہین بس سبکو چاہیے کہ دل کو نفس
پر غالب کرین اور ذہن کو خطرہ پر تاکہ ایمان اور عشق قوی ہو جاوین اور پیارا سب کا تمام بھید اور کیفیت
[illegible] کہ راز پوشیدہ خدا کا ہے لکھی گئی لیکن حقیقت اس سانس کی کہ آتی ہے اور
[illegible] نہین لا سکتے کہ لائق سننے اور پڑھنے ہر کسیکے نہین ہے اسکو برتر
اور [illegible] چاہیے جسمین ہو سکے اور اسکو کہا جاوے مثال اس مقدمہ کی اگلے باب مین معلوم

باب چہارم در بیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الٰہی پیدا ہوتا ہے اور خدا کو ڈھونڈھتا ہے اور پاس مشائخون
اور بزرگون کے جاتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ خدا کہان ہے اور کیسا ہے اُسکے جواب مین ڈھونڈھنے
والے کو وہ لوگ اشغال شغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اُسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے
حقیقت الٰہی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتا ہے کہ اُسوقت ال
ملے اس مدعا کو ڈھونڈھنے والے کے تئین کوئی نہین پہونچاتا ہے کیونکہ وہ بات جیست

Marfat.com

اور انھین ہوسکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اسواسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا جان تو اے
بھائی جیسا کہ دریا پانی کا ہے اور اُس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہ دریاے وحدت ہکر
اور اس دریا مین دونون جہان ہین اور اسمین تمام جن و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہے اور پانی کے
دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اُس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین اور
مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھلائی نہین دیتا ہے
اور جو کچھ سوجھتا بھی ہے تو اُسکو وہ سواے پانی کے اور نہین جانتی ہین ویسے ہی اس اٹھارہ ہزار
عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریاے وحدت
یہ تمام دونون جہان ہین جیسا کہ کہا ہے رباعی ہرگز نہ کند آب حباب اندر یخ + یا آنکہ کند نقش
حباب اندر یخ + حق بحر حقیقت است و کونین در وست + چون یخ بمیان آب و آب اندر یخ +
نظم برف مین پانی نہین بنتا ہے ہرگز بلا + یا کہ بلبلا نہین جمتا ہے یخ مین نقشا + خالق ہی بحر حقیقت
کا و کونین اسمین + آب مین برف ہے اور برف مین پانی جیسا + قدرت خدا کی سب جگہ بھری
ہوئی ہے جیسے کہ اُس دریا مین پانی ہے اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہے ہر ایک کو دکھائی
نہین دیتی کمال قدرت اپنی سے اُس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون نے نام پایا ہے
جس وقت تک کہ یہ پردہ مُنھ پر انسان کے ہے اُنکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جنسیت و صورت
انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کا کچھ اعتبار نہین کرتے ہین اُنکے نزدیک آدمی وہ ہے
جو خصلت نیک رکھتا ہو یعنے طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے کہ صورت
کام نہین آتی ہے جیسے کہ جو لوگ گانون مین رہتے ہین شہر والے اُنکو مثل حیوانات جانتے ہین فقیر
لوگ ویسے ہی تمام آدمیون کو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ فقیرون نے وہ پردہ اُٹھا ڈالا ہے یعنے
غیریت کا اپنے کو اور خدا کو کہ دونون ایک ہین پہچانا ہے سب آدمیون کو چاہیے کہ کوشش کرین
تو فضل الٰہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہا ہے بیت ماز دریائیم و دریا عین ماست + این
سخن داند کسے کو آشناست + شعر ہم ہین دریا سے و دریا عین ہم + اسکو وہ جانے جو ہو آشنا +
بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر است + در حیرتم کہ وعدہ فردا برای چیست + بیت
دیگران را وعدہ فردا بود + عاشقان را نقد ہم اینجا بود + بیت بے پردہ یہ جمال ترا آج ظاہر ہے
حیرت مین ہون کہ وعدہ فردا ہے کس لیے + بیت وعدہ فردا ہے اورون کے لیے و عاشقونکو
نقد دل یان بھی ملے + اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہ ہے مصرع راضی برضا باش و قانع بقضا

Marfat.com

ترجمہ راضی برضا رہے و قانع بہ قضا۔ پردہ دوئی کا اُٹھا اندر اور باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہے دونوں جہان میں اور سوائے اُسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ۔ و لیکن یہ کام عقل و تمیز سے نہین حاصل ہوتا ہے کیونکہ عقل علم کے پڑھنے سے زیادہ ہوتی ہے العلم حجاب الاکبر کہا ہے اور اُسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ہے ایک صحبت سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنے مطابعت نفس نہ کرے اُسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا او پر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ اُسکے منھ سے اُٹھاوے کسواسطے کہ اپنے نفس کے سبب سے یہ بندہ خدا سے دور پڑتا ہے افسوس ہزار افسوس تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت روپیہ خرچ کرتے ہین اور ہزارون تصدیعات اپنی جان پر کھینچتے ہین اور رات دن خون جگر کھاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین اور اُس سے اپنے کو صاحب عقل و صاحب سمجھ اور فاضل یعنے بزرگ و عالم یعنے جاننے والا سب علم کا اور عاقل یعنے صاحب تمیز و شعور کہلاتے ہین اور بعد اُسکے اورونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم کرتے ہین اور آپ ایسی عقل نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین ای بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہے مگر یہی نفس تیرا اور اسی کے سبب سے تو خرابی مین پڑا ہے اور پڑتا ہے اور اسی کو تو دوست رکھتا ہے اگر ایک دن بھوکا رہتا ہے واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہے اور نفس کو خوش رکھتا ہے اور اپنے نفس سے ہرگز بیزار نہین ہوتا ہے کہ اسمین خوشی خدا کی ہے پھر کسطور سے خدا تجھ پر مہربان ہووے اور تجھے نعمت ہمیشہ کی دے یعنے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک مین بادشاہی کرتا تھا ایک دن تمام عالمون اور فاضلون اور شایخون یعنے بزرگان حال و قال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ روزینے اور جاگیر اور دیہات پاتے ہو اور کھاتے ہو مجھکو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا دوزخ مین نہین تو مین تم سب کو قتل کراتا ہون یہ سب لوگ اس فکر مین ہوئے مگر کسی کو جواب نہ آیا ناچار ہو کر وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ نے قبول کیا اور سب کو رخصت کیا یہ سب لوگ بعضے اپنے گھرون مین آکر فکر مین پڑے اور بعضے شہر بہ شہر اور گانون گانون گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا دیوے ایک دن اُنھین سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اُسنے اُنکی خدمت بابرکت مین اظہار اس معاملہ کا کیا وہ اُسکے ساتھ بادشاہ کے سامنے آئے بادشاہ نے وہی سوال اُنکی خدمت مین بھی کیا شیخ صاحب نے فرمایا کہ تینے کبھی اپنے نفس کے ساتھ مخالفت کی ہے بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے زانوے فکر سے سر اُٹھا

Marfat.com

کہا کہ ایک دن مین نے مخالفت نفس سے کی ہے شیخ صاحب نے فرمایا وہ کیونکر بادشاہ نے جواب دیا کہ ایک دن مین بھوکھا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مین نے نہ کھایا اور ایک فقیر کو بھجوا دیا تو شیخ صاحب نے کہا تو بہشت مین جاویگا کما قال اللہ تعالےٰ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ای بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور خون جگر کھاتے ہین اور اپنے نفس کے ساتھ لڑائی کرتے ہین قطعہ نفس گبر سرکش است وکشتن گبران رواست ✤ ناکشندہ نفس چون میرد بجز مردار نیست ✤ گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن ✤ نہ آنکہ کس از وے قوی تر دشمن دیندار نیست ✤ ترجمہ قطعہ نفس اک کافر ہے سرکش قتل کافر ہے روا ✤ ہر سوا مردار کے بے نفس مارے جو مرا ✤ زندگی چاہے جو اچھی مار گردن نفس کی ✤ اُس سے بڑھکر کوئی دشمن ہے نہین دیندار کا ✤ اس سبب سے خدائے تعالیٰ ایسی قوت دیتا ہے کہ آدمی نفس پر غالب آتا ہی و بیزار ہوتا ہی کما قال اللہ تعالےٰ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جسوقت کہ کمال کرم کرتا ہی اپنے مین ملا لیتا ہی اور بندہ واصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہی اگر تو ایسا نہین کرسکتا ہی تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کرکہ بادشاہ ہوجاوے اور نفع اُسکا معلوم کر اگر ہمیشہ ایسا کریگا تو مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اُٹھ جاویگا اور واصل حق ہوگا طریق شغل زبان و دل سے لا الٰہ کہکر بند کرلے اور دل سے خطرہ خودی اور سب کامون کے خطرات جو متعلق بہ وسوسات ہین دور کردے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھ نہین ہے بعد تھوڑی دیر یعنے ایک ساعت کے الا اللہ کہکر آنکھ کھولے اور سب کو موجود جانے تو یہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لا الٰہ کہے آدمیون کی نظر سے غائب ہوجاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سبکو دکھلائی دے۔ اور یہ عمل نفی و اثبات کا ہی واسطے گناہون کے توبہ و استغفار بیچ درگاہ خدائے بخشنے والے کے خوش اور قبول ہی قولہ تعالیٰ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ دیگر آنکہ یعنے دوسرے یہ کہ واسطے گناہون کے توبہ و استغفار بہت اچھا ہے اگر [illegible] گناہ [illegible] کرے تو توبہ و استغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہ نفس عاجز ہو [illegible] طالب فکر ہے تب خدائے بزرگ و برتر بخشتا ہے اور سوائے ان دو راہ کے پردہ دور نہین ہوتا ہی اور فضل خدا کا چاہیے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہے یعنے ہمہ اوست اور ہندو لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہے اور مرشد بھی پہلے دن فرماتا ہے جیسے کہ لڑکے مکتب مین الف سکھاتے ہین اگر اس سے مطلب حاصل ہوجاوے تو فقیر لوگ ایسی کد و کاوش

Marfat.com

ومحنت اپنے اوپر نہ کھینچیں اے بھائی کہنے وسُننے سے مطلب نہیں نکلتا ہے اس راہ مین بردے
بہت ہین مرشد کامل چاہیے کہ نشان دیوے نہیں تو ہندو لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے
سے کیا ہوتا ہے فرد سینہ آئینہ گرکنی زطعام ✤ یابی اسرار الٰہی انعام ✤ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین شعر اندرون از طعام خالی دار ✤ تادر و نور معرفت بینی ✤ ترجمہ نظم جو تو کھانے سے
کرلے سینہ کو آئینہ مثال ✤ پاوے انعام اُسکا اسرار الٰہی کو تو حال ✤ پیٹ کے اندر کو تو کھانے سے
خالی گر رکھے ✤ تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اُسکے بیچ

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہین وجانتے ہین کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ کرتا ہے کما تحرک ذرۃ الا باذن اللہ
اور دوسری جگہ کہا ہے وجف القلم بما ھو کائن مصرع نگردد قلم زانچہ گرداندہ ✤ ترجمہ مصرع
قلم جو پھیر چکا ہے تو پھیر نہین پھرتا ✤ اور یہ بھی کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہے یہ تینون باتین آپسمین
مخالفت رکھتی ہین اگر اسمین سے ایک کو ثابت کرے تو اور دو جھوٹھ ہوتی ہین اگر کسی کو باطل
سمجھو تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہے اور اسکو کسی نے تحقیق نہین کیا ہے افسوس کہ لوگ کہتے ہین
کہ یہ مسئلہ مشکل ہے امام اعظم اسکو حل نہ کرسکے واللہ اعلم بالصواب اور سُننے سے اس بات
سب لوگ معذور ہین اور کوشش نہین کرتے ہین اور اسکو حل نہین کرتے ہین یعنی اس
مسئلہ کی باریکی کو نہین کھول سکتے اور نہ اُسے پہونچتے ہین مسئلہ کے پیچھے مثل سودا و جیستان
سر مارتے ہین اور اپنے کو پریشان کرتے ہین اور اسکے اصل مقصد پر سمجھ و فکر و عقل کو نہین دوڑ
اور اس گیند بیش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے نہین لیجاتے اے بھائی فضل خدا سے
سمجھنے اور ڈھونڈھنے والون کے لکھا جاتا ہے اگرچہ کچھ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کھیت مین
ہے تو یہ پانی کھینچ کر اس بیج پر ڈال تاکہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاوے
اور اُسکی لذت کو تو کھاوے گا اللہ تعالےٰ سب بندون اپنے کو اس سے خوشدل رکھے اے
سب آیتین قرآن مجید کی اور تمام حدیثین پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگون کے
آمنا وصدقنا اور اُترنا آیات کا اور فرمایا ہوا اُس مالک دوجہان کا درود اللہ کا اوپر اُسکے
سلام بغیر حکمت خالی نہین جف القلم بما ھو کائن اسواسطے فرمایا ہے کہ کام دنیا کا اوپر
کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنی حتی الوسع اُسکا سرانجام ہر وقت مد نظر رکھو اور
اُسے کرتے جاؤ غافل نہ ہو بیوقوفون نے دنیا کے کامون کو تو آگے لیا ہے اور عاقبت

سلہ نہیں ہو سکتا اسکے ذرہ گر ساتھ علم داور کے ۱۲

Marfat.com

قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل مختار اسواسطے فرمایا ہے کہ عاجزی وغریبی کو آگے کرکے
عمل نیک کرے تو خداے تعالیٰ اچھی جگہ لے جاوے اور اچھے کام اُس سے کرادے اور لوگ
کام نفع دنیا کے عمل مین لاتے ہین آور اوروں کو نقصان پہونچاتے ہین اور بُرے کام
کرتے ہین اُسوقت اوپر حدیث لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ۔ نظر کرتے ہین کہ مین کچھ نہین
ہون جو کچھ کرتا ہے وہ کرتا ہے یہ کمال بیوقوفی ہے امام اعظم صاحب نے فرمایا ہے کہ اختیار اپنا
بیچ کسی کام کے نہین دیکھتا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے اور وہ بیچ اختیار مولا کے تھے
اور یہ مثل دنیا مین بھی ہے جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کی کئی خادم و مرید ہوتے ہین آئین جو
سچے اعتقاد کے اور نزدیک ہو گئے اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار
کرتے اور حکم ہادی کو اُسی وقت بجا لاکر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم و مُرید داخل عوام الناس
ہین پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کرکے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر نہین کی تھی آپ تو
سمجھ کہ اگر بندہ فاعل مختار نہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت نہوتا اور قیامت کے روز بازپرس نہوتی اور
یہ سلطنت و بادشاہی بھی مقرر نہین ہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوے ہین کہ غریبون پر کوئی زبردستی
نہ کرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کرسکے کوئی شخص کیونکہ قیامت
کے دن بادشاہون سے یہ بازپرس سب سے پہلے ہوگی آپ توجان جیسے کہ یہ چھوٹا عالم وہ بڑا
عالم ہے جو کچھ قاعدہ اس جگہ ہے ویساہی وہان ہے چنانچہ بادشاہ حقیقی احمد بلا میم ہے اور یہ بادشاہ
نائب اُسکا ہے جو کچھ روزینہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق کے پروانہ مع شرط خدمات
تنخواہ کے لکھا جاتا ہے اُسی موافق چھٹی روپیہ کی پاتے ہین سواے اسکے ایک دام و درم نہین
پاتے ہین اس جگہ پر کہا ہی مصرعہ نگردد قلم زانچہ گرداندہ ترجمہ پھرے نہ اُس سے قلم جو پھرا چکا ہے
اور نوکر کو واسطے کام خدمت کے بھیجتے ہین وہان جو کچھ اُسکے دل مین آتا ہی وہ کرتا ہے اگر موافق
مرضی اور حکم آقا اپنے کے کام محنت و تردد ظاہر کیا اور اپنے آرام پر نظر نہ کی اور ....
راضی رکھا البتہ ایک وقت آقا بھی اُسپر مہربان ہوگا اور عنایت کرےگا ... دیکھا
اگر اپنے مالک کے کہنے کو بھول گیا اور متابعت و فرمانبرداری اپنے نفس کی کی اور
عیش و آرام مین پڑ گیا تو اعتراض مین آکر خرابی مین پڑے گا اگر خواہش و مرضی بندہ
کی نیت کامون نیک کے ہووے اُسکو خداے تعالیٰ اُٹھاکر نیک جگہ لیجاتا ہے اور
اُسے نیک کام ظہور مین لاتا ہے اور جو نیت و خواہش بُرے کامون کی طرف ہووے

Marfat.com

تو از روے غضب کے اسکو بُری جگہ لیجا کر فعل بد کا مرتکب کراتا ہے یہ بادشاہ موافق کام کے نتیجہ
دیتے ہین اور خداوند بزرگ و برتر و برکت دینے والا موافق نیت و خواہش کے پھل دیتا ہے اگر بندہ فاعل
و مختار نہ ہوتا کوئی گناہ ثابت نہوتا اور یہ سلطنت بھی نہوتی بلکہ اُترنا انبیا و کتب سماوی کا بھی لازم نہوتا
موافق۔ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَجَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ کاروبار جاری ہوتا اور کوئی شخص
کرنے سے نعلہاے خلاف شرع کے لوگون کو منع کرتا تو دعوی خدائی اُسپر ثابت ہوجاتا کہ یہ مقدمہ
عین کفر ہے دہریے لوگ اپنی تقریر سے شرع والے آدمیون سے مکابرہ یعنے بحث و تکرار کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ جو یہ حدیثین صحیح ہین تو ہم لوگون کو اور اور دن کو بُرے کام کرنے سے کیون منع کرتے ہو یہ
کہو کہ یہ حدیثین جھوٹ ہین کوئی شخص اُنکے عہدے سے برنہین آتا ہے یعنے اُنسے نہین جیت سکتا ہے اور جیسا
رہجاتا ہے بلکہ اِن باتون کے سُننے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی برباد
دیتے ہین پس مطلب یہی ہے کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم نہ کرے اور اور کام خلاف شرع کے نہ کرے
حشر کے یعنے قیامت کے دن بادشاہون سے بھی پوچھا جائیگا کہ عدل اور انصاف ایک گھڑی کا عبادت
ستر برس کی برابر ہے یہ بزرگی تمام و بخشش سب چیز کی بادشاہان عدل کے واسطے ہے حاصل کلام یہ
ہے کہ کوشش کرو اور ایسا مت کرو کہ فلانے فقیر و بزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہے اور ہمین حاصل نہو جو ایسا
ہون یہ بات ناسمجھون بدعقل اور کم ہمتون کی ہے اس جگہ ہمت پر کار فرما ہو کیونکہ جو ہاتھ و پیر اور دل اور
تمام اعضا تجھکو دیے ہین ویسے ہی فقیرون و بزرگون کو دیے ہین اُنھون نے بھی کوشش و محنت کی
اگرچہ اُنکو درجہ پہلے دن پیدایش سے تھا کہ اُن سے اولیا و غوث و قطب ہوے مگر بہت سے
آدمی اُنکی خدمت کے سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور اُنھون نے اپنی مراد حاصل کی ہے اگر
تو بھی کوشش کرے البتہ ہوجاوے گا خداے تعالیٰ نے محنت کسی کی ضایع نہین کی ہے جیسی
محنت و مزدوری کریگا ویسا ہی نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہے یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ
یعنے بھول مت جاؤ خداے تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے ثابت کرتا ہے اور جس چیز کو کہ چاہتا ہے مٹاتا ہے
یعنے اگر قسمت نیک ہو اور آدمی بُرے کام کرے تو اُس قسمت کو مٹا کر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرے
اور اگر قسمت بُری ہو اور آدمی نیک کام کرے تو اُسکو مٹا کر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرکے دیوے
اس سے سمجھو کہ بہت سے آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت سے
لوگ فائدہ و نفع حاصل کرکے گئے ہین اور جائین گے لیکن عقلمند آدمی کو چاہیے کہ تردد کمال کرے کہ
کلام شریف کو اپنی آنکھون مین مثل پتلی کے نصب کرے یعنے بٹھلاوے اور مردون مین وہی مرد ہے جو کوئی کہ دونون جہان کو

Marfat.com

…رت سے فرد ہے یعنے تنہا ہے غرض کہ جسنے سب لذتون کو چھوڑ دیا بلکہ مٹا دیا اور آپ اکیلا رہ گیا ای دوست
…نی جان کو دوست مت رکھ جب تک کہ دوست ہاتھ لگے اور راہ حاصل ہونے ملاقات معشوق
…یہ ہی کہ جو کچھ تیری آنکھ مین اچھا معلوم ہو اُسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اُس جگہ کا ہو کہ وہان تو پہونچ
…سکے جیسے کہ مجنون و فرہاد یہان ہوے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری اُنھون نے کیا بعد اُسکے یہ سبب
…پہونچ سکنے کے وہان تک ہاتھ عشق ظاہری سے اُٹھا کر ساتھ عشق حقیقی کے ہاتھ پہونچایا اور
…ادحاصل ہوئی لیکن یہ راہ بہت کٹھن و کڑی ہے اسمین نفس بواقعی مرجاتا ہی شغل دوسرا وہ ذکر ہے کہ
…سانس اندر جاتی ہے اس سے لا الٰہ کہے اور جو باہر آتی ہے اُس سے الا اللہ کہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایسا
…رتے ہین جو دم باہر آتا ہے اُس سے اللہ کہے اور جو اندر جاتا ہے اُس سے ہو کرتے ہین یہ راہ نگاہ
…ھنے سانس کی ہے اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین دوسرا ذکر زبان بند کرکے کہ دل مین اللہ اللہ
…تا رہے اور دوسرا وہ ذکر ہے کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہو اس سے لا الٰہ کہے اور دل سے
…اللہ اور جگر سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمہ بزرگ نصیب عین ہوتا
…یعنے آنکھون مین جگہ پکڑتا ہے اور کھب جاتا ہے اور نہایت درجہ نصیب ہوتا ہے افسوس ہم
…ائی عمر آدمی کی تھوڑی ساٹھ سے ستر برس تک ہوتی ہو جو ہیچ عیش اور خوشی اور کامون دنیا کے گذر
…رجائیگی اور عشق الٰہی مین محنت و درد ہے تو بھی گذر جائیگی لیکن یہ ایک درد تحفہ ہے جس کسی نے لذت اس
…کی پائی ہے ہرگز اس درد کے گھیرے سے باہر ہونا نہین چاہتا ہو اور آرام و دلجمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہی
…ے بھائی حقیقت مین اسی کام کو حق الٰہی کہتے ہین اگر اس حق الٰہی کو ادا کرے گا تو اس …
…ب کا ادا ہو جائیگا نہین تو کسی کا حق تو ادا نہین کرسکتا ہے نہین سُنا ہے تو نے حکایت ایک
…کا تھا نیک بخت خدمت اپنی ماں کی بہت کرتا تھا ایک دن رات کے وقت اُسکی مان کو
…س معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سنکر چارپائی سے اُسی وقت اُٹھا اور پیالہ
…ی کا بھر کے ہتھیلی پر رکھ کر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہے جگایا نہین اُسی جگہ
…ارہا کیونکہ آزردے اور بے جگا نہ سکا تمام رات گذر گئی اور صبح ہوئی مان نے …
…یکھا کہ لڑکا پیالہ پانی کا بھر کے ہاتھ مین لیے کھڑا ہے کہا کہ اے فرزند …
…مانگا تھا کھڑا ہے لڑکے نے کہا کہ ہان اسی طرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اُسنے کی تو بھی حق
…رمی اُس جوان سے ادا نہوا اے بھائی اُس آدمی سے کہ حق مان کا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا
…مان اور باپ اور بی بی اور لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور ہمسایہ وغیرہ کسو سے ادا ہوگا اسلیے کہ لوگ …

Marfat.com

اس عمر مین کچھ حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اُس سبب سے مان کے حق سے ادا ہوا کسواسطے کہ یہ سب تمام حق اوپر اُس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین آور حق اپنا علحدہ مقرر کر رکھا ہے آداب حق البنی فقیر لوگ جانتے ہین کہ اُس حق کے ادا کرنے سے حق یعنے خدائے عز و جل مہربان ہوتا ہے اور مرتبہ بہت دیتا ہے اور حق سب کا اُس بندہ کو بخشش یعنی معاف کر دیتا ہے چاہیے کہ حق حقیقت ادا کرکے غریب و بیچارون پہ مہربانی کرے کیونکہ یہ بھی عبادت ہے اور بدلہ بڑا رکھتی ہے لیکن جسوقت کہ ان کامون سے تجھے فراغت ہووے آور رات ہو جاوے اُسوقت مین کچھ کام دنیا کا نہین ہوتا ہے تھوڑا بہت شغل طریقت بھی تو کرتا رہ قصہ مختصر یہ ہے کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو کر نہین خدائے بزرگ و برتر بے پروا ہے اور اختیار ہاتھ مین مختار کے ہے آور پہچاننا اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل الٰہی سے تعلق رکھتا ہے قصہ مختصر یہ ہے اور حضرت سید مذکور نے بیچ حقیقت تمام عذاب ثواب کے دو عمل عذاب آور دو ثواب اور دو فرض آور دو سنت قرار دیے ہین جو کوئی دعوی انسانیت رکھتا ہو اُسپر قدم مضبوط رکھے یعنے اپنر ثابت قدم رہے اور عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوے بیان دو عمل ثواب ایک جبر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش کرنا دوسرون کے دل کا بیان دو عمل عذاب ایک تابعداری اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا یعنے دُکھانا اور ستانا اورونکے دل کا دو فرض یہ ہین ایک عشق و محبت الٰہی دوسرے فکر و تردد و رنج ذکر الٰہی مین دو سُنت یہ ہین ایک چھپانا عیب کو آدمیون کے دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت و احسان کو جو کسی کے ساتھ کیا ہو چاہیے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے تو دریغ نہ رکھے جو کوئی ان آٹھ عمل کو بجا لاوے وہ مرد واصلان یعنی پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے ہو جاوے آور جو کوئی ان سب آٹھ عملون سے ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین جاوے اور جو بہشت مین نہ جاوے چنگل اُسکا میرے دامن پر ہووے بیان آٹھون خصلتون مذکورہ نثر کا نظم مین

دو ثواب اور دو عذاب اور فرض دو سُنت ہین دو ✣ ہو اگر عاقل تو گوش دل سے تم اسکو سُنو ✣ دو ثواب ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو ✣ گر عمل ہو تیرا اُنپر خوب جان اے نیک خو ✣ اولاً تو نفس اماره پہ اپنے جبر کر ✣ دوسرے ہے اورون کے دل کے پلنے پر کس کمر ✣ دو عذاب ہین وہ کہ اُنسے ہردم اپنے کو بچا ✣ ورنہ دوزخ کی مصیبت مین تو ہوگا مبتلا ✣ ایک تابعداری اپنے نفس کی مذموم تر ✣ دوسرے اورون کے دل کو رنج دیتا ہے مضر ✣ اور دو فرضون کو بھی بتلاؤن تجکو میری جان ✣ ایک ہے عشق الٰہی دوسرا ہے ذکر آن ✣ اور دو سنت کو بھی تو کان رکھ کر مجھ سے سُن ✣ ایک تو عیبون کو لوگون سے چھپانا ہے مرتن ✣

Marfat.com

دوسرے احسان وبخشش کو تو اپنے بھول جا + گر کیا تونے کسی کا ہووے احسان سے بھلا
گر یہ آٹھون خصلتین تیرے عمل مین ہون مدام + واصل حق ہووے تو حاصل ہون تیرے
سب مرام + گر نہون سب ایک بھی اپنے مین جو ثابت کرے + سچ سمجھنا وہ بھی ہو دیگا
بہشتی جب مرے + گر بہشتی وہ نہو یہ قول میرا اُس سے ہے + حشر کو دامن میرا ...
وروے + اور اکثر آدمی دعوی محبت الٰہی کا کرتے ہین اور سب طرح سے نفع ونقصان
کو اپنے سمجھتے ہین اور کلمات عاشقانہ پڑھتے ہین اور جانتے ہین کہ سب سے یہ بہتر ہے
اور اُسپر عمل نہین کرتے ہین اور حیلہ وبہانہ علایق یعنے گھروالون کا بیچ مین لاتے ہین پس
حیلہ وبہانہ کرنا سبب اُنکی اپنی نفسانیت کا ہے ورنہ سب بزرگ لوگ قبائل رکھتے
تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس دنیا سے سرخرو گئے اے عزیز ہمت
بڑے بڑے کام کرسکتی ہے البتہ برکت دینے والا بزرگ وبرتر صدقہ مین اپنے حبیب کے
درود اللہ کا اوپر اُنکے اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق وہمت بخشے تو کام دنیا کا
اور دین کا دونون سہل ہوجاوین اُسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی اس راہ
مین فنا ہوتا ہو حق تعالیٰ اُسپر رحم کرتا ہے

باب ششم دربیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ تمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیسا
کہ مقصود بسم اللہ کا واحد ہے اسی طور ذات باری تعالیٰ کو جانے مثال از الفاظ بسم اللہ الآخر ...
مخلوق کا جانے یعنے خدا ہے کہ کتنے لباس پہین کر دروازہ پر آیا جیسا کہ ایک عارف کہتا ہے بیت
آن بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم + پوشیدہ دلق خلقت ناگاہ بدر آمد ...
بسم اللہ الرحمن الرحیم یذ وب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار ...
مراقبہ دوم۔ الم لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ہر سہ حروف الم سے ... جیسا کہ میم سے
مظہر مخلوق کا خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور ...
اپنے وجود مین حرکت پاوے جیسا کہ اجزا اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے
اپنے کو رسول جانے اور روح اپنی کو ذات حق تعالیٰ جو ان ...
وشک صفات ساتھ ذات کے محو ہووے او جزو کل ہو بیت ذات و صفات ہر دو ...
بود + تمثال موج دریا اصلش یکی بود + کہ طالبش کہ بیند بوجود خویش مطلق + آدم رسول ...

Marfat.com

سورت الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب معلوم کرے یعنے الم۔ وہ کتاب توحید ہے کہ نہیں ہے جھوٹھ اُس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہر خاص متقیان کو وہ کہ ایمان لائے ہین خداے تعالیٰ پر ساتھ غیب کے یعنے بہ ثبوت خدا اپنے کو فنا کیا و ہستی و نیستی دونون کو سہو کیا ہو مراقبۂ سوم۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ یعنے جس جگہ کہ جاتے اور ایک دم آوے پس اس جگہ جاوے خداے تعالیٰ ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ بیچ شمع معنے اس آیت کے خدا کو پروانہ کرے اور جو پروانہ ہو پروانہو جیسے پروا دول مین ہے جبکہ دول گئی لا پروا ہوا کہ۔ الفقر لا یحتاج اللہ۔ اس بات سے ہے مراقبۂ چہارم۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین قریب تر ہون طرف تمھارے شہرگ گردن تمھاری سے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیۂ مذکورہ سے پیراہن ہستی اپنے کو پھاڑے اس سے کہ سبحانہ تعالیٰ شہرگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ بحر مطلق اُسکا ہے اور بحر مطلق اُسکا ہی پس یہ دہو د پیراہن اُسکا ہے یعنے مغز و پوست مین تصرف اُسکا ہی بیت اوست مغز جہان جہان ہمہ پوست ٭ خود چہ مغز و چہ پوست خود ہمہ اوست ٭ مراقبۂ پنجم وفی انفسکم افلا تبصرون۔ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تمھاری ذات مین ہون لیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلاحیت معنے اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنے کو سنوارے ایسا کہ جس جگہ بادشاہ نزول کرے غوغاء عمرو زید کا نہ رہے مشہور ہے مصرع ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را ٭ غوغا عمرو زید کا عالم مین ہرگز نہین ہے لیکن طالب سالک پندار ہستی اپنی سے یہ اور وہ دیکھتا ہے۔ بی یسمع و بی ینطق و بی یبصر و بی یاکل و بی یشرب۔ مراقبۂ ششم ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حرارت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو جلاوے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ جو شئے آگ مین داخل ہوتی ہے تو وہ بھی آگ ہوجاتی ہے پھر جو اُس آگ کو ڈھونڈھو کسی جگہ نہ پاؤ بجز اپنے اسواسطے یہ اشارہ ہے کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے تمسے مراقبۂ ہفتم۔ وھو معکم اینما کنتم۔ یعنے وہ خداے تعالیٰ واحد ہر دم تمھارے پاس ہے جس جگہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سوزش معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو گلاوے جیسے کہ ہر شئے کان نمک مین پڑتی ہے اُسکا نمک ہوجاتا ہے بعد ازان جو اُس شئے کو خود تلاش کرے تو نہ پاوے بجز نمک بیت جسم تو افتاد وجود مک شد ٭

اس جگہ مراد نحن سے الٰہی ہے ۱۲

Marfat.com

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ۔ مراقبۂ ہشتم ۔ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ
بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ۔ یعنے جو چیز کہ آسمان و زمین مین ہے خاص اُس خداے پاک و برتر کی ہے اور خداے
تعالیٰ ہر ایک چیز مین گرفت کرنے والا ہے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جوش و خروش معنی اس آیۃ مذکورہ سے
آپ کو فراموش کرے جیسا کہ ذات حق تعالیٰ کو بجز اپنے کسی جگہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوے تو
دیکھتا ہے کہ مانند دریا کے مالا مال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین پکڑا ہوا ہے وجود ہا بارش بمثال
حباب کے ہین جو حباب پانی کو ڈھونڈھے سواے اپنے کسی جگہ نہ پاوے اور جو آپ مین پاوے
تو جس طرف دیکھتا ہے پانی پانی ہی نظر آتا ہے پس اشارت وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی اس
معنی سے سمجھنا چاہیے مراقبۂ نہم لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ یعنے خدا سے موجود نہین ہر کوئی آدمی سواے اُسکے
مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تصرف سے یہ فہمید گی معنی اس آیۃ مذکورہ کے اسباب ہستی اپنی کا باندھے
ایسا کہ دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین بیت در ملک وجود گو یا نو باش باش
کا شغنہ بود کار ولایت بر دو تن ۔ مراقبۂ دہم ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ یعنے جو آدمی کہ اس عالم ظہور مین آیا ہر وہ فنا ہونے والا ہو ذات پروردگار
باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تلوار معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو قتل کرے اور جو بدن
تیغ سے قتل ہو شہید ہو اور جو شہید ہوا ۔ مَنْ قَتَلْتُہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ ۔ کا اُسکے اوپر مکشوف ہو مراقبۂ
یازدہم ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۔ یعنے خداے تعالیٰ اوپر تمھارے نگہبان ہے پس کچھ دفعہ
چاہیے جبکہ صانع اوپر صنعت اپنی کے عاشق ہوا ہے پس اس صنعت سے کرشمہ معشوق کا پاوے تاکہ
عاشق و معشوق ایک ٹکڑا ہون اور اضافت عاشق و معشوق کے درمیان سے اُٹھے جیسا کہ تھا
ویسا ہی ہو حُبُّ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْاِیْمَانِ مراقبۂ دوازدہم ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ ۔ یعنے یاد کر اپنے
پروردگار کو یہانتک کہ آپ کو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے
فراموش کرکے دوئی درمیان سے اُٹھاوے حدیث محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ مَنْ
عرف اللہ کل لسانہ حال اپنا دیکھے اور اسکے معنی اس طرح پر ہین کہ اپنے پروردگار
معرفت ہو سکے اور جو آپکو فراموش کرے پس معلوم ہو کہ یاد کرنا اپنا گو یا کہ یاد کرنا [illegible] اور فراموش
اپنا فراموش کرنا خدا کا ہے اور جو آپکو فراموش کیا گو یا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفے صلے
اللہ علیہ وسلم من عرف اللہ لا یقول اللہ مراقبۂ سیزدہم لَوْ کَانَ فِیْہِمَآ اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ
لَفَسَدَتَا اگر ہوتے دو خدا آسمان و زمین مین سواے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو

Marfat.com

چاہیے کہ معنی اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھ کر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین بجانا ڈھول خودی کا حرام ہے اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہے اسلیے کہ اہل اللہ کو بجانا قلج کا ہی جیسا کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگو ئے انا بحالت کشف ✤ ہر کہ گوید از و خطا نبود ✤ حاصل اندر زمان استغراق ✤ شاہد روح جز خدا نبود ✤ مراقبہ چہار دہم یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنے کرتا ہے خدے تعالے جو چیز کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس چیز کو کہ چاہتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غالب کرتا ہے اور اپنے مین سواے خدا کے نہ پاوے مثل ہے کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہے تو دریا و نہر ایک ہو جاتا ہے اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہے سالک کو چہ دریا و نہر معلوم ہو جاوے اسوقت اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ کہکر اٹھے و الان کما کان جی۔ مراقبہ پانزدہم رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا۔ یعنے اللہ تعالے صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اسکے بات نہین کہہ سکتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خوغاے بانگ حدیث اس آیہ مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اسوقت مسلمان حقیقی ہو ہرگز آس پاس اضافت کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ کے مثل احوال اسکا ہو۔ مراقبہ شانزدہم وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ بمحواے معنی اس آیت مذکورہ کے کاشت دیو ہستی کی اٹھاوے کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا۔ آیا ہے جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اسوقت چھپری چھوٹے انکے سے جیساکہ حدیث نبوی ہے۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اور یہ حال انکے اوپر ظاہر ہو۔ مراقبہ ہفدہم وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھونکی مین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سے پس اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ تصور اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہ آپ کو ندیکھے جیساکہ باز بے مکان بے نشان ہے کہ مکان و نشان اپنا آپ ہوتا ہے اور جبکہ بے خود ہو خدا ہوا اور حدیث نبوی ہے اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْمٍ چنانچہ بحسب محواے آیت مذکورکے ہے۔ مراقبہ ہیژدہم لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے اس خداے واحد کے مانند کوئی چیز نہین ہے اور وہ خدا شنوا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنے یعنے یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور دوتائی ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی ندیوے اس معنے جو اشارت لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر کہ ثانی نرکھے اور جو رکھے تو ایسا ہے کہ مانند

Marfat.com

مراقبہ نوزدہم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ خداے تعالے فرماتاہے کہ پیدا نہین کیا
ہمنے جن والنس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے ای پہچاننا اپنا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تازیانہ معنی اس آیت
مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تاکہ ماندہ نہوا ورجو ماندہ ہوا معلوم ہو کہ معدوم
ہوتاہے جو جانے کہ معلوم ہوا علم سے معدوم یعنے معدوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی لا مذھب لہ
جواب اسکا ہو مراقبہ بستم۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔ جاننا چاہیے کہ خداے تعالے متوکلون کو دوست
رکھتاہے مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہے کہ سُننے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو مفلس کرے یعنے
خزانہ مرادات کا خزانہ ہستی اپنی سے اُٹھادے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حق تعالیٰ اوپر اُسکے کہے
من لہ المولیٰ فلہ الکل اُسکے سپرد کرے اور باران رحمت اُسپر برساوے اُسوقت زمین خشک سبزی نا الحق
کی نکالا اور یہ کہے بیت ہر گیاہے کہ برزمین روید ٭ وحدہ لا شریک لہ گوید ٭ مراقبہ بست و یکم فاذکرونی
اذکرکم خداے تعالے فرماتاہے کہ یاد کرو تم مجکو مین یاد کرون تمکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فرمان معنے اس
آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اُسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد کرنا بندہ کا کیا ہر
کہ خود کرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہے اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہے کہ آپ کرے جیساکہ موم آگ بیچ
شمع کے شمع کرتاہے فہم من فہم۔ مراقبہ بست و دوم فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ۔ خداے تعالیٰ فرماتاہے کہ
بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ طلب سرعت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر دوڑے جیسے
کہ قطرہ باران کا برسے طرف دریا کے جاتاہے فہم من فہم۔ مراقبہ بست و سوم ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یعنے خدا تعالیٰ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور ہر چیز
کو جانتاہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ باموزی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو ہستی سے بیجان کرے اور
جسوقت کہ آپکو بیجان کیا جگہ اُسکی لامکان ہوئی جیساکہ نمک پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین تلاش
کرو کچھ نپایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایاہے کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون مین
خدا کو پاتا ہون مین اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون مین آپ کو پاتا ہون مین عزیز میرے سالک
توحید سے ایک موج پہونچتی ہے کہ ہستی اپنی سے جاتاہے اور تجلی صفات فنا و بقا
کے کبھی ساتھ بقا کے آتاہے اور کبھی ساتھ فنا کے آتاہے جو کمالیت کو پہونچتاہے بطور معصوم کے ہوتاہے
فنا رہتاہے نہ بقا مراقبہ بست و چہارم۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے
خداے تعالے جاننے والا ہے بالذات سینہ ہا کا اور بقولے جاننے والا ہے بذات خود احوال سینہ
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سُننے کشف معنے اس آیت مذکورہ سے کثافت ما دمنی کی اپنے

Marfat.com

سینہ سے حمام یکتائی مین غسل دیوسے اور غسل مین تین چیز فرض ہے اول پانی مُنھ مین کرنا دوم
پانی ناک مین کرنا سوم تمام بدن کو تین مرتبہ دھونا اور پانی مُنھ مین کرنا ایسا کہ دم جزوی نہ مارے
اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے کہ بوخودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدن کو مالش کرنا مرتبہ
اول مین حرص وہوا کو دھونا ہے اور مرتبۂ ثانی دوئی کو دھونا اور مرتبۂ ثالث ہواے دھونا ہے
جو اسطرح غسل بجالاوے پاک ہو غسل فرض یہی ہے کہ ما و منی مین آپ سے دھووے اور جاننا
چاہیے کہ دھونا ما و منی کا پاکی بدن ہے اور دھونا ما و منی کا خلاصی وام سے ہے اور جو دام سے
خلاص ہو ساتھ اصل اپنی کے پہونچے اور جو ساتھ اصل اپنی کے پہونچا اُسنے اِنَّ اعلم بذات الصدور
کی بانگ ماری مراقبۂ بست و پنجم اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌ بِالۡعِبَادِ جاننا چاہیے کہ خداے تعالے
بینا ہے اوپر بندون کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلابت روزن محل سلطانی یعنی اس آیت
مذکورہ سے آپ کو بادب نگارکھے اور بجز خود راست وچپ وتحت وفوق کی طرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست
سلطانی کی ضرب سخت ہے راست وچپ کے دیکھنے سے راضی نہین ہوتا ہے بارگاہ سلطانی
مین نظر اپنی طرف چاہیے یا سلطان کی طرف تاکہ سلطان راضی ہو اور جو راضی ہوا اُسکو اپنے نزدیک
بلاوے جو نزدیک جاوے تو دیکھے کہ دونون ایک ذات آدم ہین جیسے کہ آئینہ مین صورت
نظر آتی ہے اور جو آئینہ مین صورت بالیقین تحقیق ہوا ایسے ہی نعرے مارے **بیت**
خود بجز دبیند وخود سے کند با خود کلام ❊ عارفان رانیست دیگر جز خدا ذُو السلام ❊ مراقبہ
بست و ششم اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۔ جاننا چاہیے کہ خداے تعالے شنوا و دانا ہے لیکن
اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جاسوسی سلطان یعنی اس آیت مذکورہ سے اسم خودی کا زبان سے
دور کرے جو اسم خود کا زبان سے دور ہو اُسوقت بادشاہ اُسکو اُٹھاوے اور ایسی جگہ پہونچاوے
کہ بجاے اپنے اُسکو بٹھاوے اور جب کہ بادشاہ کی جگہ بیٹھا ملک مین حکومت اپنی دیکھی اور
جو حکومت اپنی دیکھی مستی احدیت پر شب و روز گوش مارے ۔ لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ لِلّٰہِ ۔
الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ۔ جو شہر احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہے کہ عدالت کرے یعنے مستحق کو ساتھ
حق کے پہونچاوے حق آنکھون کا کیا ہے کہ عالم کو مثل صورت آئینہ کے جانے وحق بینی کیا کر
کہ اسم کسی غیر کا نہ کہے اور حق گوش کا کیا ہے کہ اُسکو رغبت غیر کی نہو یعنے بجز سُننے ومُنھ معشوق
دیکھنے کے راضی نہو وحق ہاتھ کا کیا ہے کہ سواے اپنے نہ پکڑے اور حق پانون کا کیا ہے کہ بخود
ہو جاوے اور حق سر کا کیا ہے کہ ذکر کرے ۔ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ۔ شاہد اس بات کا ہے

Marfat.com

مُراقبہ بست و ہفتم - اِنَّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیءٍ کلیمٌ - یعنے خدائے تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے کلام کرنے والا ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے نغمہ معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو بیچ رقص کے لاوے یہانتک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے اور دستار زمین پر مارے سر ایک طرف اور پانون ایک طرف اور خود ایک طرف اور جو ہوش مین آوے وہی آواز نغمہ کی گوش و دل مین خیال رکھے خواہ عشق خواہ فسق خواہ نیک خواہ بد جو کچھ اُٹھے وہی جانے جو اوپر اس عمل کے عامل ہو عین آواز ہو جبکہ عین آواز ہو گیا دیکھے کہ جو کچھ ہے خود ہے سوائے آواز خود دوسری نہین سلام احدیت سے بانگ مارے انّی علےٰ کل شی کلیمٌ مراقبہ بست و ہشتم - اِنَّ اللّٰہ علیٰ کُلِّ شیءٍ شہیدٌ - یعنے جاننا چاہیے کہ خدائے تعالےٰ اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے گواہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو خودی سے بے دعویٰ کرے کہ قضیہ خصومت و قال سے پاک ہو کر کہتا ہو اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہٗ اوپر زبان حال ہی کے پڑھے مراقبہ بست و نہم اِنَّ اللّٰہ علیٰ کُلِّ شیءٍ قدیرٌ - جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے تدبیر کو دور کرے اور آپکو تقدیر پہ شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ مین موتی دریا سے تقدیر سے بے تدبیر ہوا اُسوقت اسرار اندر اُسکے پیدا ہوا اور جو اندر اُسکے اسرار پیدا ہوا سیماھُم فِی وُجُوھِھِم مِن اَثَرِ السُّجُود - کی ہر صدف مین تجلی ہوا اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہونچے صدف سے باہر آوے اور اُس حالت مین بہا اُسکی مساوی ہو خواہ جنگل خواہ دریا خواہ صندوق یا گلے مین ہو اور جس جگہ پر رہے بطور خود رہے کوئی جگہ اُسپر غالب آوے بلکہ وہ سب پر غالب ہے اور جو اہل مراقبہ ساتھ اس مقام کے پہونچے مستی معنوی اِنَّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیرٌ سے نعرہ مارے مُراقبہ سی ام و مَکَرُوا وَ مَکَرَ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیرُ الماکِرِین - نے فریب کیا ہے اُس خدا سے اور وہ خدائے تعالیٰ بہترین فریب کنندگان ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے نغمہ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیچ عشق خدا کے کرے یہانتک کہ نیک و بد ... دشنام و قرآن اُسپر رکھین تفریق پس تفریق نہ کرے اُس سے کہ یہ تمام ... ہے اُسوقت اگر خود انا الحق کہے وہ بھی برحق ہے اور اُسپر کوئی نقصان نہین ... مین کہتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انّ اللّٰہ لا یؤاخذ العشاق بما ... مُراقبہ سی و یکم ھُوَ اللّٰہُ الواحِدُ القَہّار - یعنے خدائے تعالیٰ ایک ہے قہار ہے مراد قہار سے ... ملک مین بجز اپنے دوسرے کو نہین چھوڑتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی ...

Marfat.com

اس آیت مذکورہ سے اپنے ملک کو ترک کرے اور ایسے ملک مین جاوے کہ بوے ملک
خودی کی نہ آوے جو بوے ملک خودی کی نہین آئی مانند پھول کے ہوا اور جبکہ مثل گل کے
ہوا باران رحمت نے اُسپر برسنا شروع کیا اُسوقت اُسمین سے شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت
اسرار کا ساتھ کمال کے پہونچا جب اوپر ہر شاخ کے کہ نظر کی اُن ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور
جب ہر طرف مانند اپنے دیکھا مستی احدیت سے نوبت سلطان بجائی اور معنی اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ
الواحد القہار کے اُسپر ظاہر ہوئے مراقبہ سی و دوم۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ یعنے خداے
تعالی دوست رکھتا ہے پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ اشارت پاکی اس آیت مذکورہ سے آپ کو
خودی اپنی سے پاک کرے پاکی کیا نفی اثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے اُٹھے
اور مطلق پاک ہوا اور پاکی سے نعرہ بیباکی کا مارے کہ الطالب بری الطریق دیکھیے مراقبہ
سی و سوم اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ خداے تعالے دوست رکھتا ہے صابرون کو لیکن اہل
مراقبہ کو چاہیے کہ لجام اس آیت مذکورہ سے مرکب ہارونی اپنے کو قید کرے اور واسطے چرنے زراعت
مرادات کے جانے نہ دیوے سواے راہ نیستی اور راہ نیستی کیا کہ وہنے اور بائین نہ پھرے تاکہ مرکب خودی
و خودنمائی کا قید مین آوے اور غیرت قید ہارونی سے بے قید ہوا اور نعرہ معدومی کا مانند منصوری کے نکلے
الصوفی لا مذھب لہ مراقبہ سی و چہارم اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ جاننا چاہیے کہ خدا تعالے
دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے خودی سے
پرہیز کرے کہ بوے خودی و خودنمائی کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجالاوے جگہ اُسکی بے جگہ ہوا اور
جب کہ جگہ اُسکی بے جگہ ہوئی اُس حال مین نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ما عرفناک حق معرفتک
مراقبہ سی و پنجم وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ۔ خداے تعالی فرماتا ہے کہ نہین لٹکاؤ دستہاے
اپنے طرف ہلاکت کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ نہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھ اپنے کو دریاے ہلاکت
خودی مین نہ ڈالے کسواسطے کہ دریاے خودی بدتر ساتون دوزخ سے ہے اسواسطے محقق تمام اور عارف
مقام فرماتے ہین بیت گر تراموئے بماند از خودت ٭ ہفت دوزخ پر برآید از بدت ٭ پس فرض ہے کہ امر خدا
تعالے کا بجالاوے دست دولت خودی و خود و خودنمائی کو دور کرے اور جب کہ خودی سے بیخود ہوا اُسوقت
ہلاکت دوزخ خودی سے خلاص ہوا اور رضوان بقا مین پہونچے یعنے ہمیشہ رہے اور فراغت سے
نعرہ خوشی کا مارے۔ لیس فی الجنۃ حور ولا لون ولا عسل ولا زھر الا اللّٰہ۔ مراقبہ
سی و ششم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ کَلِیْمٌ۔ خداے تعالے اوپر ہر چیز کے کلام کرنے والا ہے

Marfat.com

لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خزانۂ علاج معنے اس آیت مذکورہ سے دوا کھاوے کہ مرض بشریت
و خودیت کا دور ہو اور اگر کھانا نہ جانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول ماسوی اللہ کا پرہیز
کرے بعدہٗ دارو اللہ کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جب کہ دارو موثر ہوئی معذوری جاوے
اور خوشی ہو اور جس حال مین کہ خوشی کل ہوئی خزانۂ خودی اور دوتائی سے اور غلبہ فرحت کل
سے نعرہ زنان آوے واللہ ان اللہ ابا اللہ مراقبہ سیؔ وہفتم واللہ علی کل شئ وکیل یعنے خدا
اوپر ہر چیز کے تدبیر کرنے والا ہے مگر اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام آپکو خدا کے
سپرد کرے جو ایسا مدبر اسکے سر پر ہو پس تدبیر خود خام ہے چاہیے کہ تدبیر اپنی اُسی کے اوپر موقوف رکھ کر
بطور معصوم رہے الصلوۃ والسلام مراقبہ سیؔ وہشتم اللہ نور السموات والارض یعنے تجلی خدائے
تعالےٰ کی آسمان و زمین مین ہے اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تجلی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مانند موسیٰ کے
پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی و خود نمائی کا سوختہ ہوا اُسوقت
سرمہ ہوا اور جبکہ سرمہ ہو گیا قبولیت اُسکی آنکھ اولیاء و انبیا اور خاص و عام مین پہونچے اور
جو آنکھون مین پہونچا دروازہ تجلی چشمان کا اُسپر مفتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہ نہ پایا جاوے بدرجہ مسکینی
کے پہونچے اور درجہ مسکینی ایک مقام ہے کہ اُس مقام کو سرور کائنات نے خود التجا کیا جیسا
کہ کہا اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین مراقبہ سی و نہم
قل الروح من امر ربی خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ کہو اے محمد کہ روح امر پروردگار کی ہے اہل مراقبہ کو
لازم ہے کہ امر معنے اس آیت مذکورہ سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسیٰ کے زندہ کرے جیسے کہ روح
امر خدا ہے جو روح امر خدا ہو کیونکہ امر خدا سے جدا ہوا اور جبکہ امر خود جدا ہو ج و خ ہووے بعد د
سے ساتھ ج کے ہو جلالیت سے جاوے غربت نقطہ جیم کی سوختہ ہو وہ خدائے تعالےٰ رحمٰن و رحیم
نقطہ شفقت کا اُسکے سر پر رکھی پھر خ ہو پس جوہر عقل و شعور دان ہو وہ ایسے صاحب سے کہ
رحمٰن و رحیم ہے ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے تو سوائے اُسکے ملک کے اور جگہ کہان یاد ست
شرمندہ ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ یہ خ سے ہرگز ج کی طرف توجہ نہ کرے جو ساتھ
…کا کشادہ ہوا اور آواز دریائے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے فاستقم کما امرت مراقبہ چہلم
انی بری مما تشرکون خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ شرک کرتا ہی فالانا ساتھ
اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنے پنداری معنی اس آیت مذکورہ سے خانمان اپنا مع خودی و خودنمائی اپنی کے
آگ مین جلا دے کہ بساط خانہ ہستی مین بال کے برابر نہ رہے اور جب کہ بال کے برابر نہ رہا

Marfat.com

مفلس ہوا اور جو مفلس ہوا اُسوقت المفلس فی اَمانِ اللہ ہو بس جو المفلس فی امان اللہ
ہوا تو صحن شفقت اُس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنے والا ہوا اور جو معصوم صفت ہوا خدائے
تعالی اسپر کرم فرزندی کا فرماوے قولہ تعالے۔ المال مالی والفقر عیالی۔ مراقبہ ۴۱ چہل
و یکم اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ وَمَا یَخۡفٰی۔ یعنے خداے تعالے جانتا ہے آشکارا اُس چیز کو کہ پوشیدہ ہے اہل مراقبہ
کو لازم ہے کہ دُر سلیمانی معنی اس آیت مذکورہ سے دیو ہستی و خودی و خودنمائی اپنے کو مسلمان کرے
کہ ظاہر و باطن اُسکا ہو تسلیم باطن کی کیا یعنے سب بے یقین ہو کہ نہ غیر جانے اور عین جانے اور تسلیم
ظاہر کہ کچھ مفید نہو یعنے کوئی کام و کوئی چیز سے انکار نہ کرے اسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہوا اور
جب کہ تسلیم اسکی حاصل کی میدان احدیت مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے
کہ ساتھ حال کے پہونچا وے اور جو کوئی بحال مین پہونچے نعرہ لا آلہ کا مارتا ہوا اُٹھے مراقبہ ۴۲ چہل و دوم
یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ یعنے یاد کرتی ہے خاص اُس خدای تعالی کو جو چیز کہ آسمان
اور جو چیز کہ زمین مین ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغاے معنے اس آیت مذکورہ سے اُنکو رونے کے
مانند فراموش کرے جو ایسی فراموشی حاصل کرے مُنھ اُسکا ساتھ مُنھ نارے کے پہونچے اسوقت کیا
دیکھی کہ درونی و نارے ایک آواز ہے اگرچہ اسم نے و نارے کا ایک ایک ہے جو اس مقام کو پہونچے
نعرہ الا اللہ کا کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ ۴۳ چہل و سوم وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ یعنے صبر کر اُسپر کہ جو نعمت
خداے تعالی تجھ پر عطا کی ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سخاوت معنی اس آیت مذکورہ سے بخل خودی اپنی کو
ترک کرے کہ سخی ہوا اور بخل کیا خزانہ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا ہے خزانہ ہستی و خودی
اپنے کو چھوڑے اور برباد کرے جو خزانہ ہستی و خودی اپنی کا برباد دیا تو چوروں خطرات حرص و ہوا
ہوس سے فارغ بیٹھے اُسوقت جان نفسانی کو کہ خودی و خودنمائی ہے اور اوپر تخت ربانی کے
بیٹھے غیب سے اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے کہ اَلۡبَخِیۡلُ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَوۡ
کَانَ زَاہِدًا وَالسَّخِیُّ حَبِیۡبُ اللّٰہِ وَلَوۡ کَانَ فَاسِقًا۔ مراقبہ ۴۴ چہل و چہارم۔ وَنَہَی النَّفۡسَ
عَنِ الۡہَوٰی فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی۔ یعنے جو کوئی باز رکھے نفس آپ کو حرام اور گناہ اور ہوا حرص
سے پس جگہ اُسکی بہشت مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ بازداشت اس آیت مذکورہ سے اُنکو دوزخ
ہستی و خودی و خودنمائی سے باز رکھے کہ بہشت ہستی مین پہونچے اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہر
عالم غیب ہوا اور لامکان مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان مین پرواز کرنے والا ہووے وجود خود
معشوق بنا دیجے اور آپ اُسکا عاشق ہو اور حرارت عشق سے نعرہ عاشق کا مارے ساتھ معشوق کے

Marfat.com

کہے محمد رسول اللہ۔ مراقبہ چہل و سیم فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے خداے تعالے فرماتا ہے کہ اے بندگان میری طرف آؤ کہ تمکو داخل کرون بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ محفل مین صدق کے ساتھ آوے بندہ ہو اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نہ رکھے اور جو کہ اپنا اختیار رکھے بندہ نہین ہے بلکہ بیچ مراد کے بندہ ہوا ہے اور جسوقت کہ بندہ مراد کا کھولا اُسوقت بیچ بہشت کی نامرادی آوے اور پھل درخت طوبی کا کھاوے جب لایموت ہو اور دریاے معرفت مین موج مارے اور جبکہ دریاے معرفت مین موج مارے کہے لا الہ الا الحق۔ مراقبہ چہل و ششم علم الانسان ما لم یعلم۔ یعنے سکھلایا خداے تعالے نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ مدرسہ اُستادین معنے اس آیت مذکور کے آوے اور کتاب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کی آگے رکھے اور اُستاد سبق دیوے کہ نہین ہے کوئی بجز ذات واحد کے بعدہ لازم کہ عقدہ محمد رسول اللہ کا اُستاد سے حل کرے جو استاد بکرم خویش جواب راست فرماوے خدا و محمد کو مثل برف و آب کے جانے اور وجود برف اپنے کو دریاے احدیت مین ڈالے جبکہ دریاے احدیت مین پڑا اُسوقت خدا و محمد کو مانند موج دریاے مواج کے اپنے مطالعہ سے پاوے اور جو مطالعہ غلبہ کرے اُسوقت ذوق مستی عشق و محبت سے اوپر زبان کے ظاہر کرے بیت ہر یک وجود برف است وحدت ہمچو آب ٭ اندک تفکری بکن و باز رو بجواب ٭ علم الانسان ما لم یعلم۔ اسی معنی سے ہے مراقبہ چہل و ہفتم لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ خداے تعالی فرماتا ہے کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچوگے جب تک کہ خرچ نہ کروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتے ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غنیمت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیا کہ نہ آپ ہے نہ خدا جب کہ کوئی نہ رہا احتیاج اُٹھی اور بے احتیاج ہوا احتیاج دوئی کی حالت مین ہوتی ہے جب کہ ایک ہوا احتیاج کہان رہے غنی کل ہوا اسی غنیمت کل سے ہوا اسکو اوپر کل کے پہونچاوے اُسوقت کہے۔ ھو الغنی وانتم الفقراء۔ مراقبہ چہل و ہشتم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد۔ یعنے کہہ ای محمد کہ خداے تعالے ایک ہے اور پاک ہر لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ دریاے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنے کو دیکھے یہانتک کہ نہ رہے نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی و خودنمائی سے تھی نہ رہا اسی وقت مطلق ہوا اور جب کہ پاک مطلق ہوا ان اللہ الاحد الصمد کہتا ہوا اٹھے مراقبہ چہل و نہم الحمد للہ رب العالمین۔ یعنے سپاس و ستایش خاص اُس خدا کو ہے کہ وہ خداے پروردگار کل جہانیان لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خرمن ثنا معنے اس آیت مذکورہ سے آپکو مثل گولی حق تعالے الامین

Marfat.com

مستغرق کرے یہانتک کہ مو بے بال بال ہووے اپنے سے ثنا حق تعالیٰ کی سُنے جو ایسی ثنا میسر آوے حرف
علت کا درمیان سے اُٹھے اور جبکہ حرف علت کا درمیان سے اُٹھا خدا ئے تعالیٰ اُنے اپنے کرم سے
علم احدیت کا کھڑا کیا اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اُسوقت خودی اپنی سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور
جو جملہ خدا ہوا مُلک لایزال کی بساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزال کی اپنی بساط مین نظر
آئے مستی عشق سے احدیت خود بخود پڑھنا قبول کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تا آخر مراقبہ پہنچا ہم احد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنے لفظ احد پر غور کرے اور
معنی احد کے دو ہین کہ سب وہی ہے جو جملہ اُسکو جانا ہیں جب کہ کچھ نہ رہا مطلق بے یقین ہو احوا شیہ
بے یقین ہو ساتھ اصل کے پہونچے

ذکر ہذا باسم یاد کردن

مجکو یہ ترکیب درویش باعمل جناب عبد الوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب
مرحوم قوم ناغر شاخ یونس خان کہ اُنسے مجکو نہایت اعتقاد ہے بلکہ انکو فقیر بجائے مرشد کے جانتا
ہے آپنے فرمایا کہ تو اسطور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہے کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت
شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول
کے اپنے کو خم کرے یعنے جھکے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جالنے دیوے اور بوقت
کشش دم زبان کو تالو سے لگائے جب تک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہے اور
بروقت کشش کرنے دم کے جیسے کہ جھکا تھا ویسا ہی اُٹھتا آئے جب جانے کہ کُل دم آیا یعنی کل دماغ
مین پہونچ گیا اُسوقت انگشت دور کرے لیکن زبان بدستور خم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنے قلب پر زور
دیکر قلب سے ذکر کرے گویا اُسوقت آپ کو گم کرے طالب کو چاہیے کہ دو دو چار چار گھنٹہ و با کم و بیش
فاصلے سے ذکر کرے جسقدر شوق رکھیگا اُسی قدر فوائد عظیم حاصل ہونگے اول سات مرتبہ
ایک دم کی کشش مین قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسے ہی ہر روز ایک ایک ذکر بڑھاتا جا
انشاء اللہ تعالیٰ عرصہ ایک سال کامل یا کم و زیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب بہ کشش
ایکدم حاصل کریگا اور اس کام کے واسطے گوشۂ تنہائی چاہیے ویا منھ پہ نقاب ڈال لیا کرے
جہان چاہے وہان یہ ترکیب کر لیا کرے عرصۂ سال مین ذاکر کامل ہو جاویگا اگر ابتدا اسکی موسم
مین کرے تو نہایت مناسب ہے کس لیے کہ یہ گرمی لاتا ہے اور جو بوقت تہجد ذکر کیا کرے تو بہت ہم خوب
ہے اور اسوقت کا ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہے اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت و ہر لحظہ قلب سے جاری رہے

Marfat.com

اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسی وقت تصور سے خالی نہ رہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے
مرغی انڈا اپنا دابتی ہے خدا نے چاہا تو ایام سرما مین ہی طالب کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق
اسکا شرط ہی بدون عشق کچھ نہین ہوتا ہی چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا کسی اُستاد کا شعر صادق آیا ہی
شعر جس دل مین کہ عشق کی بنیاد نہو ❊ گر خانۂ خدا ہو تو آباد نہو ❊ عشق کیا عمدہ شے ہے بدون اسکے
کچھ حاصل نہین ہوتا ہے اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہے ہزار برس کی عبادت عشق کے ایک لمحہ کی
تڑپ کے برابر ہے اسکا مزہ تو اُنکو خوب حاصل ہے جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو اسکا کیا
مزہ ہے چنانچہ یہ شعر کسی اُستاد کا اپنے حسب حال ہے شعر بوالہوس سود تجھے عشق سے کیا
ہوتا ہے ❊ ہڈیان کھاکے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہے ❊ اور بدون مرشد کوئی شے حاصل نہین
ہوتی ہے تاہم اپنی جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول اُستاد بیت چھیڑ خوبون سے
چلی جاے اسد ❊ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی ❊ بقول شخصے کہ بیسے جادے دال نہین تو
دلیا ہی سہی بہر حال مرشد کی جستجو رکھے جویندہ یابندہ وہ کون شے ہے کہ جسکو بشر ڈھونڈھے اور
وہ دستیاب نہو جنکی اچھی قسمت ہوتی ہے اُنکو کم محنت مین یا بدون محنت کے دستیاب
ہوجاتی ہے اور بدون محنت کے بھی مل جایا کرتی ہے مگر اُسکا مرتبہ کم ہوتا ہے کیونکہ بدون
مشقت کے جسکو خزانہ میسر آتا ہے وہ نہایت بیدردی سے اُسکے اصراف مین مشغول
ہوتا ہے کس لیے کہ اُسکی قدر سے واقفیت نہین رکھتا ہے اور جسنے کہ محنت سے بہم
پہونچا کر ذخیرہ کیا ہو اُسکو اُسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہی اور ایسا بھی ہوتا ہے اور اکثر قسمت والون
کو دیکھا اور سنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اُس سے زائد اُنکو خداوند کریم پہونچاتا ہے اللہ تعالی
جل شانہ نے ایسے شخص بھی پیدا کیے ہین کہ جنکی تصنیفات سے بندہ نے اس رسالہ کو تحریر کیا ہی
لیکن ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جمع کرنے اور پوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہی
اُسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو پوشیدہ نرہے گا تو رایگان جاوے گا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ
رکھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ نہ کیا جاوے گا وہ
باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اُگیگا پس جہانتک ہو سکے اس راز کو پوشیدہ کرے اور اس
کو وہ ظاہر کریگا جو کچھ سرمایہ نرکھتا ہو بلکہ اُسکو ایمان جانے کا خوف ہے دیا وہ شخص ظاہر کرے گا
خزانہ بے انتہا رکھتا ہو اُسکو کچھ خوف نہین جو پوشیدہ کرے اور وہ پوشیدہ کرنا گناہ جانتے
جاے عزم ہے کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور شے درویشی کیا ہے

Marfat.com

نقط ظن کا پختہ کرنا یعنے خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہر اُنکا کہنا کفر عائد ہوتا ہے اُس ظن کو اپنے
خیال و ذہن مین پختہ کرے کسی نوع دل کے اندر شک و شبہ نہ رکھے غرضکہ یہ معاملہ تعلق معصوم
سے ہے بدون معصوم اور مرشد کامل حاصل ہونا اُنکا دشوار ہے مگر ہان ایسی تصنیفات اور
صحبت درویشون سے شوق بڑھتا رہیگا اگر اسکا عشق رہا تو مرشد رہنما بھی مل جاوے گا کیونکہ
اللہ تعالی کسی کی محنت رائگان نہین جانے دیتا ہے طالب لوگ دل اپنے کو کافر کہلا کر مسلمان
ہوتے ہین اسکا مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے کیا جانین جو کہ ہوا
بھی اس راہ پر قدم نہ رکھا اور جسنے اپنی عمر مین جو کہانا کہ نہ کہایا ہو اور اسکا ذائقہ اُس سے پوچھا
جاوے پھر بھلا وہ کیا بیان کرسکتا ہے نہین ہرگز نہین کرے گا بلکہ کوئی اُسکے ذائقہ کی تعریف
کریگا تو ہنسی وہ مذاق مین اُڑاویگا بلکہ اُسکے کہنے کو لغو جانیگا بموجب شعر جسے عشق ہوتا ہے حق
کا عطا ہو اُسے لوگ کہتے یون ہین باولا ہو ذاکر کو لازم ہے کہ گوشۂ تاریک مین بیٹھ کر ذکر مین مشغول
ہو ہر وقت نماز آپ کو گم کرے اور اللہ تعالے کو قایم کرے یعنے کل شے مین اُسی کی موجودگی
جانے اور اس حدیث شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جبکہ قلب
مومنین کا عرش ہے تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلاشبہ اللہ تعالے ہے اُس وقت اُسکو
ظاہر کرکے آپ کو گم کرے یعنے ساجد و مسجود اُسی کو تصور کرے جو تجھکو خطرات آوین اُنکو مت
روک آنے دے اگر روکے گا تو پھر نفس تجھسے ضد کرے گا ہر وقت ضد کرکے وہ غالب آویگا کیونکہ
اگر کوئی بشر محبت کے ساتھ اسکو دباوے تو نہین دبتا ہے پس یہی مناسب ہے کہ آنے دیوے
اور اپنے مطلب سے کام رکھے کہ خطرات مذکورہ خود بخود رفع ہو جاوینگے جس طرح
کہ تیرا اشتیاق بڑھتا جاویگا اُسی طرح یہ زیر ہوتا جاوے گا جانب خطرات کے دل کو متعلق رجوع
ہونے دیوے اُنکا روکنا اچھا نہین ہے کس لیے کہ روکنے سے فتور زیادہ پیدا ہوگا اور ہر وقت
نماز تہجد کے سجدہ گاہ سے دو تین ہاتھ اونچے ایک مقام پر نگاہ رکھے۔ بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے
انشاء اللہ تعالی بعد چند روز کے انوارات سرخ و زرد و سبز یعنے عیسائی و موسائی و محمدی نظر
پڑنے لگیگے اور گاہ گریہ و گاہ خندیدگی آویگی آپ آگے اس سے مرشد سے راستہ ملیگا میرا منہ اس لایق نہین
جو نقل اُگلے یہ تو ایسا منہ ہے کہ جس سے امورات خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقم ہوا سُنا
سُنایا بزرگون اور درویشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن یہ سب
عشق سے تعلق رکھتا ہے عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہو سکتا ہے اور بطفیل حضرت عشق کے

Marfat.com

مرشد بھی مل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی بنا عشق ہی پر رکھی ہے کوئی شے عشق سے خالی نہیں ہے ہر ایک شے میں تعشق موجود ہے کسی کو کچھ عشق اور کسی کو کچھ عشق غرض کہ ماسوا تماما ہی عشق سے معمور ہے یعنے ایک مخلوق اُسکے فرشتے نوری ہیں اُنکی بنا عبادت پر ہے بلکہ اُنکی خوراک بھی یہی ہے اُنکو عشق عبادت کا ہے لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنے تڑپ اور بیقراری مثل سیماب کے عطا کی وہ فرشتوں کو بھی نصیب نہیں ہے اسکے ہی باعث آدمی کا رتبہ فرشتوں سے زیادہ ہوا اللہ جل شانہٗ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن جیسا کہ سوز عشق بشر کو عطا کیا ہے ویسا کسی کو نہیں اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہ خلیفہ کا لفظ بہت وسیع ہے شرح اسکی کثیر ہے اور بھید اسمیں بہت ہے چنانچہ فرمایا کہ حملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولاً بقول حافظ ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید * قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند * اس جگہ ظلوما جہولاً کا لفظ عجب اسرار کا ہے اور کمال پیار کا ارشاد ہوا ہے تو صاف جائے غور ہے کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بیچون و بیچرا وحدہ لاشریک ایسی عنایت فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیاد سے اُسکا کیا بدلا ادا ہو سکے مگر صوفیۂ کرام ایسا فرماتے چلے آئے ہیں کہ اسکا بدلا کچھ ہے تو قدرے قلیل جان اور روح ہے یعنے روح سے ذکر کرے اور جان کو تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم ؎ تو مباش اصلا کمال اینست و بس * تو در و گم شو وصال این است و بس * یعنے اپنے کو نفی کرے اور اُسکا اثبات کرے اور اپنا کام اور تمنا کچھ نہ رہے بقول حافظ ع مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر اور نفی اثبات کا یہ سبق ہے کہ لا الٰہ الا اللہ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے تو جبکہ یہ مقصود اپنا اللہ کو کر چکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہے خواہ اپنے دست و بازو ہوں چنانچہ قولہ تعالیٰ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو یہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہے اور توڑتا ہے تو اسلام کامل کہاں درویشی تو جیسا کہ ہے بقول شخصے شعر وصال اُسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہے * متاع حسن جانان جہاں پر بھی سستی ہے * مطابق اسکے جیسا کہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہیں ؎ احمدی تم کو مت تیاگ * سر کے سانٹے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ * بقول حافظ ؎ حضوری گر ہمین خواہی ازو غافل مشو حافظ * متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا * بقول شاہ بو علی قلندر صاحب ؎ ہیچو پروانہ بسوزی بال و پر * کی شوی ہمرنگ آتش بے خبر * اور خدائے عز و جل کے مخلوقات بہت ہیں از انجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور کرا

Marfat.com

مجھ سے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالےٰ کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور
اللہ تعالےٰ ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہے جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہے جن و بشر کے
واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہے اور ہونا اُسکا ضرور ہے برحق ہے اور اسی سبب ہمارے دلون
پر ہول و دہشت طاری ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اُس روز کی شرم ہے اپنا فضل و کرم صادر کریگا بیت
ہرگز نبود دم در عدم گم مرا پیدا مکن ✣ از خود تو پیدا کردہ خود کردہ را داری حیا ✣ اور ایک روز یہ بھی
ہو جاویگا اگر کوئی صاحب یہ ملتزکرین کہ یہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہے کہ قیامت کے دن
تو برسے ہونگے یعنے ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثال شش ماہ اور کوئی
ہفتہ کے مانند باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونے کا کب
گمان ہوسکتا ہے اسکا یہ جواب ہے کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمان کے عجائب
و غرائب کی سیر مین کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپ کو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی
موجود تھی اور زنجیر حجرہ بھی حرکت کر رہی تھی اسلیے یہ مقام چون و چرا کا نہین ہے بجز خاموشی و سکوت
کے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک قطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے
مین سے جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنا و صدقنا اُسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہے کیا تعجب
ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج نصیب ہوا
اُسوقت آسمان پر نبی مقبول نے ایک قطار شتران کی مع بار صندوق جاری دیکھکے آنحضرت
صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہے اور کہان جاتی ہے حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہے جسوقت سے حق تعالےٰ نے اپنی
قدرت کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہے جب سے اس قطار کو اسی طرح روان دیکھتا ہون اُسوقت حکم و
ارشاد باری ہوا کہ بکار اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزمان بتقریب معراج
آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمانون کے عجائب و غرائب کی سیر کرینگے از انجملہ ایک اسکی سیر
بھی ہے جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ ان مین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور
اُسکو بٹھلاؤ اور جو دو صندوق گران اُسکے ہر دو جانب بار ہین اُنمین سے ایک صندوق کہ جسپر
قفل ہے اور کنجی اُسکی بسم اللہ ہے کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم
رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ
الرحمن الرحیم سے کھولا تو اندر اُسکے ہزارہا بیضے مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا موجب حکم کے جبرئیل

Marfat.com

ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر اُسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک دانہ پر قفل لگا ہے
اس ایک دانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیل نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ
نظر پڑا اور اندر اُسکے ایک میدان ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دروازہ کے اندر تشریف
لے گئے تو بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپ کا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر
مجمع مردمان کا نظر پڑا اُسطرف کو تشریف لے گئے وہان ایک عالم درس دے رہا تھا اُسوقت
وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالی کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاوے گا اللہ تعالی اسنے
ایک دنیا کی بنا اسطور پر رکھی ہے یعنے اول پانی ہے اور بالا اُسکے ایک کلوخ گل ہے اور اس گل پر
اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے اور وہان پر نبی آخر الزمان پیدا ہوے ہین اور
اُنکی شان مین خود خداے تعالی فرماتا ہے ۔ لولاك لما خلقت الافلاك غرضکہ آپکی تعریف بیان کرتا
تھا کہ اہل مجامع نے تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہے کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اسپر
آبادی ہو اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو کہنا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت اُس مخلوق کی آبادی
کلوخ گل ہے اور اُس مخلوق کا نبی آخر الزمان مین ہون جب وہان کے اہل مجمع کو یقین واثق آیا اسلیے
اوپر کا قول صادق آتا ہے البتہ بھید الٰہی کسی نے نہین پایا اور نہ پاوے گا اسکی کچھ انتہا نہین ہے
جس طرف بنظر تعمق دیکھو اُسکی قدرت موج زن ہے بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب حسب
فرمودہ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہے ہدایۃ النبی قادری مرحوم باشندۂ گوالیار
ولد سید چراغ الدین جد بزرگوار اُنکے محمد اسمعیل خان عرف نواب دلاور خان نامی بعہد سلطان
بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین
اُسوقت ہمراہ اُنکے قوم سید بھی تشریف لائی تھی اُنمین سے چند خاندان اس قوم بزرگوار کے آج تک
ان لوگون کے ہمراہ کرولی مین ہین والد اُنکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سبل گڈھ واگذاشت
ہوا یہ صاحب سبل گڈھ سے گوالیار تشریف لے گئے تھے اُس جگہ بزمرہ سواران یکہ نوکر ہوگئے اسواسطے
بود و باش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنے حافظ ہدایۃ النبی قادری درویش
وخداپرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت ... سے ... ہوا
ہین پہونچا اور اُنسے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہے یہ
تصنیف سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین
احدیت اور وحدت ۔ اور وحدیت ۔ وہاہوت ۔ ولاہوت ۔ وجبروت ۔ وملکوت ۔ وناسوت بھی کہتے ہین

Marfat.com

اور حقیقۃ الحقائق و معرفت و طریقت و شریعت بھی نام ہین اور بیچ اصطلاح ہندی کے ہوا و آب و خاک ہی جانو کہ احدیت مرتبہ ہے کہ بے علمی و بیرنگی و نیستی و غیب و سہو و غفلت خود اپنے مین ہے اور واسطے خود مراد اُس سے ہے اور وحدت مرتبہ علم کا ہے کہ پہچاننا و جاننا اور سمجھنا اپنا آپ مین ہے و واحدیت مرتبہ مراتب علم و روح و دل سے ہے اور جان کہ بے علمی تیری بیچ تیرے مرتبہ ذات کا ہے کہ اپنے مین آپ ہمیشہ محو و بیخود و غائب و فراموش و نسیان و سہو و غافل و نادان ہوتا ہے تو تجکو چاہیے کہ ہر دم اس مرتبہ سے آپ کو آگاہ رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل تو کرے تجکو تعلیم کرون مین کہ اول رات کو با وضو قبلہ کی طرف مُنھ کر کے دو زانو بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنے دروازہ حجرہ کا بند کر کے آپ کو ہمہ وجوہ خاموش مثل بُت ہو کر بموجب شعر حضرت مرشدی و مولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ سرہ شعر تو اُسکی بزم مین خاموش رہ جون بتکدہ مین بُت ÷ مقام اے یار یہ کھلتا نہین بتلا ہے حیرت کا ÷ بیٹھے تو اور آنکھ کو چندے بیچ مشاہدہ بیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ پلک برہم نہ مارے اس حالت مین آنکھ بند کرے جیسا کہ بیچ آنکھ کھولنے کے آنکھ بیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہو اور باطن مین اسی طریق بیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے صرف خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر یا تو غیبت ہے یا ہے بے ادبی ÷ یار و مت نام لیا کرو خدا کا ÷ بیچ اثر خاموشی کے ایسا مصروف ہو کہ سوائے خاموشی و انوار لطیف آپ مین خیال و قیاس و وہم و گمان پیدا نہ ہو تجکو چاہیے کہ ایسے انوار لطیف اپنے مین قرار دے تاکہ تو نہ رہے صرف انوار لطیف مین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا بیچ حیرت کے کھلنے والا ہو اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اُسوقت کہ تو آپ مین نہ رہے تمام عالم نظر مین خواب و خیال کے مانند دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھ مین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی شعر تو در و گم شو وصال این ست و بس ÷ تو مباش اصلا کمال این ست و بس ÷ یہ طریق شغل پایا ہے اور صاحب اس شغل کا خوش رہتا ہے یہ شغل منتہی کا ہے نہ مبتدی کا شغل دوم مرتبہ وحدت کہ اسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہے جو تو چاہتا ہے کہ بیچ شغل اس مرتبہ کے مشغول ہو تو چاہیے کہ رات کو یا دن کو حجرۂ تنہائی مین دو زانو رو بہ قبلہ بیٹھے حواس ظاہری و باطنی اپنے کو آپ مین جمع کر کے ہر طرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھ کر اور آپ کو اپنے مین پہچان کر معرفت تو آپ مین دیکھے اور آپ کو حق مین جانے اور کہے اسم ذات یعنے اللہ اپنے ساتھ مخاطب کرے یعنے آپکو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا حق اسم حق جانے جو تجکو حق جانے اسم اپنے کو

حق جان کہ کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت وشناسائی ولذت وحلاوت تجھ مین پیدا ہو
تجکو تمام حق بین ودانی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت وسرور پیدا ہوا اور تجکو محو ومستغرق کرے اور
حیرت ساتھ تیرے منھ دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو
رکھا اپنے رجوع ۔ تا حقیقت مین سمجھے روح کی حیرت ہوئے ۔ کیا کہون کہ مین مذاق وحلاوت
سکی بیان نہین ہوسکتی بموجب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر تجھسے ہرگز نکھول پوشیدہ
مال دل گر بیان مین آوے ۔ شغل سوم مرتبۂ واحدیت کہ اسکو ذکر روحی و قلبی بھی کہتے ہین
دل تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہ ذکر قلبی کا لکھونگا اگر ذکر روحی کرے تو حجرہ مین تنہا
وزانو روبقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپ کو اپنے مین یکسو جمع کرکے اور ساتھ اپنے مخاطب
ذکر کے دوجہہ روحہ وکلامہ کلامہ علمہ علمہ ذاتہ کی مجھ مین اور تمام عالم مین ذات حق کی جلوہ
ہے اس خیال وتصور مین آپ مین متوجہ رکھے اور محو کرے جو اثر محویت اور انوار لطیف وشکر کے تجھ مین پیدا
ون آپکو اسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جان دار پر رکھے کیا انسان سے اور کیا حیوان سے اور
حرکات وسکنات ہر ایک کے پیش نظر تیرے آوے حرکات وسکنات حق دیکھے اور جاننے کے
بعد کثرت اس ذکر کی کرے حرکات وسکنات تمام عالم کے بیچ نظر تیرے حق آوے تھا ہم ذکر
ی اگر ذکر قلبی کرے چاہیے کہ جگہ تنہا مین دوزانو روطرف قبلہ بیٹھ کر ہر طرف سے آپ کو یکسو کرکے
ل اپنے کو کہ مانند باد روان واسپ دوان کے ہو بیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان کے
صورت دل کی خیال نہ کرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھ اسم اللہ کے گویا رہے
ب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر برابر ہو زبان سے یہ حدیث النفس ہے گویندہ دل ذاکر
ی مین غلط ہے بے زبان کا ۔ جان مین ہزار ہزار خیال وخطرات پیش آتے ہین اور روزن زبان
ہے تجکو چاہیے کہ روزن زبان ودل مین صرف اللہ اللہ کہتا رہے اور چشم وگوش کا مشاہدہ
مگر آنکھ بند رکھے اور جب تک کہ حواس خمسہ ظاہری وباطنی سے متوجہ نہو فائدہ کا نہ پاوے
ل اندک آنکھ کھول کر یہ ذکر کرے جو اثر خاموشی وعشق وسرور تجھ مین پیدا ہوا
کے ذاکر ہووے اور وقت آنکھ بند کرنے کے خطرات اور خیالات تیرے دل
تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مائل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے
ت کے مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دل مین حیرت وذوق ولذت وسرور
انوار پیدا ہون آپ کو اسمین مستغرق کرے بعد چندے شورش وگریہ وقہقہہ وامست حال تیرے کا

Marfat.com

پکڑے اور تجکو جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہ حال ہو اُسوقت جاننا چاہیے اور یہ حال بغیر صحبت مرشد کامل صاحب حال وقال وپشت پناہی جذب متعدی موحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نکرے کیونکہ کچھ حاصل نہوگا تجکو چاہیے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اُسکے ہو تو اور حال پیدا کرے تو بعد اگر تنہا کرے فائدہ پاوے جان مشکل ہے کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد موحد کے حاصل نہووے بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اُسکی نہووی تجسے اے یار وہ تلاش اُس سے کر وجینے کی ہو اُسکی تلاش ؛ پس جسوقت کہ لطیفہ قلبی وروحی وسری وخفی تیرے اوپر ظاہر ہوں اُسوقت تیری نظر مین انوار زرد وسرخ وسفید وسیاہ آوینگے اور خطرات ووسواس وخیالات ووہمات جاوید وناقص وغیبت کے تجھ مین آوینگے یہ مقام نفس کا ہے اور خیالات نیکی وتوفیق وطاعت وعمل خیر تجھ سے آوین یہ جگہ تیرے قلب کی ہے وذوق ولذت وحلاوت ومعرفت خودی کی خود تجھ مین ہین اور یہ جگہ قلب اعلیٰ تیرے کی ہے اور معرفت حق اور ایک ہونا اور رہنا تجھ مین یہ مقام تیری روح کا ہے نفس وقلب وروح وعلم وبے علمی وخیال نیک وبد وذوق وحلاوت وحجاب وبے حجابی سب تجھ مین ہے لیکن جبکہ تو ہی ہے تمام تجلیات ظاہری وباطنی کا حجاب تجھ مین ہے جب تک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا ظاہر نہوگا چاہیے کہ عادت تصور کی ہمیشہ کرے کہ یار ہے اغیار نہین ہے آپکو اور سب کو یار جانے ودیکھے جو چیز کہ آگے تیرے آوے کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سب کو یار سمجھے اور جانے بموجب شعر حضرت پیران پیر سید فتح علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت را کہ در دیر و حرم جویند خلق ؛ آشنا
در و دیوار مے بینیم ما ؛

باب ہفتم در بیان مشاہدات

در بیان مشاہدات یعنے روبرو ہونا کیا یعنے جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کے

مشاہدہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود واحد بصورت اسم وبصورت اللہ وبصورت رحمن وبصورت وبصورت رحیم ظاہر ہے اسی طور پر صورت عناصر اربعہ کی ساتھ پاک واحد کے جانے اور جو عقل قرار قبول کرے غالبہ شکر سے نعرہ ایسے بیت
ندیم مطرب وساقی ہمہ اوست ؛ خیال آب وگل در رہ بہانہ است ؛

مشاہدہ دوم بعبارت دیگر ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم یعنے کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نظر نہین کرتا ہے طرف صورت تمہاری اور نہ طرف عمل تمہارے کے ولیکن کرتا ہے طرف دل اور نیت تمہاری کے مگر طالب مشاہد کو لازم ہے کہ اشارہ معنی اس حدیث مذکور

Marfat.com

اعمال اور صورت اپنی کو صور نیستی کا پھونکے اور جبکہ صور نیستی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین مین
پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی وخودی پر پرواز کیا آئینہ دل کا صاف ہو جو حق تعالیٰ نظر کرم آئینہ
دل اُسکا صاف کرے اُسوقت پھر اُسپر نظر کرم عنایت الٰہی فرماوے جو نظر کرم وعنایت کی صفائی
باطن سے آئینہ دل اپنے کو مانند صورت آئینہ کے دیکھے جب ذوق بینائی سے نعرہ یکتائی کا مارے
اور کہے رایت ربی بربی ومن یعرف اللہ بغیر اللہ ۔ مشاہدہ سوم بعبارت دیگر کنت
کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اعرف فخلقتُ الخلق لاعرف خداے تعالے فرماتا ہے کہ تھا مین گنج
پنہان مین پھر چاہا کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب
مشاہدہ کو چاہیے کہ انبوہی لشکر معنے اس حدیث سلطانی سے آنکھ نفسانی کو بند کرے تو غبار پریشانی
کا نہ بھرے جو غبار پریشانی کا نہ بھرا اُسوقت جمال سلطانی کا عیان ہو اور آنکھ کھولی اور جب کہ آنکھ
کھلی مساوی ہو روحانی ونفسانی جو مساوی ہوئی روحانی ونفسانی پس بیٹھے اوپر تخت ربانی کے
اور جسوقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اُسوقت ذوق سلطانی سے کہے من رانی فقد رای الحق
مشاہدہ چہارم بعبارت دیگر ان اللہ خلق ادم علے صورتہ یعنے خداے تعالیٰ نے
اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اپنے جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے
اور بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا اسمین محقق تمام ہے اور ایک عارف مقام فرماتا
ہے بیت گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین ✣ ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین ✣
ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریاے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی ہو بخیا وے
التوحید اسقاط الاضافۃ وبقول ضمیر طرف آدم کے ہے یعنے پیدا کیا خداے تعالیٰ نے آدم
کو بصورت اُس آدم کے پس طالب مشاہد کو چاہیے کہ اس معنی سے بھی جمال اپنے کو مشاہد حق کا دیکھے
مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کے ہین لیکن اُسکی اصل مین تغیر نہین ہے جیسی کہ تھی ویسی ہی
ہے بسبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی ولیکن اضافت بیانیہ ہے نہ کہ اضافت حقیقیہ [illegible]
[illegible] مشاہدہ پنجم بعبارت دیگر ان اللہ جمیل یحب الجمال یعنے خدا [illegible] تعالیٰ نیک
ہے اور نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہے نیک خصلت کیا یعنے سیرت وصورت خودی وخود نمائی اپنی
[illegible] درمیان سے اُٹھا وے کہ آئینہ دل کا صاف ہو جبکہ آئینہ دل کا صاف ہوا اس مقصد اپنے کا
[illegible]س آپ دیکھے اُسوقت دریاے مشاہدہ مین پیرے اُس حالت مین مراتب لی فی احسن کی
[illegible]صورت نہ رکھے اسکے معنی مین مولانا روم فرماتے ہین بیت ای قوم بحج رفتہ کجا ئید کجا ئید ✣ شوق

Marfat.com

ہین جا ست بیا ئید بیا ئید ÷ آنہا کہ طلبگار خدا ئید خدا ئید ÷ حاجت بطلب نیست شما ئید شما ئید ÷
مشاہدۂ ششم بعبارت دیگر یا عبدی انا اقرب الیک منک خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے
بندہ میرے مین نزدیک ہون طرف تمھارے تمسے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ معنی اس حدیث
سلطانی سے وہم نقصان کو حک کرے کہ مشاہدہ ربانی مین کچھ نقاب نہ رہے مانند حروف سیاہی کے
ہو جاوے یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہے اگر حرف متاثر ہو تو بجز اپنے کسی کو معلوم نہو وے اور جانے کہ
تمام حروفہا کتاب مظہر بگذاشت سیاہی ہے اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام علحدہ علحدہ رکھا
گیا ہے جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین مجازا اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہے جبکہ جانا
دریا ہے پس موجہاے مشاہدہ کی خود بخود اسمین مارے اور جو خود بخود موجہاے مشاہدہ کی مارین
جواہر الانسان سری وانا سرہ کا خداے تعالیٰ فرماوے کہ انسان راز میرا ہے اور مین راز انسان کا
ہون مگر طالب مشاہدہ کو لازم کہ اشارت مولی نفی و اثبات کو تصور کرے کہ لا الٰہ ہے و الا کہ دوئی مین
ہے اور اُس جگہ دوئی نہین ہے مشاہدہ مشاہدہ نہین ہے مشاہدہ ہفتم بعبارت دیگر لا الٰہ الا
اللہ۔ یعنے نہین ہے کسی چیز الٰہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ معنے کلمہ
طیّب سے آپ کو طیب کرے طیب کیا کہ برابر ایک بال کے عزیز ہے جو بجز ذات واحد کے
رہے موحد ہو اسوقت جسطرف کو نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے بہ حسب اس بیت کے بیت
وجود محض مطلق را ہمہ جا ہر زمان دیدم ÷ بہر سو لے بہر کو لے بہر مظہر عیان دیدم ÷ آے
عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہے ہر چند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر کیا گیا کسواسطے
کہ جگہ اُس کسی کی ہے جسکو ایک حرف بس ہے پس دیکھیں راست و چپ تحت و فوق اور در
دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ بہ مضمون اس بیت کے ہے بیت در و دیوار من آئینہ شد از
کثرت شوق ÷ ہر کجا می نگرم روی ترا می بینم ÷

باب ہشتم در بیان مقالات

سنو کہ ایک ایسا مقام ہے بیان اُسکا کیا جاتا ہے کہ جو یہ ہماے لایزال بمکان لامکان سر مراقبہ میں
رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اُس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہے اور جو بعلم
آیا کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اُٹھایا اور نظر آپ مین بڑی اجزاے وجود کو
بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اس مقام
کا ملکوت ہوا جبکہ لذت وجود کی آئی نام اُس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا

Marfat.com

اُس نام سے ہین اگر لذات فقط مین کھڑا ہوا اُسکا نام غفلت ہے اگر بیچ وصف کے جاوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بجود کھڑا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہو حق الحق کہین یہ چارون مقام تفرج گاہ اُسکے شاہ ہین حق الحق بالاخانہ کے مانند ہے اور حق الیقین مثل گھر کے ہے اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہے اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہے اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ و کارخانہ کے ہے فہم من فہم اب بیان اس طرف کے مقامات کا سُنو کہ جو ارواح پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اُٹھایا ذات الف این کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین متمکن ہوا اور جسوقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا اُسکے کان مین پہونچا دل مین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کی طرف ہوا اور کہا کہ کونسی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اگر چاہے کہ براہ چارون منزل کے تفرج کنان جاوے اول بر رخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اوپر کمر صبر کے باندھکر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنے غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و نادانی و کاہلی و تکبر و بخیلی و پندار و غلبت و حسد کو دل سے ترک کرے اکل الحلال و صدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و حج و زکوۃ و کلمہ طیب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خمسۃ اشیاء چاہیے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے مسافر ہووے آگے منزل طریقت کے اوی جبکہ اُس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین باختیار ہو چنانچہ اس باب مین خواجہ حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست ﴿ چاہیے کہ اُس منزل مین مقام نہ کرے روانہ ہو تو نظر او پر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کے آوے جو اس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق مستی دیکھنے حق سے نعرہ مارے و کہے مارایت شیئا الا [illegible] چاہیے جو اس منزل مین قیام نہ کرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہے التلون علی قلوب الاولیاء حرام آگے منزل معرفت کے آوے جو اُس منزل مین آوے بجود دیکھے وبجود کہے وبجود سنے قال النبی علیہ الصلوۃ والسلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی ومعرفۃ وصالی دوراہ دوم تقدیر ہی اُس جگہ اختیار اپنا شرک ہے جسجگہ ہو اُسی جگہ وطن اصلی ہے کیونکہ کاروبار خدا کا ہے دوسرے

Marfat.com

کسی کا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام لا اختیار شر مر فہم من فہمر

باب نہم دربیان رموزات

آغاز چہار منزل یعنے شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت جاننا چاہیے کہ شریعت بمعنے لغوی شروع کرنا یعنے حق کی طرف رجوع کرنا جیساکہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ پانچ چیز ہین اول کلمہ طیب کہنا دوم پنج وقتی نماز گذارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے سوا ے دردورنج ہے خود سرور عالم نے فرمایا ہے بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جو ان پانچ چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت وحقیقت اُسکی مقید ومحرم وواقف ہو اسوقت مسلمان ہو اور ماہیت کا اُسکی بیان کیا جاتا ہے سنو رموز اول کہنا کلمہ طیب کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب صادق ہو لا الہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اُسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بدنہ بدکی مثال ہو بیت عجب بُد بودن ما بود نابود ٭ عجب شد مظہر ما ہست ما نیست ٭ جیساکہ اس باب مین کسی بزرگ نے کہا ہے بیت فنا اندر فنا بینی فنا است ٭ بقا اندر بقا بینی بقا است ٭ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی
پیدا کرتا ہے زندے کو مُردے سے اور پیدا کرتا ہے مُردے کو زندے سے
کے اُسپر ظاہر ہون اور فنا سے مقام مین آوے رموز دوم نماز کے گذارنے مین جاننا چاہیے کہ نماز گذارنا فرض عین ہے اور گذارنا دل وجان سے فرض عین ہے اور اگر بے ریا نماز گذار اسلام اسلام مین ہے اور گذارنا نماز بے ریا کا بھی دل وجان سے فرض عین ہے اور اگر با ریا نماز گذارے کفر عین ہے اور گذارنا اُسکا فرض عین ہے چاہیے کہ نماز بے ریا گذارے اور اسطرح گذارے کہ جیسا اس جگہ کہا ہے من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم۔ جو کوئی ایسی
وہ شخص کہ ارادہ کرے عبادت کا پیچھے ملنے کے پس تحقیق شرک کرے ساتھ اللہ بزرگ کے
نماز گذارے اور ادا کرے معنے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کے اُسکو ظاہر ہون اُسوقت مصلی
بندگی کر رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو یقین
مسلم ہو اور نماز اُسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اُسکو ہوئی معیت عبد و رب کی پائی مانند برف وآب کے اُسوقت برف گیا اور آپ سالک ہوا سیراب یہان سے ہے کہ کہا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اُسوقت معنی لا الہ الا اللہ کے اُسپر ظاہر ہون رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہو کہ روزہ یعنی راز ہے یعنے مُنھ باندھنا راز ہے کہ کہا ہے صوموا لرؤیتہ وعین ہے وافطروا لرؤیتہ جان کہ روزہ رکھنا فرض یعنی رکھنا خود عین فرض ہے تحقیق اسی طور پر امنا وصدقنا جس کسی نے آپ عین درست پایا اُسوقت عین آنکو دیکھا کہ عین ہو احدیث من رانی فقد رای الحق زبان سے کہی بیت جو ادم

۵۷ جسنے کہ پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق کہ پہچانا ہے رب اپنے کو

Marfat.com

ومن عین اویم * انا الحق خویشتن را چون نگویم * جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رأیت ربی
سری جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے اللہ نور السموات والارض کے اُسپر ظاہر ہون رموز چہارم
زکوٰۃ کے دینے مین جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ دینا فرض ہے یعنے دینا اپنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ان اللہ مع المتقین تحقیق اسی طور ہے جس کسی نے آپ کو کھویا خدا کو پایا کہا ہے نیانا اپنا پانا اُسکا ہے
اور نہ دیکھنا اپنا دیکھنا اُسکا ہے یہانتک کہ سالک آپ کو خودی سے نہ اُٹھا سکے اگر زاہد ہو تو مانند برہان
کے ہو دنیا دار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر کرے
توکل تفرقہ اپنے کی سیر کرے اُسوقت معنی انما الٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم کے
اُسپر ظاہر ہون رموز پنجم حج کے جاننے مین جاننا چاہیے کہ جاناحج کا فرض ہے یعنے جانا اپنا
فرض ہے تحقیق اسی طور ہے اپنے جانے مین خدائی ہے اور اُسکے جاننے مین خود آئی ہے اور جس
جگہ کہ خود آئی ہے خود نمائی ہے اور جس جگہ کہ خود نمائی ہے جدائی ہے اور جہان کہ جدائی ہے بے نمائی ہے
اور جس جگہ بے نمائی ہے یہ آیت اُسپر نازل ہوئی ہے۔ ومن کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلا چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نہ کرے اور وہ یاری کرے کہ کوئی نہ کرے
اُسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جب کہ سالک یہانتک سیر
کرے اُسوقت معنی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ کے اُسپر ظاہر ہون رموز ششم طریقت
ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنے اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے نفس مین
یعنے سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا کے اُسپر ظاہر ہون اور طریقت بمعنے لغوی راہ چلنا یعنے آپ مین جانا ہر تحقیق اسی طور ہے
خدا کو پانا آپ مین ہے نہ آسمان اور نہ زمین مین جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ القلوب بیت اللہ
جسنے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جسنے صاحب کو پایا آپ کو پہچانا اور جسنے آپ کو پہچانا خود کو
بھی اپنے عالم مین پایا اُسوقت معنے کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت
کے پائے رموز ہفتم حقیقت ہونے کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنے لغوی
... ہونا اور اضافت لیجانا اور تعیت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہے جیسا کہ کہا ہے الفقر لا یحتاج سوے
... جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اُسوقت معنے قل ھو اللہ احد کے آخر تک اُسکو ظاہر ہون
رموز ہشتم معرفت کے ہونے مین جاننا چاہیے کہ معرفت اسم ظرف ہے معنے اسکے

Marfat.com

پہچاننا یعنے تمام جگہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کو نین طرح طرح غیر مکرر یا حق دل کی ہے
اگرچہ صورتین مختلف وحشت ناک یا پاک بیش آوین خوف و ذوق نہ چاہیے احدیت مین حکم
اس جگہ تک ہے کہ کہا ہے الایمان بین الخوف والرجاء جو سالک اس جگہ تک پہونچے معنے
الحمد للہ رب العالمین آخر تک اُسکو ظاہر ہون بیان چار منزل کا دوسری طرح سنو
ناسوت و ملکوت و جبروت ولاہوت رموز نہم لاہوت مین ہونے کی جان
تو معنی لفظ لاہوت کے یعنے نہین ہے وہ سواے تیرے اگر کہین کہ سیر کیونکر اُسکی ہوئی کلام کو
رب العالمین کے سنو کہ حضرت میران محی الدین سے کہا یا غوث الاعظم جسم الانسان
ونفسہ وقلبہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ویدہ ورجلہ وکل ذالک اظہرت لہ بنفسی لا ھو الا انا و
لا انا غیرہ ۔ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے کتابت لوح محفوظ اِنّی اَنا اللّٰہ لا الٰہ الا انا ۔ کا اُسکو اوپر پوشیدہ
نہ رہے رموز دہم جبروت مین ہونے کی یعنے مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہے ما رایت
شیئًا الا رایت اللّٰہ فیہ جو سالک اس جگہ سیر کرے ۔ اِنَّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیٔ محیط ۔ کے اُسکو معلوم
ہووین رموز یازدہم لاہوت مین ہونے کی یعنے پاک صاف ہونا ماسویٰ [illegible]
اِنّ اللّٰہ جمیل یحب الجمال ہمہ حال اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ ۔ کہنا اور ہو ہو جانا جیسا کہ کہا ہے بیت ہر خیال
غیر حق را دزد خوان ٭ این ریاضت سالکان را فرض دان ٭ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے
اُسکو معنے وھو معکم اینما کنتم کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین ہونا جا
کہ ناسوت کے معنے غافل ہونا اور غفلت بر اور معنی آمد یعنے بر اگر غفلت صفت [illegible] کی گئی ہو اوصاف
ذمیمہ کے ساتھ وہ معنے بد ہے اِنّ الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اُسکے
اوپر نازل ہوئی ہے اور اگر غفلت موصوف ہو باوصاف حمیدہ وہ معنے بہ ہے یعنے جیسا کہ تھا ویسا
ہی ہے ایسا تھا کہ خبر وحدت وکثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نہ رکھتا تھا
مطلق تھا بلکہ بے تعین جیسا کہ ما سلف نے کہا ہے النہایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ وہ مقام
ہاہوت ہے پس ہاہوت اور ناسوت دونون ایک جگہ ہوئے جیسے کہ تھے ظاہر ہوے کہ کہا ہے من عرف
ربہ وکل لسانہ جو سالک اس مقام پر پہونچے وہ تیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفےٰ صلے اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اُسپر ظاہر ہون وجہ دوسری نہ جاننے ناسوت او
جاننے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت و ہاہوت مین گذرنا پھر ناسوت
وہاہوت ایک ہوئے وجہ دوسری ہونے ہاہوت اور لاہوت مین ہونیکی اور جبروت مین دیکھ

Marfat.com

اور ملکوت مین سُننا اور ناسوت مین ہونا پھر ناسوت و لاہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت مین مانند خواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین بایار اور لاہوت مین خود یار اور ہاہوت مین بے یار پھر ناسوت و لاہوت ایک ہوئے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہے مانند جلوہ کے اور چار چیز سے اُس سے کہ ہر چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی ہے رموز سیزدہم اے عزیز ہر وجہ دکو ایک دیکھتا ہے تو مانند لام کے ہے اور آئین جان الف کے مانند ہے اور میم اُسکا گفتگو سے محمدی ہے اندر اُسکے حرف اشارت مقامات ہر طرف۔ فہم من فہم۔ رموز چہاردہم جو کوئی حق تعالیٰ سے جدائی رکھے اُسکے علم سے محروم رہے اور جو کوئی جدائی سے محروم نہین اُسکے بھید سے محروم ہے اے سالک جوان مردی چاہیے کہ نہ غیر ہو اور نہ عین کہ چلنے سے راہ کے رہائی پاوے **بیت** ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت ✢ عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت ✢ جسنے کہ قدر عاجزی کی پائی منھ قدرت سے پھیرا جوہر عاجزی ایک جوہر ہے کہ ساتھ نامرادی کے پہنچتا ہے اور ساتھ اُسکی قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہے **رموز پانزدہم** خدا کو تجھسے غیریت نہین ہے اگر ایک دم دم آشنائی کا اس سے ماریں ہم شرک دور ہوتا ہے اور راضی ہون مین جب تک کہ ہے اور دوستی اُسکے **نظم** زہے جا بکہ افلاس است جان را ✢ خوش آن وقت ست غربائے جہان را ✢ از نو ہمی ہم بموی بمورو ✢ تمنا ہم بریدن عشق جان را ✢ **رموز شانزدہم** ہر مسافر کہ پہونچا اُسنے گھر کو کہ گم کیا تھا اُسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نہ چاہیے کہ مسکن اپنا کرے اُسے **رموز ہفدہم** جو کوئی کہ سر رکھے سے توحید سے محروم ہے **رموز ہیژدہم** اے عزیز ہرگز بعلم اپنے ساتھ خدائی کے نہ پہونچے اور جو کہ بعلم اپنے نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت کے نہ پہونچے **رموز نوزدہم** جو کہ محجوب ہے خدا سے دور ہے اور جو کہ محجوب نہین ہے معرفت سے دور ہے **رموز بستم** جو کہ بے خدا ہے غافل ہے کہ بے خدا ہو **رموز بست و یکم** جو کہ قدم نیستی پر مارے مشرک ہو جب تک کہ نیست ہو عارف باشد ہو **رموز بست و دوم** جو کہ اثبات پر ثابت ہے کافر ہے جب تک اثبات نہ کرے لذت ایمان سے محروم **رموز بست و سوم** جو کہ آپ کو خدا جانے کافر ہے جب تک کہ آپ کو نہ ہر نہ آوے **رموز بست و چہارم** جو کہ راہ سے گمراہ ہے ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک کہ راہ ہو مقام پر نہ پہونچے **رموز بست و پنجم** جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہے جب تک غیر ہو یار ہو **رموز بست و ششم** جو کہ حضوری رکھے مطلقاً دور ہے جب تک دور

Marfat.com

نہو حضور نہ کہین رموز بست و ہفتم جو کہ خلق کو بے خالق دیکھے اُسکو محقق نہ کہین رموز بست
و ہشتم جو کہ خدائے تعالیٰ کو اندر اپنے جانے مشرک ہے اور اگر اپنے باہر جانے مردود ہے رموز
بست و نہم جو کہ ساتھ خدا کے مشغول ہے نقصان رکھے جب تک کہ نقصان نہ کرے ہرزہ کہین رموز
سی ام جو کہ قدم واسطے تلاش کے رکھے واہم ہے جب تک اوپر مطلوب کے نہ پہونچے قایم نہ کہین
رموز سی و یکم جو کہ مراد رکھے نامراد ہے جب تک نامراد نہو مراد کو نہ پہونچے رموز سی و دوم
ایک مرد ایک مدت تک آپ کو بخود پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا تاکچھ نہ پایا رموز سی و سوم
طالب سالہا حق تعالیٰ کی طلب مین تھا جب کہ حق تعالیٰ کو شناخت کیا اُسکا نام لینا غیرت آیا
رموز سی و چہارم جو آپ سے گیا مین کفر کیا مین اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مین نے
رموز سی و پنجم جو بینا تھا مین کچھ نہ دیکھا مین نے اور جب کہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین رموز
سی و ششم اے جان میری خواب سے جو کچھ کہ یقین کرتا تھا مین احوال تھا مین جو یقین سے
ہوا مین اور گیا مین راست ہوا مین رموز سی و ہفتم جو کہ خدا کے ساتھ ہستی رکھے اگرچہ گم نام ہے
ہستی نہ رکھے ہمارا ست نہو ہستی سے مست ہو رموز سی و ہشتم اے جان میری جو کہ خواب ہے
بیدار نہین ہے بے یار ہے جو کہ رکھے اغیار ہے رموز سی و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین
بیٹھا ہے اُسکے اوپر اعتکاف نامرادی کا سنت ہے وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی مراد پاوے رموز چہلم از
عزیز سُنو کہ شرک تین نوع کا ہے شرک جلی و خفی و اخفی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ شرک جلی ہی و الا شرک
خفی ہے واللہ شرک اخفی ہی جو کہ جلی ہے شرک ناسوتی ہے اور جو کہ خفی ہے شرک ملکوتی ہی اور جو کہ
اخفی ہی شرک جبروتی ہے اور مومن حقیقی لاہوت مین ہوتا ہے رموز چہل و یکم بندگی و بندہ
ہونے مین بندہ وہ ہے کہ بند سے آپ توڑا دے بیت نہ او در بند کس باشد نہ کس در بندی با
ہمیشہ فرد خود باشد اگر او مرد خود باشد ٭ شعر نخواہد از کسے چیزے بسوزاند تمنا را ٭ دران وقتی
بود بندہ اگر راند تمنا را ٭ لیکن بندہ کو اپنی بندگی سے کام ہے نہ کہ چون و چرا درکار ہے جو کچھ ہوتا
ہے اُسکے اوپر گذارا ہے اور جو کچھ ہوا اُسپر راضی ہوا اور جو کچھ ہوگا اُسپر نازی ہو و الا تمنا آزاری ہو
اور اُسمین سوزی و سازی ہو اسوقت بندگی بندہ کی درست آوے معنے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا
نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ کے اُسپر دکھلائی دین رموز چہل و دوم دربیان عشق جان کہ
عشق سے وہ ہے کہ عاشق یہ معشوق اُسکا ہے وجود درمیان بہانہ کے ہے بیت عشق ہمون
عاشق و معشوق او ٭ عرف ہمون عارف و معروف او ٭ جو کیا ہے مظہر واسطے دیکھنے اُسکے خود آئینہ ہو

Marfat.com

خود دیکھنے والا اُسکا جیسا کہ کہا ہے المؤمن مرآت المؤمن جسنے اس مقام کو پایا وَاللّٰہُ الغَنِیُّ
وَاَنتُمُ الفُقَرَاءُ اُسپر ظاہر ہوے رموز چہل و سوم در بیان موجد جان کہ موجد
وہ ہے کہ بے نام و نشان ہے اور جو با نام ہے ہمیشہ الآن کما کان ہے اور طفولیت اُسکی برہان
ہے بیت ۔ تا نہ بیند خودی را نہ بیند خدا ۔ نباشد وصالش نباشد جدا ۔ اور حضرت محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَن عَرَفَ اللّٰہَ لا یَقُولُ اللّٰہ سالک نے
جو اس مذکور کو معلوم کر لیا لِمَنِ المُلکُ الیَومَ لِلّٰہِ الوَاحِدِ القَہّارِ اُسپر ظاہر ہووے
رموز چہل و چہارم در بیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو بوجہ نفس اور
اوصاف ذمیمہ کو کہین اور وہ یہ ہے شرک و بغض و نفاق و حسرت و حسد و حرص و ہوا و پندار
و جاہ و خودنمائی و ہستی اسی قیاس پر ہر صفت ہوئی ہو جیسا کہ حدیث نبوی اقتلوا انفسکم
لسیوف المجاہدات والمخالفات کہ کہا ہے مَن قتل نفسہ عن فانادیتہ سالک جو
اس مقام کو دریافت کر لے وَنَہَی النَّفسَ عَنِ الہَوٰی فَاِنَّ الجَنَّۃَ ہِیَ المَاوٰی اُسکو دکھلائی
دے وجہی نفسی نفس کو کہتے ہین جیسا کہ نفس بیدار نفس ہے پس جو کچھ کہ نفس سے آوے
نفس ہو مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہے نہ کہ دوسرے سے کہ گندم گندم سے آتا ہے اور اسی
طرح آدم آدم سے آتا ہے علیٰ ہذا القیاس شے شے سے آتی ہے نہ کہ دوسرے سے آتی ہے وہ
کہ نفس پندار نفس ہے جو اس مذکور کو دریافت کر لیا وَلَا تَقتُلُوا النَّفسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا
بِالحَقِّ ذٰلِکُم وَصّٰکُم بِہٖ لَعَلَّکُم تَعقِلُونَ رموز چہل و پنجم در بیان قلب اسوجہ
سے قلب کو قلب کہتے ہین جان کہ قلب جب تک قلب مین ہے قلب ہے کبھی حاجب
ہے کبھی ناظر ہے اور کبھی عاجز ہے اور کبھی شاکر ہے اور کبھی خیر ہے اور کبھی شر ہے اور
کبھی جاہل اور کبھی عالم اور کبھی ... اور کبھی ساتھ اُسکے اور کبھی باہر دونون سے جیسا
کہ کہا ہے یالیت ربّ محمد لم یخلق محمدا سالک جو اس مذکور کو دریافت کرے معنے والقدر
خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت کے اُسپہ ظاہر ہوان ...
قلب کو قلب کہین یعنے قلب احد ... قدم کے مانند محکم ... ہوا ...
ہی سے کسی کو منہ نہین دکھلاتا ہے لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہے لن ترانی تو ہے کہان
ڈھونڈتے اور کہان دیکھے چھپا تجھ واقع ہوا ہے کہ القلوب ہو اللہ جو سالک یہ مذکور معلوم
کرے معنے لا تفکروا فی ذاتہ کے اُسپہ ظاہر ہون رموز چہل و ششم

Marfat.com

در بیان روح جان کہ روح بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون ہے بعقل و نقل بعقلا
جیساکہ ہر چند فکر کرتے ہین کچھ دریافت نہین ہوتا ہے اور نقلا شریعت مین کہا ہے کہ بیچون
و بیچگون و بے شبہ و بے نمون ہے پس یہ صفات ذات ہے جس جگہ کہ صفات ذات ہو
وہی ذات ہو کہ حق تعالے نے حضرت میران محی الدین کو فرمایا جَعَلْتُ الْاِنْسَانَ بِطْنَتِی
اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے کہ اگر عوام الناس مین
کوئی نیک فہم رکھے وہ پاوے - قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ - اور اپنے اصحابون کو یہ ظاہر
کہا ہے کہ اَلرُّوْحُ هُوَ اللہ اور وجہ دوسری سنو کہ روح و قلب و نفس بیک زبان اسم ذات مین
کہ شیخ عطار موجب بیت کے فرماتا ہے بیت نفس و روح و عقل و دل جملہ یکست + مے
ندانم تا اگر اینجا شکست + اور حضرت نظامی فرماتے ہین بیت اے عالم نادان چندین
بچہ میخوانی + عالم کہ مفید ست دانم کہ نئے دانی + سر موے تو شد بر فے در علم نحو صرفے +
معلوم نہ شد حرفے وہ علم کہ ربانی + اَلْعَارِفُ هُوَ الَّذِیْ لَا یَعْرِفُ اللہ سِوَاکَ جو سالک
اس مقام سے واقف ہو اِنَّ اللہ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ اُسپر ظاہر ہو رموز چہل و ہفتم در
بیان بہشت جان کہ بہشت یگانگی مین ہے اُس سے کہ بیگانگی سے باہر ہے جس جگہ کہ باہر
بیگانگی سے ہے تمام حال بیگانگی ہے اور اس جگہ کام ساتھ ایک دیکھنے اور ایک جانے
و ایک سننے اور ایک کہنا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہے حدیث لَیْسَ فِی
الْجَنَّةِ رَسُوْلُ اللہ سالک جو اس مقام صید مصطفٰے کو صید کرے لَیْسَ فِیْ جَنَّةٍ حُوْرٌ
وَلَا قُصُوْرٌ وَلَا لَبَنٌ وَلَا عَسَلٌ ضَاحِکًا جو کہ اس مقام پر پہونچے اُسکو ابدا بہشت ہے آخر
کیا ہوگا اب بہشت مین ہے جو سالک اس مقام کو اپنی جگہ کرے اُسوقت آپکو آئینہ کے
مانند دیکھے - اَللہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ جب معنے - اِنَّ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ
کے اُسپر منکشف ہون **رموز چہل و ہشتم در بیان دوزخ جان کہ دوزخ بیچ بیگانگی**
کے ہے اس سے یگانگی اور جس جگہ کہ بیگانگی ہے بیگانگی ہے کہ حق تعالٰی نے فرمایا ہے
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ جیسے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے - اِنِّیْ بَرِیْ مِمَّا تُشْرِکُوْنَ جس کسی
کو اللہ تعالٰی بیزار ہو اُسکو ابدا دوزخ ہے آخر کیا ہوگا - نَعُوْذُ بِاللہِ مِنْهَا - اب دوزخ
ہے اور آگ بیگانگی جلانی ہے کسواسطے کہ حدیث یگانگی کی نہین سنی تھی اس سبب

Marfat.com

سیاہی آگ بیگانگی نے فراموش کیا یگانگی آگ دوزخ کو سیاہ رکھتے ہین اور سیاہی آگ کی بیچ اُسکے بیگانگی یافتہ ہوا پس یہ حقیقت معلوم کر کہ مراد بہشت سے یگانگی ہے اور مراد دوزخ سے بیگانگی ہے قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ بیت یکے را بہشت دان بیگانگی دوزخ بران ٭ چون شدی واقف زہر دو ہر دو را از خود بران ٭ اور بزرگون نے کہا ہے کہ کرنا اپنا اور پرایا ہے جو سالک اپنے کیے سے واقف ہوا یہ آیت معلوم ہوا قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ رموز چہل ونہم در بیان قیامت جان کہ قیامت بمعنے اصطلاحی کھڑا ہوتا ہے اور وہ کھڑا ہونا کئی وجہ ہے ایک ہر دم ہے کہ اور جاتا ہے اور کھڑا ہوتا ہے دوم ہر ساعت ہے اور وہ اوپر چاہنے قلوب کے ہے کہ ہر ساعت اطراف مین قلت قلب ہے سوم ہر روز ہے اور وہ طلوع دن ہے کہ ہر روز طلوع کرتا ہے اور تمام عالم کو کاروبار مین مشغول کرتا ہے چہارم ایک دن اور وہ خواہش وجود سے ہے ان ہر چہار وجہ سے اوپر تمام عالم کے مرکب ہے وجہ پنجم ایک وقت ہے اور وہ جانا خودی کا ہے جو آپ سے گیا آپ کو خدا سے پایا اور پھر اپنی خودی کی طرف نہ دوڑا جیسا کہ سرور عالم نے فرمایا ہے من مات فقد قامت قیامتہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ اُسپر دکھلائی دین مقصود کلی بیچ وجہ پانچوین کے ہر ماورائے اُسکے جو کچھ ہے بے مقصود ہے اور قیامت بمعنے لغوی قائم ہونا ہے تحقیق جس وقت سے کہ حق تعالیٰ ظاہر ہوا ہے اُسکی نہایت نہین ہے قیام اُسکا ابدالابد ہے جیسا کہ کہا ہے بیت قیامت شد و رفت آخر نخواہد آمد ٭ باقی خیال عشق است ہر دم قیام دارد ٭ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تا آخر اُسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ در بیان دنیا جان کہ دنیا بمعنے دون ہے اور جو کہ کمینہ ہو وہ نجاست ہے اور محبت اُسکی کثافت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب سالک جو اس مذکور کو معلوم کرے معنے اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ کے اُسکو معلوم ہون پس فرض ہے کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے کہ گذر جاوے بوقت معنے الصُّوْفِیُّ فِیْ ھُوَ اللّٰہِ کے اُسکو روشن ہون رموز پنجاہ و یکم در بیان دین جان کہ دین بمعنے دین ہے اور دین بمعنے عین ہے اور ناظر ہو عین کے دیے

Marfat.com

تعزیرًا اپنے اوپر رکھے دین من ناظر علی اللہ فهو محجوب عن حقیقتہ کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طالب العقبیٰ مؤنث لیس طالب پر فرض ہے کہ اس مقام سے گذرے کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا اُسوقت الآن کما کان۔ اُسوقت ظاہر ہور موز پنجاہ و دوم در بیان ذکر جان کہ ذکر یعنے یاد کرنا حق تعالیٰ کا غفلت سے ہے کہ کہا ہے فاذکرونی اذکرکم کہ اُسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنے دوم لفظ لیس ذکر لفظی محروم سر سے ہے جیسا کہ کہا ہے من یقول اللہ الفاظ ذاکر لفظ معنے محروم اسرار سے ہے اور نامحروم سر سے ہے کہ کہا ہے۔ من یقول اللہ معنی فهو محروم عن سر لا هو میسرہ۔ جیسا کہ کیا ہے کہ لو کان المذکر فهو مونث لا هو مذکر ولو کان المذکر فهو مذکر لیس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد کرتا ہے نہ کہ دستار پیچ گردن کے بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو اس مذکور کو دریافت کرلیا یعنے اذکر ربك اذا نسیت کے اسپر معلوم ہون رموز پنجاہ و سوم در بیان فکر فکر یعنے دریافت یعنے دریافت کرنا اُس دریاے وطن کا جو دریا وطن کا دریافت کرلیا ہوں یا یا مراد ڈرسے وجود ہے اور مراد دریاے موجود ہے طالب جسوقت دریا مین غوطہ مارے اُسوقت ہوں یا وسے بیت عجب دریا کہ در وے مست دُر پنہان دو عجب در کہ بے دریا نباشد ٭ جیسا کہ کہا ہے الانسان سری وانا سرہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے لاتتخذوا الٰهین اثنین کے اسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ و چہارم در بیان تلاوت کلام اللہ جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہے اور دریافت کرنا اُسکا فرض ہے اور دریافت کرنا اُسکا کیا ہے یعنے تامل اوپر ظاہر کرنے اور اُس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے ظہور اشارت کا ہے اور اُسکے پڑھنے مین عبارت ہے آور جس جگہ کہ عبارت ہے حجاب اشارت سے ہے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحافظ کالاعمی جسجگہ کہ اشارت ہے بصارت ہے اور جس جگہ کہ بصارت ہو حاضر ہے ورنہ ناظر ہے چنانچہ قاسم انوار نے فرمایا ہی بیت درہمہ جا ازہمہ رو حسنے تو در نظر و دگر نیست ٭ مصحف روی تو از ہمہ روے خوانم ٭ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل العبادة تلاوة القران طالب جو اس مذکور کو دریافت کرلے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا اُسوقت معنے اقرا باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربك الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم کے اسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ و پنجم اعزیزا کلام الہ

Marfat.com

تیس حروف ہین اور شروع اُسکا الف اور آخر اُسکا یا اور کچھ جانتا ہی تو کہ کون تھا اور کون ہے تو اور کہان تھا اور کہان سے آیا یعنے آپکو دیکھ کر احد وعشر ہے تو بلکہ اُس سے بھی گذر کر دوئی نہ رہے رموز پنجاہ وششم در بیان علم یعنے جاننا مطلق جیسا کہ اس باب مین ایک بزرگ کہتا ہے بیت آن شاہرا ہون درکسوت انسان است ✣ انسان ہمان شخص زآن شان نظرے کن ✣ اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوم العالم افضل من عبادۃ الجاھل جو طالب اس علم کو تحصیل کرے اسکو عالم العلما کہین العلم نکتہ کہ اُسکو ہے اور کمال اُسکا وہ ہے کہ ذات اُسکی سے اور مطلق سے بے مطلق ہو جیسا کہ حضرت میران محی الدین نے درگاہ رب العالمین مین سوال کیا کہ یارب ما علم العلم جواب آیا کہ یا غوث الاعظم علم العلم ھو الجھل عن العلم جو سالک اس مقام کو پاوے اُسوقت معنے ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ اُس پر منکشف ہون رموز پنجاہ وہفتم در بیان حلم جان کہ حلم یعنے سلیم ہونا ہے ایسا سلیم ہونا جیسا کہ پانی بیچ پانی کے ایسا کہ تھوڑا اُس سے گرم کرین اور تھوڑا سرد پھر دونون کہ ایک جگہ کرین اور گرم سرد سے بھاگتا ہے اور نہ سرد گرم سے بھاگتا ہے اور دوسرے ہزار کوچہ پاک و ناپاک سے آتا ہے اور کوچہ اسلام و کفر سے دریا مین جاتا ہے اور کچھ تمیز نہین ہو سکتا ہے کہ وہی ہے یا کہ دریا سے ہے جو کہ ایسا ہو وہ دریا ہوا اُسوقت معنے ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم کے اُسکو معلوم ہووین رموز پنجاہ وہشتم در بیان خلق و خالق جان کہ خلق خالق سے ہے جیسے کہ موج دریا سے طالب جبکہ ان دونون کو تلاش کرلے پان پاوے کہ کہا ہے التعظیم لامر اللہ تعالی جسوقت کہ طالب اس مذکور کو دریافت کرلے معنے تخلقوا باخلاق اللہ کے اُسوقت معلوم کرے رموز پنجاہ ونہم در بیان خلق یعنے علم سے خلق نہ کہ خلق سے تمام انبیا و اولیا بیچ خلق کے ہوے ہین جیسا کہ کہا ہے یا احمد ادم علی ذکری یا رب کیف ... ذکرک ایماک من الناس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے اُسوقت ... انا الموجود فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو رموز شصتم در بیان خاموش جان کہ خاموش ہے کہ کوئی دم بیفائدہ نہ گذارے اور آپ کو میانہ رکھے یعنے آپ سے کچھ نہ کہے اور جو کچھ کرے اُسی سے کہے کہ کہا ہے من سکت سلم و من سلم نجی و من نجی فلہ الجنۃ

Marfat.com

هر سالک کہ اس مذکور سے واقفیت حاصل کرلے خزانہ حق معلوم کرے اُسوقت معنے اِنّ
اللہ علی کل شیء قدیر کے اُسپر منکشف ہون رموز شصت و یکم دربیان قناعت
قناعت وہ ہے کہ بے حجرہ بیٹھے نہ کہ باد وجود مین بیٹھے مراد بے وجود سے وہ ہے کہ آپ
درمیان بہانہ کے ہے جو کچھ کہ ہے وہ ہے کہ کہا ہے القناعة کنز لا یفنی ایسا جو کوئی اس
مذکور کو معلوم کرے اُسوقت معنے اِنّ اللہ یحب المتقین کے اُسپر ظاہر ہون رموز شصت و
دوم دربیان ... بیٹھنے کے جان کہ حجرہ مین بیٹھنا وہ ہے کہ آپ سے ہجر
کرے نہ کہ آپ کو چہار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہے من حبس فی اربعین معك
ہوا الطیور فی القفس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے معنے ونفخت فیہ من روحی
کے اُسپر ظاہر ہون رموز شصت و سوم دربیان تسبیح جان کہ تسبیح نہ وہ ہے
کہ دانہ ہاے کے جو سبحہ ہے بیان کیا ہے باسم اللہ اللہ بلکہ تسبیح وہ ہے کہ تمام مظہر کو جانے
اللہ اللہ بحق ایک جو سبحہ کے ہے دانہ طالب اُسوقت ہو کہ بناوے جیسا ایک بزرگ
نے کہا ہے بیت کہ شان و دل ... وست ٭ ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست ٭
من عرف ربہ فھو المولی جو طالب کہ اس مذکور کو پاوے اُسوقت معنے افلا ینظرون
الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض
کیف سطحت فذکر انما انت مذکر کے اسکو ظاہر ہون رموز شصت و چہارم
بیان مراقبہ قرب ہوتا ہے کہ تمام حال مین وہی ہے نہ کہ سرمانند فکر زدون کے ڈرا
کہ کہا ہے من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا جب کہ سالک اس مقام پر پہونچے
اُسوقت معنے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل کے اسکا
معلوم ہون رموز شصت و پنجم دربیان مجاہدہ یعنے جہد کرنا اپنے نفس کے سا
جان کہ جہد وہ ہے کہ کچھ نہ کرے اور اگر کرتا ہے وہ جہد نہین ہے فریب نفس ہے جیسا
کہا ہے الاختیار شوم جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت معنے ماشاء
اللہ فھو خیر کے اُسپر منکشف ہووین رموز شصت و ششم دربیان مشاہدہ
یعنے روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ ہے کہ آپ درمیان بہانہ کے ہے اور تمام جہان
عین العیان ہے جیسا کہ کہا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ ج ھدی للمتقین الذین
یؤمنون بالغیب کی اسکو واقفیت ہو رموز شصت و ہفتم دربیان تقوی

Marfat.com

پرہیز کرنا وہ ہے کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب و طعام سے پرہیز کرنا تحقیق جو کہ آب و طعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہے جیسا کہ کہا ہے من تزھد بغیر علم فقد بہات کافرا و مجنونا جو کہ آپ سے پرہیز کرنے والا ہے وہ پرہیز ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء جبکہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صید کرے اُسوقت معنے ان اللہ علیم بذات الصدور اسکو معلوم ہون

انتر جاتا ہے بات دلون کی ۱۲

رموز شصت و ہشتم دربیان عملاحیت جان کہ عملاحیت وہ ہے کہ آپ سے روان ہے بے اضافت دوان ہے مانند پانی کے پانی مین بیچ دریاے وحدت کے روان ہے جیسا کہ فلاسفہ ہمان باشد کہ با حق ہر زمان باشد ٭ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ با خدا باشد ۱۲ اور کہا ہے نصف یقول الاضافۃ فی ذات المطلق فہو عاصی لاھو بما لہم جو کہ سالک اس مقام پر پہونچے خم وحدت سے شراب طہورا پیوے تب معنے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اسپر ظاہر ہون

رموز شصت و نہم دربیان ہمت جان کہ ہمت وہ کہ دونون جہان سے مستغنی ہو تارک ایمان و بے ایمان کا ہے اور فارغ نفس و شیطان سے ہے اور صابر جان سے ہے در عمل بیت ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ٭ ہمچو خورشید از بلندی فرد شد ٭ اور کہا کہ صاحب الہمۃ مستغنی عن الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے ۔ اذا تم الفقر فہو اللہ تب اسکو معلوم ہون

رموز ہفتادم دربیان مسکنت سکنت وہ ہے کہ تمام مقامات وکرامات سے منزہ کرے کسی وقت اور پر کسی جگہ کے رجوع نہ کرے بیت غیر سے بیچارگی گر دست آید مرد را ٭ آمد بان عشق راسوز و شفا درد را ٭ کہ کہا ہے اللھم احینی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین جو کہ سالک اس مقام پر پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کو مارے اُسوقت معنے موتوا قبل ان تموتوا کے اسپر ظاہر ہون

رموز ہفتاد و یکم دربیان رضا جان کہ رضا وہ ہے کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی رہیئے ساتھ خدا کے راضی ہو اور ساتھ ناز کرے نیازی بیت ناز و نیازی با خودی کردن تماشا خوشتر است ٭ ہر کہ داند او تماشا دانا او خوشتر است ٭ اور یہ بھی کہا ہے کہ الاخلاص من بناء الایمان جو سالک اس مقام پہ پہونچے پھر ایمان حاز اسوقت معنی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اسکو معلوم ہون

رموز ہفتاد و دوم دربیان ایمان جان کہ ایمان وہ ہے کہ آپ بیچ تمام حال کے ناظر ساتھ سبحان کرے جیسا کہ کہا ہے سبحانی ما اعظم شانی جب سالک اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی خم وحدت سے پیوے اُسوقت معنے سبحان الملک الذی لا ینام ولا یموت کے اسپر ظاہر ہون

رموز ہفتاد و سوم دربیان اخلاص جاننا چاہیے کہ اخلاص وہ ہے کہ آپ سے فنا ہو

Marfat.com

جیسا کہ برف کے بیچ پانی ۔ کہ بیت اگر مرد واقف بود بر وجود دمے نگوید خدارا نگوید وجود دمے اور یہ بھی کہا ہے کہ میرو اثق اطلعم تحرون جو سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت معنے من عرف اللّٰہ وکل لسانہ کے اُسپر ہویدا ہون رموز ہفتاد و چہارم در بیان استقامت یہ بمعنے قرار کرنے کے ہے اُس باب مین کہا ہے الاستقامۃ فوق الکرامۃ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت معنے سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی والذی اخرج المرعی فجعلہ غثاء احوی اُسپر ظاہر ہون ۔ رموز ہفتاد و پنجم در بیان توبہ جان کہ توبہ وہ ہے کہ اپنے اختیار سے توبہ کرے بلکہ جو کچھ گذرا اُسکے اوپر افسوس اور جو کہ کرتا ہے اُسپر کوشش نہ کرے اندر اور باہر حق پوشش کا کرے جیسا کہ کہا ہے من عرف ذنبہ ... انہ اللّٰہ تعالیٰ خیر من عبادۃ الثقلین جو کہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبیٰ کا چکھے اُسوقت معنے ان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا لا یسمعون فیھا لغوا ولا کذابا جزاء من ربک عطاء حسابا رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا اور اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ششم در بیان شکر و شاکر ہونے کے جان کہ شکر وہ ہے کہ اُس سے شاکر رہے نہ شکر سے یعنے دل مین ایک جانے اور زبان سے ثنا پڑھے جانا ان ساتھ بانا کے جان ساتھ جسم کے جانے ایسے ہی مقصد و معنے ساتھ لفظ کے پڑھے اور جو بعد تلاش کرے ایک جانے اُسکو شاکر کہین جیسا کہ کہا ہے یا عبادی انا اقرب الیک منک جو شاکر اس شکر بجا لا کر آپکو بجا لاوے اُسوقت معنے نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ہفتم در بیان صبر و صابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہے کہ اُس سے صبر کرے نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپ کو ایسے ہی بیچ وجود کے نزدیک جان کر رو برو بیٹھے ایک اُسکی مرد مک مین رہتا ہے اور دوسرا بیچ مردمک کے والعالم مرأت العارف جو کوئی اس صبر کو بجا لاوے اُسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہے کل نفس واحد اُسوقت یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے معنے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ہشتم در بیان توکل و متوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہے کہ ملک سے توکل کرے نہ کہ ملک و نصیب سے توکل کرے نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک ملک سے توکل کرے اُسکو متوکل کہین ورنہ متاکل و متاکل رعیت نفس ہے نہ کہ صاحب نفس ہے اور کہا ہے کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب

تنبیح کر تو نام پروردگار اپنے کی کہ بڑا ہے ایسا کہ پیدا کیا خلق کو پس برابر کیا اور جسنے اندازہ کیا پس ہدایت دی اور جسنے نکالا چارہ کو پس کیا اسکو خشک سیاہ ۱۲ جو شخص نیکی کرے ذرہ اسکے جزا کیا اللہ تعالیٰ نے زیادہ بندگی جن اور انسان کی ہوگی ۱۲ تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے ہے مطلب باغ اور انگور اور عورت گول پستان کے ہم عمر اور پیالہ لبریز کرکے دسترخوان اسکے بیہودگی اور جھوٹ بدلا دیے جاوینگے طرف پروردگار کے بخشش کا اور کو حساب سے پروردگار آسمانون کا ہے اور زمین کا اور جو درمیان ان دونون کے ہے مہربان ہے نہ مالک ہونگے اُس سے خطاب کے ۱۲

Marfat.com

جو کہ ایسا متوکل ہو وہ کلام حق تعالیٰ نے حضرات میران محی الدین سے کہا ہے اُسکو ظاہر ہوا اور وہ کلام یہ ہے قال لی عباد سوی النبیین والمرسلین لا یطلع علی ان احوالھم احد من اھل الدنیا ولا احد من اھل الاخرۃ ولا احد من اھل الجنۃ ولا من اھل النار ولا مالک ولا رضوان وما خلقتھم للجنۃ وللنار ولا للثواب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبیٰ من اٰمن منھم ان لم یعرفھم رموز ہفتاد ونہم در بیان تلقین یعنے ملاقی کرنا ساتھ حق تعالیٰ کے اُسکا ملاقی کرنا دو نوع پر آیا ایک یہ کہ طالب کو مشغول کرنا ساتھ الفاظ ملحوظ بصوم وصلوٰۃ وتہجد واشراق وچاشت وفی الزوال دوگانہ اور ہمیشہ باوضو رہنا کہ مقصد پاوے اور طرح دوسری یہ ہے کہ طالب کو مشغول کرنا بعیان ثابتہ یعنی مقصد جیسا کہ نہیں ہے کوئی آدمی سوائے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من یرید ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع الفقراء ومن یرید ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء جو طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اُسوقت معنے کان اللہ ولم یکن معہ شیء کے اُسپر ظاہر ہوں رموز ہشتادم در بیان تصوف یعنے صاف ہونا جان کہ صاف ہونا کیا ہے کہ نہ خود رہے نہ خدا اور نہ وصل نہ جدائی لی مع اللہ وقت لا فیہ عبد ولا رب لی مع اللہ جیسا کہ کہا ہے التصوف حال ولا لہ بیان رموز ہشتاد ویکم در بیان تجرید تجرید الذی ناظر علی اللہ وحاضر من اللہ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہے کہ ہر طرف مولیٰ کو دیکھے اور دنیا کو نہ چاہے پس ہمیشہ مولیٰ ناظر اُسکا ہووے کہ کہا ہے ما زاغ البصر وما طغیٰ ہر سالک کہ اسکے معنی دریافت کرے لا الٰہ الا اللہ اُسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد ودوم در بیان تفرید جان کہ بے نام ونشان ہے والان کما کان ہو بیت مگر تفرید آن باشد کہ سہو السہو خود باشد ٭ ولے چون نیک می بیند سہو السہو خود باشد ٭ اور کہا ہے التفرید الذی لا یکون ثانی الا ھو جو سالک اسکو دریافت کرے اللہ اُسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد وسوم جس کسی کی نظر اوپر عرفان کے ہو عارفان سے نہو رموز ہشتاد وچہارم جسکی نظر اوپر مراد کے ہو دریائے مراد سے جرعہ نہ چکھا ہو رموز ہشتاد وپنجم جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اُسکی سے اندھا ہو رموز ہشتاد و[ششم] جو کہ علم سے بے بہرہ ہو وہ عالم نہیں رموز ہشتاد وہفتم ہر عاشق کی کہ [illegible] عشق پر ہوا بھی کمالیت عشق نہ پہونچا ہو رموز ہشتاد وہشتم واصل کو ساتھ حقیقت کے کوئی [illegible] نہیں ہے رموز ہشتاد ونہم یافت اُسکی وہ ہے کہ بے یافت ہو رموز نودم جس کسی کی نظر اوپر رویت کے ہو اندھا ہے اور بینا اُسوقت ہو کہ نابینا ہو رموز نود ویکم جو کہ دیکھنے سے

Marfat.com

اگر بند رکھے آپ کو کلفت سے یا ز رکھے رموز نود و دوم نفی و اثبات وجود سے ہے جو وجود سے جدا و سے بچہ نہ رہے رموز نود و سوم خلق کو ساتھ خلق کے دیکھنا شرک ہے اور خالق جاننا شرک ہے اور اخلاص وہ ہے کہ بے شرک ہو تو رموز نود و چہارم جو کہ ڈھونڈھے نیاد رموز نود و پنجم جو کرے نہ جانے رموز نود و ششم جو کوئی دور سے نہ پہونچے رموز نود و ہفتم جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو رموز نود و ہشتم جو سالک منزل پر پہونچے منزل نہ دیکھے رموز نود و نہم جو یقین ساتھ کمال کے پہونچے یقین ہو رموز صدم جو ایمان مسلم ہو ایمان سے پھر سے رموز صد و یکم ایک بزرگ نے ساتھ سیاہی کے ملاقات کی اور پوچھا کہ اے سیاہی کہاں سے کہاں تک ہوئی اور کہاں تک پہونچی آئے جواب میں کہا کہ بہ ملک عدم سے باہر آئی میں بیچ ولایت لاکے پہونچی میں اور جتنی کہ پھری میں بیچ ملک لاکے آئی میں

اختتام کتاب

یا الٰہی بطفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرما کر مجکو اور اسکے ناظرین کو اس سے بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور و رحیم ہے میں از سر تا پا گنہگار ہون مجکو اور میرے فرزندان اور خویش و اقارب کو دونون جہاں میں آبرو رکھیو اور بروز قیامت نامۂ اعمال دست راست میں دیجیو آمین یا رب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نور خدا سے جہان ہے — یہ سب ہے خدمت تیری کون و مکان ہے
گذر کرکے یکدم میں ہفت آسمان کو — عرش پر تو پہونچا جہان لا مکان ہے
وہ جامہ بشری میں تقلید کی تھی — جہاں حق تو پہونچا وہان کا وہان ہے
پیمبر نبی اور مرسل بہت ہیں — و لیکن یہ رتبہ کسیکو کہان ہے
تو یٰسین و طٰہٰ حبیب خدا — خدا کی خدائی میں یکتا نشان ہے
یہ ہے عرض میری نبی الکریم — گویا تو امت کا پار اسان ہے
نہیں یا خدا ہے نہ حامی کوئی ہے — اگر چہ محل کشادہ دہان ہے
میں امت میں تیری گنہگار رہونگا — بچا لے تو لا آکے تیری امان ہے
ملادے خدا سے بچا آفتون سے — مجھے نفس ہر دم ستاوے یہان ہے

سراپا ہے تو نور اس صمدیت کا — یہ ظاہر عیان ہے کہ سایہ کہاں ہے
نہ شعور کی جس جا ہے پہونچ نہ زبان — بشر کی یہ کہان وہ طاقت کہان ہے
یہ اسرار مخفی ہے کون بوجھے — فنا ذات حق میں شہنشہ جہان ہے
سبھی منہ کو تکتے ہیں تجھ ماہ رو کے — تو محبوب ہے شفیع بیگمان ہے
لکھوں نعت کیا میں کہ بیحد ہے تو — زبان و قلم میں یہ طاقت کہان ہے
میری ناؤ ٹوٹی پڑی منجدھار — شب تیرہ ہے اور مجنوں گمان ہے
میں تنہا غریب اور طوفان بپا ہے — یہ دریا عمیق اور کنارہ کہان ہے
لگا پار مجکو تو محبوب رب ہے — سوا تیرے میرا ٹھکانا کہان ہے
گنہگار امت کو اسطرح بچا — مع بچون جاوے جو شیر غران ہے

Marfat.com

پڑا اور ہے یہ بندہ گنہگار زر دار	شرم باندھے گی تجھے کو توان ہے	ناظرین پُر تمکین سے التجا رکھتا ہون کہ اگر کہیں جس جگہ پر

قصور دیکھیں قلم اصلاح سے زینت بخشیں اور اس عاصی پر معاصی کو بدعائے خیر یاد کریں تا کہ باعث میری مغفرت کا ہووے

قطعات تاریخ مطبوعہ سابق از منشی سکھ لال صاحب تخلص بہ آہ ساکن رام پور روہیلکھنڈ

خان زردارخان چہ خوش مردیست پیرو دین و حامی حرمین	ہر کسے بہر او ثنا خوان است رہبر و شاہراہ عرفان است گفت سکھ لال آہ تاریخش	خوبرو نیک خو نکو طلعت رہبر حق چہ نسخہ خوش ساخت عابدان را سبیل عرفان است ۱۲۹۳ھ	نکتہ چین نکتہ دان سخندان است بہر آن یک جہان خواہان است

ایضاً

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت آہ را شد خیال تاریخش	خان زردارخان امیر زمان بہر آن نسخہ پسند جہان	رمزدان طریق عرفان است ہاتفم گفت از سر الہام	پیرو دین و رہبر ایمان قبلۂ فیض و کعبۂ ایقان ۱۲۹۳

ایضاً

رہبر حق ساخت چون زردارخان	باکمال فکر از طبع رسا ہاتفی گفت از سر کاخ برین	آہ شد آن نسخہ مقبول خلق آفرین زردارخان را مرحبا ۱۲۹۳ ہجری	بہر تاریخش خیال آہ و ا

Marfat.com

Marfat.com

بعون صانع مکین و فضل خالق زمین و آسمان

مثنوی نادر مضامین محتوی بر مطالب اہل تصوف از ارباب اذواق و یقین مسمی بہ

مثنوی تحفۃ العاشقین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبد الصمد معروف بہ شاہ [illegible]

بمطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بزیور طبع مزین

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نا محدود و درود نا معدود معبودی را سزاست که جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجره طیبه
شریعت و طریقت را بمواد اصلها فی الارض و فرعها فی السماء سر باوج کمال افراخت دردمندانش ترنم این
رباعی پرداخته رباعی عشق ست که آن غذای دل و جان من ست * برگ من و عیش من و سامان من ست * زینرو که توام
ز ثنایش گفتن * اینست که درد من و درمان منست * و روح عاشقانش باین ترانه درساخته رباعی بی جاه و جلال
کبر نمیخواهیم * نی درد ترا هیچ دوا میخواهیم * هر کس ز در تو مطلبی میخواهد * ما خسته دلان ز تو ترا میخواهیم * جمالش را
در هر ذره جلوه دیگرست و نور ذاتش را همه اشیا مظهر بیت ناقص و کامل مبین اندر جهان * مظهرش هر جزو هر کل
میشود * و تحیات وافیات و صلوة زاکیات محمودی را که ذات کامل الصفاتش نور الانوار ست و بهترین مظاهر دو گانه
سینه ها کار را ز تربیت هدایتش معدن نور الهی و دل سالکان بتایید ارشادش مخزن اسرار کماهی و رحمت بر منون
بر دودمان آل و اصحاب والا شانش که پروانه جمال باکمال او * و متادب بآداب خصال او اما بعد می گوید
پشت میه دار زاویه خمول ضراعت و خاکساری مجمع منقصتهای بجد و عد محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد که تن شکسته
بال مهر گشته تا الحدتی مدید و زمانی بعید بمقتضای این بیت * شو همدم پروانه تا سوختن آموزی * با سوختگان
بنشین شاید که تو هم سوزی * پروانه شمع دلان و سوخته وادی طلب جاهلان بودم دمبدم سینه بریان و دیده

Marfat.com

گریان در صحرای طلب پویان و محبت کیمیا خاصیت سیمان دلان جویان نه دل را از این کار صبری نه از سمای فیض صاحبدلے بارش ابری تا اینکه بگوش دلم خبر رسید که مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات و افاضات رهنمای سالکین قدوة العارفین مخزن اسرار کاهی مطلع انوار الهی هادی منازل طریقت بدرقهٔ مراحل حقیقت شاهباز اوج تجرید عنقای قاف تفرید برگزیدهٔ اهل دل امام رهروان بمنزل لوصل سر حلقهٔ عاشقان دل فگار حضرت شاه نامدار که اکسیر سیماب دلان همگی اضطراب اند و رونق بخش سرزمین پنجاب بمجرد شنیدن این خبر شوق اثری عالم برنگی دیگر و شوقم بیشتر از بیشتر گردید و دلم بر عزم جازم شد و در غایت شوق باین قطعه مترنم قطعه

آتش عشق کو که از اثرش	عقل آتش به فرا اندازد	کو عتاب جنون که از سمش	مرغ ادراک شهپر اندازد
مستی شور کو که نعرهٔ من	واعظان را ز منبر اندازد	دلم از زهد در گذشت و کنون	طرح طور قلندر اندازد
عمری کو که داد روح دید	شرفش سنگها اندازد	لشکر آراست نفس کافر کیش	تا به مشکل تگادر اندازد
کو علی تا بقتل این کفار	شور الله اکبر اندازد	مستی عشق کو که از اثرش	عقل دستار از سر اندازد
یارب آن شاه نامدار کجاست	که نفش جان به پیکر اندازد	نفسی گر به جسم مرده زند	نعره اش قصر قیصر اندازد
نعرهٔ هوا اگر زند در دل	گنبد چرخ اخضر اندازد	وقت آن شد که از کرم نفسی	بر دل و جان مسطر اندازد
وقت آن شد که بر دل نعره	نفس روح پرور اندازد	واصف این ای زو کر در قدمش	تحفهٔ بس محقر اندازد
	یعنی این سنگ دست در پا شیر	از تهی بابگی سر اندازد	

در راه آن مطلوب عاشقان دویدم و از حصول خدمت سعادت آمیزش بمقصود دل رسیدم از آنجا که مرا بزین شیوه از خود رمیدگان مستانه و متوحش از خویش و بیگانه بود و از صحبت خلق تجرد و از یارهٔ اغیار تفرد می جستم تعلیم و ارشاد را با من کاری و اندیشهٔ اخذ بیعت را در دلم باری نبود آنجناب توجهی از وجود در دلم بگشتند که به تعلیم آنچه درست چرا می کوشی و از طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرا می پوشی در اشاعت این امر بجد باش و بر فیض بیدار قیاس تو تقاضای وجوب اطاعت امر خود را بکار اهل ارادت معروف ساختم و طور قلندری و شیوهٔ آزادی بر انداختم و خواستم که برائے یاران و محبان چند آداب طریقت بر زبان آرم و به طرز مثنوی بیان نمایم و به تبیین ... کرام تا دوستان را یادگار و اهل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوی را تحفة العاشقین نام نهادم و برائے قبول دست دعا کشادم امید که صاحبدلان ... بزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ و قواعد نکته نابینند و نظر عنایت ملاحظه نمایند بالله ...

+ و بیده از مة التحقیق +

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا
ہو زبان پر ذکر دل مین ہو حضور
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور
نور وحدت کر دی مجھپہ آشکار

تا کوئی دم ہو نہ مین تجھ سے جدا
ماسوا تیری یہ دل ہو سب سے دور
بے جہت بے کیف مجھکو ای غفور
بس یہی ہے مدعا پروردگار

دم بدم دیدار ہو ن تجھ پر فدا
بی حضور دل نہ ہون مین تیرا مدام
التجا کس سے کرون تیری سوا
یہ دعا عاجز ہی کیجیو قبول

آرزو تجھ سے یہی ہے اے خدا
جبکہ لون مین عین حضوری تمام
کون بر لائیگا میرا مدعا
از برای آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن انا در ولولہ اول سلوک

ماسوا تیرے ہون فانی سب خیال
چہچہا ہے راز لا ہوا ہی عزیز
لا و الا سے بھی ہے نزدیک تر
کیونکہ ہے یہ خود پسندی ہوش کی
جسکو ہے تجھہ وہم ہستی کا گمان
وہم ہستی کا ہے بس ایسا حجاب
وہم کی کیا بات ہے ای بیخبر

یان تلک مستی کا رہنا ہو محال
پھر کہان اثبات کا اسکو تمیز
یہ نہین تجھکو خبر ای بیخبر
یہ نہین ہے بات واں کے جوش کی
وہ نہین عارف ہے ہرگز بیگمان
یہ نہ ٹوٹے وار بن عالیجناب
مولوی کے قول پر کر تک نظر
جانتے کر تا تجھے یاران یہ سکوت

معرفت کا جوش ہے منصور وار
بیشک اظہار یگی بھی ہے دو ہی
جسنے کی گفتار اسمین ہے جہد
گر نہین ہے وہم ہستی اے پسر
بلکہ اسمین وہم ہے شرک خدا
مولوی نے بلکہ اسمین یون کہا
جملہ معشوقست عاشق پردہ
یہ حدیث مصطفے سے ہے ثبوت

پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
مدعی یان پر نہین تیرا کوئی
وہ ہمہ او تو ہمہ انسو نصیب
پھر انا سے کیا وہ تو ہے بیخبر
عین جانے وہم سے ہو کر جدا
راز مخفی کل یا سبکو بتا
زندہ معشوقست عاشق مردہ

حدیث شریف من سکت سلم و من سلم نجی

من سکت کو دل سے پڑھ لو ای عزیز
دیکھہ کیا فرماتے ہین عالیجناب

تجھکو او رمز خفی پر ہو تمیز
یعنی حضرت مصطفے وہ شفیع

یعنی جسنے بند کی اپنی زبان
پا گیا اندیشہ نکو ہاتھو نشان

حدیث شریف کلموا الناس بما یعرفون ودعوا ما ینکرون اتریدون ان یکذب اللہ و رسولہ

قول اسکی عقل پر کر ای جوان
تا نہو وہ راز حق سے بدگمان
دوسرے فرمان تین اسپہ کیا
مرتبہ دیکھے باعث خاک کا

حدیث شریف من عرف ربہ کل لسانہ

جسپہ کھل جاتا ہے راز حق نہان
یاد رکھ اس بات کو ای جان
بند ہو جاتی ہے اسکی بس زبان
خامشی اسکا یہ ہے گویا سخن

یعنی جسپر راز حق کا منکشف ہو
یون کہو ہاتھو نکالے تم اٹھا
انکی گفتگو سے دو بشر ازبس بدور
ماسوای انکے تو مولا سب سا

Marfat.com

سربسر ہے مین جو کچھون یہ انور
دیکھ اسکو سوختہ ہون مثل طور
نیست تیری زبردہون ہر قدر
جیسے پیش شمس ہوتا ہے قمر

بس یاد تو نہ کیجیو کچھ کلام
نیست تو باقی خدا ہو والسلام
بھید یہ ہے فہم انسانی سے دور
چاہیے خاموش رہنا فیہ شعور

دیکھ فرماتے ہین دانا ہے علوم
مثنوی مین یعنی مولانا ہے روم
علم حق در علم صوفی گم شود
این سخن کے باور مردم شود

راز حق کا گر ہے طالب اے پسر
نیست کر ہستی کو جب ہے باخبر

دربیان انتشار دل و وسوسۂ شیطان و بازداشتن ازو

غیر کا دلمین آنے دے خیال
تا کہ ہوے نفس کافر پائمال
غیرت ہے سدا انوار خدا
دور کر اسکو شتاب اے باصفا

یاد رکھ اسبات کو اے ہوشیار
جب تلک ہے غیر کب ہو وصل یار
یہ ہے کافر بلکہ اکفر ذی شعور
روز و شب کہتا ہے حق سے تجکو دور

دیکھ فرماتے ہین یون اہل عمل
نفس نے ڈالا ہے دلمین کیا خلل
کاشکے ہرگز نزادے مادرم
تا نکردے کشتہ نفس کافرم

کاشکے ہرگز نہ ہوتی نام من
تا نہوتی جنبش و آرام من
یون کرد ہر وقت حق سے تم دعا
تا کہ حاصل ہووے دلکا مدعا

نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر
تو چھڑا ہمکو ہمارے دستگیر
سخت تر دشمن ہے شیطان لعین
مکر سے ہم اسکے کچھ واقف نہین

جسکو ہم جانے کہ ہے مشکیک بلا
ایمن کرتا ہے ہمین پھر مبتلا
یہ ہوا ہے انبیا سے دوبدو
کیا بھلا پھر ہم ہین اسکے روبرو

دام سے اسکے نہین کوئی بچا
ہووے گر وہ لاکھ دانا پڑھا
کیونکہ منکے مکر شیطان کے دقیق
کب بچین جبتک نہو دے توفیق

کر تو آگہ اس سے ہمکو اے کریم
تا سمجھ لین مکر شیطان رجیم
گر کرین نیکی تو بد دیوے ملا
یا کرین کچھ بد تو کر دیوے بھلا

جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین
ماسوا ہے تیری پناہ اسکو نہین
یا اله العالمین بہر رسول
اس دعا کو کیجیو میری قبول

گنج وحدت کا یہ مانع ہے لعین
بند رکھتا ہے یہی چشم یقین
خود نمائی سے تو پرہیز کر
ماسوا اپنے نہین کرتا نظر

اس سبب سے نور وحدت ہے چھپا
ورنہ دیکھو تو وہی ہے جابجا
کونسا دل ہے کہ جسمین وہ نہین
پر نہین ہے چشم تیری تو وہین

غور سے اس قول پر کر تو نظر
مولوی فرماتے ہین کیا باثمر
آنچہ تو گم کردہ رہ کشر کردہ
ہست اندر تو تو خود را پردہ

دربیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دل کی کر تو اسقدر
ماسوی حق کو نہ آنے دے نظر
غرق بحر وحدت ایسا ہو عزیز
تا نہو پھر اپنی آن کی کچھ تمیز

عارفان حق کی یہ ہے گفتگو
جب تلک تو ہے نہین ہے نور ہو
اسکو کہتے معرفت ہین عارفان
وہ عیان ہے تو نہان ہے اے جوان

سن یہ فرماتے ہین شاہ بوعلی
محرم راز خفی و سر جلی
تا تو ہی کے یار گردد یار تو
چون نباشی [illegible]

جبتلک تو ہے نشان اسکا کہان
نیست کر ہستی کو تو پاوے نشان
گر تو پروانہ کی ہمت پر نظر
[illegible]

ہے یہ پردہ تجھ سے اے محبوب
دور کر خود کو تو دیکھو ذو المنن
وہ تو ہے نزدیک تو ہے اس سے دور
یہ عجب حال تیرا ہے [illegible]

کیون پڑا ہے دور ہو نزدیک تو
دلمین اسکی کر ذرا تو جستجو
گرچہ ڈھونڈے عرش پر تو بازنہ
راہ حق دل کے سوا پاوے نہ

کیونکہ رہ اسکی ہے دلمین آشکار
دیکھ تو دلمین ذرا تو ہوشیار
دیکھ لے کیا لکھتے ہین بوعلی
[illegible]

	او کمان از تیر ہا پر ساختہ	صید نزدیک و تو دور انداختہ	

قولہ تعالیٰ نحن اقرب الیہ من حبل الورید

نحن اقرب کو نہین سمجھا اگر	اسلیے اس بھید سے ہے بیخبر	عقل ظاہر مین گئی کر تو دُور	دیکھ تو پھر ہر طرف اسکا ظہور
عقل جزوی عقل ظاہر ہے جوان	عقل کلی عقل باطن بیگمان	عقل کلی تھی نبی مین ہی تمام	دیکھ فرماتی ہین کیا خیر الانام

در بیان حدیث قدسی میمنہ الذی یسمع بہ

بعد فرض و واجبات و لا متام	نفل پر جو لوگ کرتی ہین دوام	**حدیث قدسی** ما تقرب الیَّ عبدی بشیءٍ احب

الیَّ مما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الیَّ بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیءٍ انا فاعلہ ترددی عن نفس المومن یکرہ الموت وانا اکرہ مسائتہ ولابد لہ منہ رواہ البخاری

حق نے فرمایا کہ اسکے دست و پا	کان اور چشم و زبان تن بر ملا	یہ مجرد معنے لفظ حدیث	کچھ نہین تاویل اسمین ہے حبیب
یہ حدیث مصطفےٰ ہے تیغ لا	نیست کرتی ہے دوئی کو از فنا	یون لکھا خاصان حق نے اسکا حال	فہم کر دل مین نہ کر کچھ قیل و قال
بحر وحدت مین ہے جو ہین موج لن	یہ وہ لائی دُر وحدت بیگمان	لام مین جیسے الف ہے بیخبر	اسطرح کثرت مین وحدت مستتر
یعنی کثرت نیست ہو وحدت بقا	بے الف جیسے نہین ہوتا ہے لا	لام لا الّا الف ہر دو جوان	لا ہے کثرت وحدت الا بیگمان
لا فنا الّا اسے زشت خو	ہوگئے لا پھر دیکھ جانان سو بسو	پر وہ الّا ہے لا ہے بیخبر	توڑ اسکو دیکھ الّا سربسر
ہین کثرت مین ہے وحدت یون نہان	جسطرح ہوتی ہے گل مین بو نہان	بس ضمیر لا ہے لا معبود غیر	ہے کے حق مین نہ ذرا کر دل کی سیر
لاکے قائل مشرکین ہین مرتدین	ہین مقر الّا کے مومن بالیقین	اسلیے واقع ہوا الّا ہے پس	تاکے ہو بے کفر اُسنے دور تر
لاکو الّا جانتے وہ بے نصیب	یہ تھا باعث کفر کا انکو عجیب	یعنی الّا کو کیا لا سے نہان	اسقدر تھے محو لا وہ بدگمان
جو کرے الّا کو لا ہے بیخبر	وہ ہے کافر دین حق مین سربسر	جو کرین الّا سے لا کو بس نہان	وہ ہین ذات حق کے عارف بیگمان
انکی ضد مین جو ہوا کافر ہوا	انکی ضد مین مومن ظاہر ہوا	فرق حال کا فرو مغفور کا	ہے یہی فرعون اور منصور کا
تھا انا فرعون سے لا کا نفا	تھا انا منصور سے لا کا فنا	دیکھ فرماتے ہین مولانا یہ راز	یعنی حضرت مولوی پاک باز
گفت فرعون انا الحق گشت پست	گفت منصور انا الحق او برست	این انا را رحمت اللہ ای محب	وان انا را لعنت اللہ در عقب
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق	آن عدو نور بود و این عشیق	این انا گفت و زخود آزاد شد	وان انا گشت از خود برباد شد
جیسے پیش مشرکین الّا نہان	ویسے نزد عارفان الّا عیان	جیسے نزد مشرکین لا ہے عیان	ویسے نزد عارفان لا ہے نہان
لاکو لا جانین ہین جو اہل فنا	لیک الّا سے ہوا لا کا فنا	یعنی الّا کا ہوا تیر یہ اثر	غیر الّا ہے نہین انکو خبر

Marfat.com

مولوی نے کیا ناصح سے لکھا
سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر

سنگ گر پتھر ہو شق تو ہے بجا
پھر بھلا ہو تجھکو کیا پتھر اثر

از چہ مجبوری و دوری ای فلان
چشم باطن میں نہیں ہے تیرے نور

آہ از دست تو دارم صد فغان
پھر بھلا ہو کسطرح تجھکو حضور

دربیان درست کردن دل بموجب حدیث

دل کو آراستہ اے مرد دین

ماسوی اسکے نہیں ہے متین
گر نہیں دل پر ترے دین کا اثر

جو عمل ہے دل سے بس بہتر ہو وہ
کیسے ہوں اعمال ظاہر معتبر

گر نہیں دل سے تو بس ابتر ہو وہ

حدیث شریف إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ صُوَرِكُمْ وَلَا إِلَىٰ أَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ

یوں ہوا فرمان حق اے ہوشمند
ماسوا دل کے نہیں ہے پسند
جو عمل دل سے نہیں بس لغو ہے
لکھ گئے ہیں اس پہ ہیں بس ساعت

حدیث شریف إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

بلکہ فرمایا نبی نے اے عمل
ما برون را ننگریم و قال را
صاف دل کہتے ہیں اسکو باکمال
پھر کریں جو کچھ کریں ہے سب سنت

جسکے دل میں ہے خلل ہیں مخلل
ما درون را بنگریم و حال را
ماسوی حق کے نہ ہو جس میں خیال
عشق جسمے وہ ہے ہر چالاک و چست

دیکھ فرماتے ہیں مولانائے دین
دل نہیں جبتک نہ ہو صفا
یعنی جو کچھ ہے وہ ہو بہر خدا
ہر عبادت میں ہے پھر زنگ گر

یعنی کہ جسکو ہو تا بیقین
سب عبادت ہے تری بس ناروا
غیر سے دل میں نہ ہو چون و چرا
زنگ وہ عالم ہے جس سے بیخبر

دربیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

آئی دولت ہوں تیری صد بار
انسے کیا نسبت ہے تجکو اے ذلیل
انکا سونا تیری بیداری سے بہ
گر ہوں آسودہ تو ہوں شاغل بہ رب
لاکھوں کا فر مشیر اس سے ہوئے
دیکھ کر یہ انبیا کا معجزہ
عشق حق سے منتشر ہو جیکا دل
اشقیا را دیدہ بینا نبود
آپ خود پر انکے تھا انکو خیال
منظر باطن پر نہ کی انکے نظر

بلکہ بہتر اس سے بھی ہے نابکار
تو ابن نفس وہ حق کے خلیل
روز و شب کا فرق ہے یا مہد
ہوا اگر تو سنگ ہے ای بے ادب
انبیا کو آپ سا جانا کئے
کتنے تھے یہ سحر سے سب ہر بلا
یہ ہیں مجنون انکو بد خصال
ہر دو شان در نیک و بدیکسان بود
یا الباس ظاہری پر زشت خصال
مثل سگ کے استخوان پر گئے
کیونکہ علم غیب ہے علم خدا

کیونکہ تو ہے اسم خوان زہیر
تیرا ہمدم نفس شیطان لعین
گرسنہ ہوں تو ہوں جبرئیل ولا
ہاں ترے ہیں مثل لیکن اے عزیز
انبیا اور اولیا کو اے بیسر
ہو کرامت جب اے عزیز
است فرماتی ہیں وہ ما لنخب
ہمسری انبیا سے یہ تباہ
لئے جیسے وہ ہیں ویسے ہم ہیں
یہ نہ سمجھے دل میں اپنے بے ادب
غیر پر تا ہیں ہرگز یہ روا

وہ ہیں مثل نے مستغنی سر بسر
انکا ہمدم نور وحدت بالیقین
ہوا اگر تو مثل سگ ہے بد شعار
بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز
کتنے تھے مجنون و ساحر یہ ترا
سحر سب جانا کئے یہ بے تمیز
انسے حضرت مولوی نے نشہ
ہو گئے و گمراہ
[illegible]
علم باطن سے نہیں ہمکو خبر

قولہ تعالیٰ فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

Marfat.com

لنفسہ فصلنا سے غافل یقین — ہو گئے انفصال حق سے یقین
عقل تھی ... و یک بھی ہو تجھ کمال — کل کا ہونا ایک حالت ہے کمال

باوجود اسکے شقی و مردین — مثل انکے ہو گا نہیں بالیقین
مثل انکے جو تجھے جانے جوان — یہ تو عادت کا نشان ہے بیگمان

دیکھ کیا لکھا ہے ... ایسا کام — یعنی حضرت مولوی ہو نیکنام
کار پاکان را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر

یعنی صورت میں ... مثل ہے مگر — فرق ہے اخلاص میں لیکن بسر
فرق جو حسنات میں ہے ... — سیئات انکے ہیں مثل سبب

قوله تعالیٰ فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات

یعنی ظالم مقتصد تم ہو لیس — سابق الخیرات وہ ہیں سربسر
بے ادب ہے تو تمیز ... بال — یعنی غالب نفس تم پر با کمال

ہو شرف انسان کو از ... ادب
بے ادب ... ہیں کب عالی نسب

حدیث شریف ظنوا المؤمنین خیرا

کیا نہیں ہے یہ حدیث مصطفیٰ — ظن مومن کا ہے مومن سے بھلا
نفس نے لیکن کیا تمکو خراب — حشر میں دیکھو گے تم اسکا عذاب

دوستی سے انکی جنت ہو نصیب — دشمنی سے انکی دوزخ ہو قریب

حدیث قدسی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ قال
من عادیٰ لی ولیا فقد عادیته بالحرب — یوں ہے فرمان حق ای خوبرو — جو لڑا اسنے وہ مجھ سے ...

حدیث شریف حب الفقراء مفتاح الجنة

دوستی انکی ہے جنت کی کلید — یہ حدیث مصطفیٰ ہے اے سعید
ہمنشین تنہا ہو ایکدم گر با ادب — دیکھ کیا ہوتا ہے تجھ پر فضل رب

بے ادب ... فضل حق سے ... نہیں — یاد رکھ اس بات کو اے مرد دین
بے ادب تنہا نہ ہو تو بے ادب — باز رکھو خلق کو از فضل رب

کیا لکھا ہے مولوی نے ... — بے ادب کے حق میں سن اے ہمنشین
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از فضل رب
ختم کرتا ہوں ادب کی گفتگو — بے ادب سنتا ہے کب ... تجھ

اب بیان کرتا ہوں ان دونوں کا تو — بے ادب اور با ادب کا ہو بھید
فعل دونوں ایک کرتے ہیں مدام — فرق ان میں ہے کمال اے نیکنام

یعنی کہ وہ ہے بے ادبی کے سبب — جانتا ہے میں بھی یہ کرتا ہوں سب
یعنی یہ جو دین کا کرتے ہیں کام — میں بھی کرتا ہوں ادا اسکو تمام

یہ سمجھ کر بے ادب وہ بے بصر — کام وہ پر ہم نہیں ... بشر
یعنی جیسے ہے مرغن یہ طعام — کھانے سے جسکے ہو قوت ... تمام

لیک کھاوے تو مرض ... پسر — تخم قابل ... ہو اے بیخبر
بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا — پر زمین سخت میں بو دے فنا

تخم ہو برباد محنت رائیگاں — ... کا ذکر کیا اے نیکدان
بس یہی دل ہے تیرے سخت تر — دیکھ فرماتا ہے حق اے بیخبر

قوله تعالیٰ ثم قست قلوبكم من بعد ذلك فهي كالحجارة او اشد قسوة وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار وان منها لما يشقق فيخرج منه الماء وان منها لما يهبط من خشية الله وما الله بغافل عما تعملون — یعنے پتھر سے زیادہ سخت ہے — دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت

یعنے بہتن نہرین ہین اسکے نام ۔ تو بھی ہو کچھ چشم تر ای نیکنام
شق ہو کر آب ہوا سے روان ۔ خوف حق سے پھر گرین بیگمان
سچ بتا ہوتا ہو کچھ دل پر اثر ۔ نام حق سنتا ہو جب ای بیخبر
دیکھ تو گرتے ہین یہ کوہ عظیم ۔ تو نہین کرتا ہو کیون مرد سلیم
کیونکہ وہ ہو خوف وعید اثر ۔ پر نہین تجھ پر اثر کیون بیخبر
خوف حق مین کچھ نہین ہو گر قصور ۔ لیکہ تیرے دلمین ہوا ہو فتور
سخت دل تیرا ہی یعنے کالحجر ۔ پھر بھلا ہو کسطرح تجھ پر اثر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت رسول ۔ گوش دل سے سن ذرا ای بوالفضول

حدیث شریف وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی

قلب مین جسکی قساوت ہو لیسر ۔ وہ خدا سے دور از بس دور تر
قلب قاسی تو ڑ ای مرد خدا ۔ نور وحدت دیکھ تو سمجھو بجا
جبتلک قسوت ہو تجھ مین ای جوان ۔ گنج وحدت کا ہو تجھ پر عیان
مولوی کی یہ ہدایت ای پسر ۔ انکے او سکو کر عمل ای بیخبر
صورت سرکش گزاران گنج ۔ تا بہ بینی زیر او وحدت چو گنج
فرق تجھ مین اور زمین ہو عظیم ۔ تو ہو با قسوت وہ مین حلیم
لیک تو ہو چشم دل سے بے بصر ۔ نور دل انکے سے تو ہو بیخبر
صاف دل دشمن ہین وہ آب و تاب ۔ نور ایمان کو ہین گویا آفتاب
یعنے روشن ہین ہو اسنسے الجوان ۔ لیکہ وہ ہین چشم سے پنہان
ہو زمین کی جسقدر نا پاک خاک ۔ شمس کے پرتو سے ہو جاتی ہو پاک
آفتاب آسمان سے اسے پسر ۔ آفتاب معرفت ہو تیز تر
اس سے جلتی ہو نجاست ظاہری ۔ اس سے خبث باطنی ای متقی
وہ کرے ہے نور ظلمات زمین ۔ یہ منور دل کرے ای نازنین
اسکا پرتو گر تو لے ای زشت خو ۔ دین کا تو بھی ہو پھر اک ماہرو
لیک تو خفاش ہو ای بد شعار ۔ آفتاب معرفت سے تجھکو عار
یعنے باطن کی نجاست یہ تمام ۔ اسکے پرتو سے جلے ای نیکنام
جانتا ہو کون ہو وہ آفتاب ۔ جسکی یہ ہو گفتگو عالی جناب
دیکھ وہ ہو نور حق او نیک بین ۔ یعنے وہ ہو رحمۃ للعالمین
فیض اسکا خاص نے ایک عام ہو ۔ فرق ہین شل صبح و شام
عام سے خاص نجات نا ہو ۔ خاص سے حاصل وصال ہو
عام کے حاصل ہین عالم ظاہری ۔ خاک کے ارباب باطن ازلی
ہوکہ دونو وصف سے موصوف ہو ۔ عالم راسخ وہ تب معروف ہو
عام کو چاہو تو پہلے توکتاب ۔ خاص گر چاہو وسیلہ لے شتاب

در بیان آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ

قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون

وابتغوا ہو حکم رب ای بیخبر ۔ کیون نہ غافل اس سے تو عامی
جسقدر رکہ ہو مین ہو بینا ۔ وسیلہ
لیو کہ یہ ہی اسکی نہین ہو دل درست ۔ گرچہ ظاہر ہو گا پاس تربیت

حدیث شریف انما الاعمال بالنیات

ظاہری پرچم نہین کرنا نظر ۔ لیکہ نیت پر کرے ای بیخبر
اسلئے ہو واسطہ تجکو ضرور ۔ تاکہ ہو وہ ... باذن غفور
با حقیقت واسطہ کی سن جوان ۔ تاکہ اسکا بھید ہو تجپیر عیان
منہ رکھ تو واسطہ اس لیے ۔ عشق حق سے جو بلا ہو سر

Marfat.com

زاہدوں کے قال پر مت کر نظر
گر نہیں تو اسکے لائق ای پسر
یعنی ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر
شمس وحدت سی ہو جسکو واسطہ
منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر
دل میں پھر کر وہ شعاع آفتاب

اور باطن کو تو حاصل کر پسر
واسطہ سی کچھ نہو تجھ پر اثر
جب تو قابل فیض کے ہو ای فقیر
کر چکا حاصل ہو اس سی رابطہ
شعلہ زن ہو غیر پہ تا سر بسر
ڈالے دل پر تر بالالتہاب
پیر کی نسبت کا جب ہوئے اثر

ہو تو لائق واسطہ کرای جوان
پیشتر ہو صاف دل ای مرد دین
بعد اسکے پیر کی کر جستجو
یعنی جب چاہی شعاع آفتاب
جب ملا ایسا تجھے کوئی بشر
یعنی دل پر جب پڑے وہ تل بسر
رابطہ کر پیر سے ای ذی بسر

جلد ہووے فائدہ پھر بیگمان
مثل شیشہ کے تب ہو بالیقین
مثل شیشہ دل ہو جسکا روبرو
اور حرارت کرے دلمیں اکتساب
شیشہ دل کو تو اسکے نذر کر
تو چلے پھر مثل شیشہ سر بسر

دربیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

لفظ کونوا دیکھ لے قرآن میں
حق نے فرمایا ہے انکی شان میں
رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے دلیل
کثرت و قلت ہو لیکن ذرا
نور وحدت صاف آتا ہے نظر
دین میں نا فہم میں تو ان انکو

قولہ تعالیٰ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لفظ فی خلق السما کہتا ہے حق
مانع وسواس سے یہ رابطہ
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
ہے غزا یہ جان دل سے ای پسر
وہ غزا ہو خنجر و تلوار سے
ظاہری سامان کے ظاہر میں

عالم راسخ سے پڑھ اسکا سبق
ماسوا حق کے نہ ہو یہ راستہ
دامن آن نفس کش را سخت گیر
وہ غزا ہے مال و تن سے سر بسر
یہ غزا ہو دست و ہتھیار سے
باطنی کا باطنی ای مرد دین

رابطہ کیا ہے وہ ہے ای پسر
دیکھ فرماتے ہیں کیا تو یار
ہے غزا یہ باطنی کی ای امام
یہ غزا لی الوحدت ہے ای مرد دین
وہ غزا ہو بر زمین و بر نشان
علم اسکا اور ہے ای بے خبر

جو موشنا دل کے مرض کو بگر
یعنی حضرت مولوی اہل از
نفس امارہ کو کرے یہ تمام
وہ غزا ہے اتباع مومنین
یہ غزا ہے بر مکان لامکان
سن حدیث مصطفیٰ یہ نغمہ

حدیث شریف عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْحُلْقُوْمُ یعنی مجرے الطعام رواہ البخاری

جو ہریرہ کی روایت دیکھ تو
یعنی وہ ہے علم ظاہر سر بسر
یعنی وہ ہے علم خاصان خدا
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو
علم رسمی رہزن سالک است

دیکھ کر خاموش ہوا ہو رشتہ
جو ہدایت تمکو کرتا ہوں پسر
فہم میں کب غیر کے ہو ای فتا
رہزن باطن ہے وہ ای دیکھو
این عقیدہ حنبل وہم مالک است

پائے ہیں جو علم دو حضرت یار
دوسرے کا اگر کرو میں کچھ بیان
کیا ہوا اگر پڑھ لئے حرف کتاب
یعنی فرماتے ہیں مولانا روم
ہر کہ او در بند قال و قیل شد

ایک امین ہر گروں میں آشکار
رخ خدا کا تو مرا تم ای جان
بے وسیلہ کے ہو تو فیض پا
مثنوی میں لکھ لے یہ ہے عموم
ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

Marfat.com

لوح دل از فضلۂ شیطان بشو
دل منور کن با نوار جلے
ہی یہ بس تعلیم حق ای بے خبر
علم حق وہ ہی کرے حق پر فدا
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا

ای مدرس درس عشقی ہم بگو
چند باشی کاسہ لیس بو علے
مولوی کے قول پر کر تو نظر
ماسوا حق کے کرے سبکو تنہا
مولوی معنوی با صفا

چند چند از حکمت یونانیان
علم باطن خاص ہی علم خدا
این ہمہ علمی نہ تعلیم حق ست
علم جسکو یہ ہی حاصل الجان
صاحب ایمان جان باشد ہمان

حکمت ایمانیان را ہم بخوان
غیر کی شرکت نہین اسمین ذرا
فی زہد وجہد فی از بو تو است
یعنی معرفت خاص ہی وہ مکان
گر نباشد غافل از دو ہم بدان

دربیان نماز کامل کہ عاشقان حق دائمی کنند

دیکھ ایسی نماز ای ذی بسر
بعد آسکے جب پڑھین ام الکتاب
جب پڑھین اخلاص کو باصدق دل
کیا لکھا ہی دیکھ تو ای خوش نصیب
جسکی ہستی نیست ہو مثل خدا

حق سی واصل غیر سی منحجب
جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب
نور وحدت سی وہ ہین باقی ملا
مولوی جو کہ دین کا ہی طبیب
اسکو کہتے ہین ملائک مرحبا

جب کرین تکبیر اولی وہ تمام
دیکھ کر انوار اسکے ذی بسر
یعنی ہستی نیست کرتے ہین عزیز
چونکہ با تکبیر ما قربان شدیم
خوب پہچانا خدا کو ای بشر

نور وحدت دیکھ لین ایکبار
سوختہ ہوتے ہین عاشق سر بسر
ماسوا حق کے نہین رکھتے تمیز
ہمچون قربان از جہان بیرون شدیم
ماسوا حق کے گیا سب کذر

حدیث شریف الصلوۃ معراج المؤمنین

یعنی یہ ہی وہ صلوۃ ای ذی کرم
سعی جو کرتا ہین اسمین بشر
بار ہی اسکے زمین و آسمان
خون سی ہوتی تھی تن سی خالی
ایکدن کا حال سن ای بیخبر
جب نکالین ورد ہو انکے عجب
درد تھا یا تھی بلا دو جہان
کرکے سب نکالین جلد تر
سی اسکو لیا سب نے نکال
فرق کیون ہی خون معلا نہ ہی یہ
دیکھ لے یہ ہی صلوۃ با حضور
ہون سو تاکون اب بیدار ہی
ہین صدیق بعد انکے عمر

جو کہ ہی معراج مومن سر بسر
وہ ہی بدتر سی احمق بیخبر
کہتے ہین الامان الامان
یعنی کہری بہاڑ کر تھے یار
دل پہ تیری تا ہو کچھ اس اثر
دشمنون کے بھی ہو ایسا نصیب
رنگ حضرت کا تھا ادرن سی کہان
پر نہ حضرت کو اس سی کچھ خبر
ہو گیا پھر سب مصلا خون سی لال
دوستو اسکا بتاؤ تم سبب
ہی مقلد اسکا گر ہی ذی شعور
سوز دل ہی کون تا ہو دار ہی
تیسری حضرت علی دار الاکبر

اسکو کہتے ہین نماز با حضور
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت علی
زرہ ہو ہا تا تھا رنگ مرتضی
یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا
تیر تن مین چبھ گیا آنکے جوان
اس سبب سی دیر تک تن مین رہا
دیکھ کر عاشق ہوئے سب بیقرار
فکر مین تھی تا ہو وہ دانا
جب ہوئے فارغ دو شاہ اولیا
پھر حقیقت سب نے کی اسکی بیان
ایک شب حضرت کو آیا یہ خیال
جب گئے مسجد مین دیکھے تین یار
یہ حضرت تینون کا بر بانیاز

سعی کر اسمین اگر ہو ذی شعور
گوش دل سی سن ذرا تو ای اخی
جبکہ فرض و نفل کرنے کیا ادا
تیکہ نہ بس صلوۃ ای با وفا
جاہ مین جا کر ہوا مطلق بیان
شاہ بھی اس درد مین تھی مبتلا
تیر لگی تن مین انکے وا فگار
ادر گئے سجدہ مین یا تھو دانا
یون کہا ہو مستقیم
جبل کے دیکھوں انہی است بین
عشق حق سی در ہین بیقرار
کرتے تھے اپنی ادا اپنی زمانہ

اسقدر رو گئے تھے وہ صدیق پاک	تر ہوتی تھی اشک سے اُن خاک کی خاک	شمع ساں جلتے تھے اور تھے وہ خموش	دیگ ساں نکلے مگر سینہ سے جوش
دیکھ کر صدیق کا یہ وجد حال	خوش ہوئے اور پوچھنے کی اُن قیل و قال	یہ ندا آئی فلک سے اے رسول	درد دل انکا ہوا ہمکو قبول
کچھ طوالت پر نہیں ہمکو نظر	ہے مگر اخلاص پر عالی گہر	گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوٰۃ	ایک بہتر لاکھ سے ہے نیک ذات
یہ لکھا ہے دیکھ تو اے جانِ من	مولوی نے از برائے مرد و زن	پیش حق یک نعرہ از روئے نیاز	بہ کہ عمرے بے نیاز اندر نماز
یہ نہ حاصل تجکو ہوا ہے عجب	تا قیامت ہو وسیلہ سے مگر	کیوں کہ ہے راز دل ہے مرد دین	عالم سینہ ہے سفینہ یہ نہیں
	سوختہ دل ہے ہو حاصل یہ ادب	یاد رکھ اس بات کو عالی نسب	

دربیان صحبت اولیاء و فضیلت آنحضرت

ایک ساعت صحبت دل سوختہ	تجکو کر دے مثل گل افروختہ	دیکھ فرماتے ہیں مولانا کے پاک	قدر جانے اسکی کب ہر مشت خاک
صحبت مردان اگر یکساعت است	بہتر از صد خلوت و صد طاعت است	سوختہ دل کون لینے اولیا	انکو حاصل ہے ودادِ انبیا

حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ

ہے تخلق پر عمل انکا تو ما	وہ ہیں حق کے دیکھ یہ ہیں منتہا

حدیث شریف مثلہم کمثل الانبیاء علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل

کانبیا کے لفظ سے موصوف ہیں	عارف باللہ یہ معروف ہیں

حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

اقتدا تم سے مشرف یہ بشر	یہ مبشر اور سب ہیں کور و کر	نفس ہے ملعون شیطان ان سے دور	حق کو رکھتے دمبدم مد نظر

قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

اسلئے فرماتا ہے رب جلیل	نیک ہے انکی رفاقت اے خلیل	کیا رفاقت یعنی ہے ظل الٰہ	دور ہو جاوے اس سے ہوا و تباہ
انکی صحبت مردہ کو زندہ کرے	زندہ ایسا ہے نہ پھر ہرگز مرے	انکی صحبت دیو کو کر دے ملک	ہے اثر صحبت میں انکی یاں تلک
انکی صحبت ہے جنان عالم جاں	بیٹھے وہ بہتر ہیں انسے عالماں	انکی صحبت میں نہیں آتا شقی	یہ خبر دی مصطفےٰ نے اے تقی
گر تو چاہے ہمنشینی باخدا	ہمنشین انکا تو ہو اے باصفا	دیکھ یہ فرماتا ہے حق اے حبیب	جو شکستہ دل ہیں انکے ہو قریب
مولوی نے مثنوی میں یہ سخن	کیا لکھا ہے دیکھ تو اے جان من	ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا	او نشیند در حضور اولیا

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید باصفا	مانگتے حق سے وصل تھے یہ دعا	وصل اپنا دو مجھے پروردگار	ہجر سے تیرے ہوں میں بیقرار
یہ ہوا فرمان حق اے بایزید	گرچہ محنت تیری ہے از بس مزید	پھر نہ ہو گی وصل کی بشر تجھے	جبتک لاوے نہ تو تحفہ

Marfat.com

یعنے لا وہ چیز جو مجھ مین نہو
تو وون تجھے وہ چیز جو تجھمین نہو
تجھ سے سب شی جانتا ہون ای خدا
تجھ سے کوئی شی نہین پاتا جدا
علم تیرا ہی واسطے مین نے پڑھا
وعظ و پند اسکے سدا کہتا رہا
ہر بلا پہ صبر مین کرتا رہا
شکر تیری نعمتون کا بھی کیا
یہ بھی ہے توفیق تجھ سے ای الٰہ
ورنہ شیطان کر دیتا یکدم تباہ
یعنے یہ اعمال جو تو نے کئے
حور و غلمان اسکے بدلے مین لئے
سنکے یہ الہام رویا وہ فقیر
اور کہا دی علم اسکا دستگیر
پھر ہوا یون حکم رب دو جہان
گوش دلسے سن ذرا اے نیکدان
دور کیا ہے وصل کا پیغام ہے
عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے
کیست فرعون آنکہ او خود بینہ
کیست موسیٰ آنکہ از خود وارہید
گر تو فریادی کنی یعقوب وار
تا بتو بوئی رسد از زر دیار
تو ہے غافل نور حق سے بے بصر
پھر بھلا ہو کسطرح تجھ پر اثر

سنکے یہ الہام روئی نیاز زار
پھر کہا یون ای پیمبر پروردگار
روزہ رکھتا اور پڑھتا ہون صلوٰۃ
حج کرتا اور دیتا ہون زکوٰۃ
رات دن کرتا رہا مین تیرا ذکر
اور آنے دی نہ دلمین غیر کی فکر
مال و جان تجھ پہ کیا مین نے فدا
پیروی سنت بھی کرتا رہا
کر چکا جب عرض حق وہ باصفا
پھر ہوئی حق کیطرف سے یہ ندا
ان عباداتون سے ای عالی گہر
یان بھرے ہین لاکھون خزانے سربسر
مین نہین واقف ہون اس سے کچھ ذرا
تو ہی مجکو دے بتا اسے رہنما
یعنے وہ ہے درد و سوز و انکسار
ہم منزہ جس سے ہین ای باوقار
وصف ان کے تو نکالسن ای باخدا
مولوی روم نے بھی ہے لکھا
دیدہ یعقوب بینہ روشنی او
خویش را قربان کند بر بوی او
یوسف کنعان نہان در چاہ دل
تو درا جوئی نہین در آب و گل
ہر عبادت مین ہے یہ نفیس عظیم
پر نہین واقف ہے تو مرد سلیم

در بیان نماز بے حضور

جب کھڑا ہوتا ہے تو بہر نماز
سج بنا ہوتا ہے کچھ دلمین نیاز
عشق حق سے دل جلے جیسے کباب
یا کہ جیسے برف پیش آفتاب
مولوی نے مثنوی مین یون لکھا
پڑھ سہ آئے گر ہے تجھی فہم و ذکا
ما سوا حق کے جو ہو دلمین خیال
جیسے وہ کچھ کم نہین حب کا کلال
بے حضور دل اگر ہووے صلوٰۃ

چاہئے وقت نماز ایسا نیاز
جس سے حاصل ہو تجکو سوز و گداز
گر نہین کچھ خوف حق دلمین ذرا
پھر کہان تیری نماز ہے بے حیا
ہر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنین تسبیح کے دارد اثر
جبتلک اسکو نہ تو رہی بیسر
نور وحدت سے رہے تو بیخبر
وہ نہین ہرگز صلوٰۃ انبیا

حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفیٰ
بے حضور دل نہین ہوتی ادا
فکر باطل نے کیا تجکو تباہ
ہو گیا درگاہ حق سے روسیاہ
روز و شب کرتا ہے جسکی جستجو
نیز انوا سمین ضرر ہے مو بمو
فخر دنیا پر کیا تو نے خیال
یہ نہ سمجھا دین مین ہے یہ وبال
علم وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو نام
اور جانے مولوی مجکو عوام
ملا ہم سے ملا دو بار سول
فخر کرنے لگا مرد فضول

گر ذرا تو فکر باطل دل سے دور
تا کہ ہو وصل [illegible]
کیا ہے باطل فکر ای مرد ندا
[illegible] عا
گفتگو مین غم نمائی [illegible]
راہ مقبل کی نہ تو نے [illegible]
طالب شہرت رہا تو روز و شب
دل سے کچھ چاہا نہ تو نے فضل رب
پر وہ دین مین خوار و بے [illegible]
علم لو اسے جاکے دے اپنی نظر
یعنی وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو نام
اور نکلے سو طرح کا اس سے کام

Marfat.com

دربیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا تا قیامت کو نہ اعمیٰ ہن بھلا
وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو تا سولیے وہ دیوی سکو گہو
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق آلہ تا کہ ہو یہ نفس امّارہ تباہ
وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا تا رہون مین دمبدم حق پر فدا
وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور تا کہ ہووے یہ نماز با حضور
وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر تا پڑے پھر روی جانان پر نظر
اصل وحدت کی نہ پی جسنے شراب یا نکھائے نفس کافر کے کباب
علم تو بیشک پڑھا تو نے حبیب علت غائی سے کیون ہے بے نصیب
یعنی جیسے ہے وضو شرط صلوٰۃ بے نمازی کا وضو کیا نیکذات
صد کتاب و صد ورق در نار کن جان و دل را جانب دلدار کن
عمر را ضائع مکن در گفتگو گفتگو چون پردہ ہای تو بتو
جہد کن تا تو بچشم دل عیان بے دلیل و بے بشارت بیان
مولوی گشتی و آگہ نیستی خود کجا و از کجا و کیستی

وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہو نہان قرب حق لیکن ہو اس سے گمان
وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل دین سے تا لوگ ہووین تجہ خلیل
وہ نہ سیکھا ہو ریا جس سے ہو دور تا کہ اخلاص سے ہو دل کو سرور
وہ نہ سیکھا عیب ہو جس سے عیان یعنی وہ جو اندر دل ہین نہان
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز تا تکبر دور ہو اور حیلہ ساز
جسکے دلمین ہین مرض لیکن نہان نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان
پیر جی ہون یا کہ عالم بے بدل کشف ہو دونون پہ کیسے بے عمل
علم ظاہر شرط باطن اے پسر شرط بے مشروط باطل سربسر
مولوی لے یہ نصیحت تو شتاب تا کہ ہو دین کا تو آفتاب
بے نشان را کس نیابد از نصوص ہم نیابد از فتوحات و فصوص
پردہ ہائے تو بتو در دم بسوز تا ببینی روی آن فیروز روز
ہر کہ روی یار در دنیا ندید ہم نہ بیند روی عقبیٰ اے مرید
از خود آگہ چون نئی ای بیشعور پس نیابد بر جبین علامت غرور

علم سے تجھکو جہالت ہو گئی عقل جو تھی نور مین وہ کھو گئی

دربیان حقیقت جہل

جہل کیا ہے یعنے مس ہے اسکو سمجھ تو مہوس ہے مگر ہے بے خبر
جہل کو دے علم سے اپنے شکست جب پھونکے تو دے اسکو گشت
اسم اعظم کی تو دی بوٹی ملا عشق کی آتش سے دیو تو پھونک جلا
علم جسنے اسطرح روشن کیا ظلمت باطن کو اوسنے کھو دیا
جو ملا اس سے ملا با مصطفےٰ جو لڑا اس سے لڑا با مصطفےٰ
جسکو دیکھو اس سے کچھ ہین خلاف وہ نہ عالم ہے یہ عالم کا خلاف
انکہ می بینی خلاف آدم اند نیستند آدم خلاف آدم اند
گر نہین ہے شرط دنیا بے ادب کیون نہین کرتا بھلا خلق خدا
کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو لقا

اسکو زر خالص بنا رکھ اے جوان یہ تو نسخہ یاد رکھ اے مہربان
بولے اخلاق مین عالی گہر گر توکل حکمت سخاوت کی
جل کے جب خاک ہووے اپنی مس تب یہ ہون اکسیر اعظم سب
دین احمد کا ہے بیشک یہ طبیب ہو پھر اس سے بھلا وہ بے نصیب
کیونکہ ہے نائب نبی کا مرد دین اسکی صحبت مین ہے رحمت بالیقین
مولوی نے بھی لکھا ہے اے عزیز مثنوی مین اسطرح ہے کرتے
علم سے کا شرط دنیا ہے عزیز اسلئے یعنی رہا یہ بے
جسطرح آتش ہو کولا بیجا اسطرح مشروط کو بھی گرا
گر نہین ہے یہ تو گویا ہے تفضل

Marfat.com

دربیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا نبی نے دغل | جسکے دلمیں ہے خلل نیتمیں خلل
اگر پڑھے کوئی نماز بے حضور | نور وحدت سے وہ ہوجاتا ہے دور

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّهٗ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ لَهُ الرَّبُّ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰی مَنْ هُوَ خَیْرٌ لَکَ مِنِّیْ اِبْنِ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاِنِّیْ خَیْرٌ لَکَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَیْهِ الحدیث

یہ خدا اسوقت کرتا ہے ندا | کیوں نہیں ہوتا ہے تو مجھ پر فدا
کون بہتر مجھ سے ہے ای بوالبشر | جسکی خاطر مجھ سے ہے تو بے خبر
کر ذرا انصاف اے بے نصیب | مجھ سے بہتر کون تیرا ہے حبیب
اب نہیں سنتا یہ بندہ وہ ندا | حکم حق ہوتا ہے پھر یہ برملا
یعنے دلمیں کھا رہے جسکا خیال | وہ ہی ہے معبود تیرا باجلال
اسکو کر دو نور وحدت سے جدا | یہ نہیں قابل ابھی اسکے ہوا
یہ فرشتے کہتے ہیں عالی نسب | کیوں رہا آداب حضرت بے ادب
یعنے ہو آداب حق ایسا پسر | غیر خدا دل پر ہو جسکے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ امْرِءٍ لَا یَشْهَدُ فِیْهَا قَلْبُهٗ کَمَا یَشْهَدُ بَدَنُهٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ دَائِمٌ وَلَا یُکْتَبُ لَهٗ عُشْرُهَا اِذَا کَانَ قَلْبُهٗ سَاهِیًا لَاهِیًا

دیکھ فرماتے ہیں یہ خیر الوریٰ | جسم و دل دونوں ہو حاضر باخدا
یعنی جیسے تن کیا ہے قبلہ رو | دل بھی لیجے کر خدا کی روبرو
کیونکہ وہ ہے بے حجاب جلوہ گر | آہ غافل ہو بے خبر ای پسر

حدیث شریف فی الخبر اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْحِجَابَ مِنْهُ وَقَابَلَهٗ وَجْهَهٗ بِوَجْهِهٖ

وہ قریب اور حجاب اور تو ہے دور | پھر بھلا کیا ہو نماز ای بے شعور
غور کر انصاف کر دلمیں ذرا | کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا
جلوہ گر تو دیکھ وہ محبوب ہے | تو خود دیکھ اپنی یہ محجوب ہے
نور افشانی کرے سات آسماں | آفریں پڑھیں زمین و نیلگاں
سوسو جلوے خود کرے وہ باکرم | پھر بھی تو دیکھے نہ اسکو ایکدم
حبیب وہ فرماتا ہے سمجھاو تبہ | غیر تو ہے بت پرست و خود پرست
یہ ہوا القاب پھر بھی بے خبر | نفس نے غارت کیا تجکو پسر

اَللّٰهُ اَکْبَرُ

ذبح اسکو کر یہ تکبیر خدا | معنی تکبیر یہ ہیں اے فتا
تن کو قربان کر تو اے مرد بلا | مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب | تا شہادت کا ملے تجکو ثواب

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ

پھر ثنا ہو کر تو یہ حمد و ثنا | یہ دعا کرتے ہیں پیغمبر با انبا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

دور دشمن تب کر دار بد | یعنی شیطان ہاتف انوار رب
کر نظر مجھپر ذرا میرزا الم | تا نہ کرے یہ نماز تکو تباہ

Marfat.com

جب کرو رحمت سے وہ تجھپر نظر
ماسوا حق کے نہو پھر کچھ اثر
عدمین حامد فنا ہو اے جوان
حمد حامد محو یا محمود ہون
حمد ہو محمود مین پھر بیگمان
عرض و جوہر یعنی با نفصو...

دربیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیکہ شرط آمین ہے اے نیکنام
دیکھہ فرماتے ہین کیا وہ مولوی
این نماز آمد سلوک معنوی
گرچہ حافظ باشد وچست وفقیہ
او پلیدی را نہ بیند در عبور
کور ظاہر کا سنا تونے بیان
کیونکہ اسمین تو ملامت ہے عزیز
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے

چشم روشن ہو مگر کوئی امام
یعنے جو ہین مولوی معنوی
بے دلیل نمازت چون وی
چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ
ہیچ مومن را مبادا چشم کور
کور باطن کا بھی سن اے جوان
اس حدیث مصطفے سے کر تمیز
دیدہ و دانستہ تو تو کور ہے

جب یہ تیری ہو نماز باادب
چون امام چشم روشن در صلوٰۃ
در شریعت ہست مکروہ کیا
کور را پرہیز نبود از قذر
کور ظاہر در نجاست ظاہر است
وہ تو ہے معذور از طرف خدا
جب ملک تیرا نہین اسیر عمل
یہ حدیث مصطفے اہے معتبر

یاد رکھہ اس بات کو غافل نسب...
چشم روشن باید اندر پیش را...
در امامت پیش کردن کور را...
چشم باشد اصل پرہیز و حذر...
کور باطن در نجاست اندر است...
تو نہین معذور اس اے نا...
کور بہتر تجھہ سے اے مرد غل...
اس سے کیون غافل ہے تو اے بے...

بغیر ارکان صلوٰۃ ظاہری اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف اَلْعِلْمُ فَرِیْضَۃٌ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

دو طرح کا علم ہے تجھہ پہ فرض
ایک بھی ہو ترک ان سے اگر
کیونکہ ہو جسکے عقائد مین قصور
امر حق گر عشق سے ایسا ادا
بلکہ بڑہ اندا اس سے تو اے حبیب

حاصل اسکو کر اگر ہے ذی شعور
پھر کہان تیری نماز اے بے خبر
دین حق سے وہ بشر از بس ہے دور
جیسے ہو معشوق پہ عاشق فدا
کیونکہ ایمان پر کرے یہ نصیب
سب سے بدتر ہے دشمن ہے خدا

ایک تو ہے علم ارکان صلوٰۃ
پیشتر کر تو عقائد کو درست
کر چکے کامل عقائد جب جوان
پر حذر ہو نفس سے تو اسقدر
دشمن جان شیر گرچہ اے جوان
یاد رکھہ اسبات کو اے متقی

دوسرا اخلاص دل اے نیکذات
بعد اسکے دین مین ...
بعد اسکے یاد رکھہ اے نیکدل...
جیسے ہوے شیر سے بکری ...
دشمن ایمان نہین وہ بیگمان...

دربیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم ا...

آگئے ہم اسپر کرین تجھسے بیان
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق

یعنی جس سے راز مخفی ہو عیان
روح کا کر علم باطن کو شفیق

ایک تو ہے علم ظاہر مرد دین
جب کھلے یہ سر حق تجھہ پہ یقین

دوسرا ہے علم باطن ...
علم باطن سے وہ ...

قال مالک مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّہَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَھُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز
جان بغیر از جسم کب پکڑے قرار

پر نہو وے علم باطن کچھ تمیز
جسم بیجان خراب اے دلفگار

یہ ہین دونون علم مثل جان و تن
جو نہ جانے اسکو حق ہے حسرت دکہ

ایک بن دونون ہین ناقص جا...
یہ ہے مثل شریعت ذی ...

Marfat.com

علم ظاہر اور باطن سے پسر
شرع دونوں سے مرکب اے فتا
ایک بھی گر ترک ہو تجھ سے پسر
علم ظاہر ہے سبب باطن کا دوست
علم ظاہر فخر دے انسان کو
علم ظاہر سے گرے تو خاک پر
علم ظاہر مبدء کبر و حسد
علم ظاہر موجب کبر و ریا
دیکھ فرماتے ہیں کیا اے بیخبر
علم باطن کیا ہے بس اخلاص دل
وہ ہی ہے علم خدا علم نبی
دیکھ فرماتے ہیں حضرت مولوی
ماسوا اسکے نہ پڑھ تو ای پسر

شرع احمد ہے مرکب سر بسر
ماسوا اسکے نہیں مرد خدا
دین حق سے کچھ نہو تجھکو خبر
علم باطن مغز اسکا وہ ہے پوست
علم باطن فخر دے ایمان کو
علم باطن سے اڑے افلاک پر
علم باطن معدن نور احد
علم باطن دافع انکا ای فتا
یعنی حضرت مولوی والا گہر
جس سے جاتا ہے خدا ہر آن مل
جس سے ہو مغلوب شیطان دنی
مثنوی میں سطح پر ای اخی
تاکہ آوے نور حق تجکو نظر
فقہ کردے بند تیری گفتگو

ایک جان ہے ایک تن ای نیک بخت
جو کہ منکر ایک سے بھی ہے معیب
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو
علم ظاہر سے ہو بس ظاہر پرست
علم ظاہر نفس کو کردے بقا
علم ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال
علم ظاہر علت دنیا و دین
علم ظاہر تجھکو کردے بس تباہ
علم گر بر تن زنی مارے بود
جاتا ہے اخلاص سے نفس لعین
ماسوا اسکے نہیں علم و عمل
علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
حذف ہو تفسیر کے پڑھنے سے جان
تا عیان ہو خیر و شر تجھکو نمو

جان تن میں النسبت کب ہو نصیب
وہ ہوا دونوں سے منکر بے نصیب
اسنے اپنی عمر دی ناحق میں کھو
علم باطن سے ہے دل چالاک جست
علم باطن نفس کو کردے فنا
علم باطن سے ہو حاصل وجد و حال
علم باطن علت حق الیقین
گر نہ رکھتی نور باطن سے نگاہ
علم گر بر دل زنی یاری بود
کیا گنتا شیطان ہے اس خرفہ میز
جو پڑھے اسکے سوا وہ وہ دغل
ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث
دی جلا دل کو حدیث اونکو ان

دربیان اخلاص دل

ایک ہے اخلاص دل شرط ای اخی
دور کرتا ہے ای عشق خدا
عشق ہے آبحیات اے بیخبر
عشق ڈالے ذرہ پر گر ایک تاب
عشق حق ہے سب میں سے ہے بہتر دوا
ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد
جسم خاک از عشق بر افلاک شد

کچھ نہو اخلاص میں ہرگز اثر
ماسوا اسکی نہیں اسکی دوا
گر نہو یہ موت ہے کچھ سربسر
دیکھ کر بیتاب ہو وے آفتاب
یاد رکھ اس بات کو ای ذی شعور
او ز حرص و عیب کلی پاک شد
کوہ در رقص آمد و چالاک شد
ہر دلی کز عشق بزدان زندہ شد

کینہ کہ دشمن تیری اندر سے قوی
عشق افلاطون اور جالینوس ہے
جس نے اسکا ایک بھی قطرہ پیا
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر
مولوی کی گفتگو پر کر نظر
شاد باش ای عشق خوش سودای ما
عشق جان طور آمد عاشقا
از حیات معنوی پاینده شد

یہ نجاوے بے خلوص ای متقی
یہ دوا ای نخوت و ناموس ہے
وہ مسیحا کی طرح جیتا رہا
خاک رہ اڑتی ہے پھر افلاک پر
تاکہ ... عشق ...
ای ... طبیب جملہ علتہای ما
طور مست و خر موسی صاعقا

دربیان سوز دل

... کیا ہے سوز دل ای ...
نفس کو دیوے جلا یہ سربسر
دیکھ ابراہیم کا تو سوز دل
... جسکے تھی آتش آب و گل

Marfat.com

سوز داؤد نبی کا سن پسر	جس سے آہن موم تھا ای بےخبر	سوز دل رکھتے تھے وہ خیر الانام	کفر کی ظلمت جلی جس سے تمام
اسکو مطلب کیجے ای مرد دین	سوختہ کر دی یہ سبکو بالیقین	اسکو حاصل کر ذرا مرد خدا	تا جلے یہ نفس کا فربے حیا
جبتلک یہ نفس تجھپر ہے قوی	راہ حق ہرگز نپاوے گا ای غبی	دمبدم رکھتا ہے وہ تجھ پر نظر	تا ہنووے دین سے تو باخبر
جو پڑے انوار کی تجھپر جھلک	یہ نہ آنے دیگا اسے بس تجھ تلک	تو ہے غافل اسقدر اس سے عزیز	اسکی بدیون سے نہین تجکو تمیز
جانتا ہے کیون نہین غافل ای پسر	روز محشر پر نہین تجکو نظر	خوف حق سے گر ہو کچھ تجھ پر اثر	نفس کیا تو خود نہووے تو بسر
گر نہین ملتی تری خوف و حیا	نور ایمان پھر کہان ای بےحیا	حق نے دی اسکو خبر ای نابکار	باوجود اسکے نہین تو ہوشیار

قولہ تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

خندہ کم کر گریہ زیادہ ای پسر	تا کہ لطف حق سے ہو تجھ پر اثر	خندہ سے مردہ ہو دل ای باتمیز	یہ حدیث مصطفیٰ ہے ای عزیز
دیکھ کیا وہ مولوی عالیجناب	مثنوی میں لکھ گئے باسوز و تاب	تا نہ گرید ابر کے خندد چمن	تا نگرید طفل کے جوشد لبن
با تضرع باش تا شادان شوی	گریہ کن تا بے دہان خندان شوی	کے برابر ہے بندہ شاہ مجید	اشک یا درو وزن با خون شہید
زابر گریان باغ سبز و تر شود	زانکہ شمع از گریہ روشن تر بود	در پئے ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
طفل یکروزہ ہمی داند طریق	گر بگریم تا شود دایہ شفیق	تو ہے نادان طفل سے زیادہ پسر	گریہ کی تاثیر سے ہے بےخبر
	کر تو حاصل خوف حق عالیجناب	تا کہ ہووے نور حق سے فیضیاب	

دربیان پنجگانہ حضور کہ مومن را میسر میشود

پنجگانہ تو جو پڑھتا ہے نماز	مومنوں کا حشر یہ ہے بانماز	جب ادا کرتے ہیں وہ اپنی صلوٰۃ	حشر برپا ہو نہ ہوا ای نیک ذات
یعنی وہ دربار ہے قہار کا	سامنا ہے دیکھ ان جبار کا	صبح سے لے تا عشا و تا سحر	حشر کا میدان ہے یہ ای بےخبر
	ہے بجا ہے پرسش حق یہ خطاب	یعنی ہے وہ با صواب با جواب	

قولہ تعالیٰ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

دیکھ فرماتا ہے یہ رب جہان	تیرا ہون ہر وقت محسن بیگمان	اسکے بدلے مین تو کیا لایا مجھے	مین نے مہلت دی جو دنیا میں تجھے
عمر اپنی صرف کی کس کام مین	اور رہا پابند تو کس دام مین	چشم روشن دی جو تجکو نور سے	وہ گنوائی کس جگہ ای خودپسند
عقل جو دی تھی تجھے بہر خدا	وہ تلف کس شئ پہ کی ای بےحیا	حسن دی تھی ہمنے تجکو جابجا	صرف کین کس کام میں ناکا
	جسکا دل ہوتا ہے حق سے کچھ رجوع	جب وہ کرتا ہے رکوع باخشوع	

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

سر کو اپنی شرم سے وان پر جھکا	یون لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا	پھر ہو فرمان حق ای محترم	سر اٹھا کر دیکھ تو میرا کرم

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

Marfat.com

سر اٹھاتا ہے یہ پڑھ کر وہ بشر	یعنے سنتا ہے خدا تو سر بسر سر اٹھا کر دیکھتا کیا ہے جوان	حمد تیری دل سے کی جسنے ادا نور وحدت جو نہاں تھا ہے عیان	نفس و شیطان سے کیا اسکو بچا
	اَللّٰہُ اَکْبَر		
	پڑھ کے پھر تکبیر بسمل ہو گیا	ہو کے بسمل جان سے اپنی کھو گیا	
	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی		
پھر کہا سجدے میں اسنے اے جلیل یعنے ہو کر ہمنشین تو دید کر	تو جلیلوں کا جلیل ہے اے جلیل غرق پھر نور میں تو سر بسر	ہو چکا اسکا تذلل جب تمام دیکھ انوار یہ عالی النسب	پھر ہوا حق کیطرف سے یہ پیام یوں لگا کہنے زبان سے باادب
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ			
یعنے ہے سب بندگی تجکو اِلٰہ	مال کی ہو یا بدن کی بادشاہ یعنے تمپر اور امت پر سدا	پھر کیا اسنے نبی پر یوں سلام رحمت حق ہو سدا تمپر فدا	مہربانی حق کی ہو تمپر تمام
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ			
ہو کے لا پھر لا کیا حق کو الٰہ	جب ہوا اثبات حق ہے با خدا	یعنی روشن چشم دل اسکی ہوئی	مٹ گئی پھر من و تو کی داغ
قولہ تعالیٰ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ			
ہے یہ آداب صلوٰۃ اے بیخبر علم یہ اور وہ ادب ہے دین	جسکے باعث ہے میسر یہ شرف فرض یہ دونوں ہیں تجپر سر بسر کیونکہ یہ صلوٰۃ ہے باکمال	علم اسکا سیکھ اے عالی النسب ایک بھی گر ترک ہو تجھ سے عجب گر نہو یاں پھر کہاں ہے خیال	ہے شرف انسان از علم و عمل تو اٹھے محشر میں اعمٰی بغضب
قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا			
دیکھ یہ فرمان حق اے مرد دین شرط یہ مشروط ہے اسکا وصل حق نہیں ہے وصل حق اسکے لیے جو نہیں ہے پر مسمّٰی سے ہے دور ہے اگر خواہاں مسمّٰی راہجو وہ یہ قبلہ دل بدنیا ہے مبتلا یعنے اگر ہے غافل از خدا	یا جو اعمٰی وہ بھی اعمٰی بالیقین پڑھ کسی عاشق سے جا اسکا سبق پھر کہاں معراج یہ اے بیخبر پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور بے مسمّٰی اسم کے باشد نماز پھر کہاں تیری نماز اے بیسعید پھر یہ سجدہ کسکا ہے اب تو بتا جو نہیں ہے کوئی بغیر حق صلاۃ	جانتا کیا ہے نماز اے بے خبر لفظ ہے معراج کا اسپر گواہ یہ تو ہے معراج پر تو بے نصیب یہ لکھا ہے بو علی نے اے حبیب گر خدا خواہی خدا جوئی بکن گر نہیں حق کی طلب اے بے حیا مشت ہے یا سنگ ہے یا خاک ہے وہ تو بیشک بت پرست ہے بیگمان	یعنے ہے معراج مومن سر بسر یعنے ہو وصل حق اسکو کہا اسلئے تجکو [illegible] دیکھ کر [illegible] بے نصیب ورنہ [illegible] [illegible] وہی جواب اسکا [illegible] باادب

Marfat.com

در بیان ریا

جو عمل ہو بے طلب معنی دیکھے	وہ عمل ہو باریا تو جان لے	جانتا ہو کیا ریا ہے ای جوان	یعنی یہ ہو شرک اصغر بے گمان
جسکے دل میں یہ ریا ہو ای حبیب	بت پرستوں میں سے ہو وہ بے نصیب	پیر جی ہون یا کہ عالم ای پسر	خرسے بدتر ہیں یہ دونوں بسر
کیا ہوا اگر ہو گئے لاکھوں مرید	اور کہتے ہیں انھیں وہ بایزید	وہ ہیں شیطان شیاطین لعین	خلق کو کرتے ہیں جنت سے بعید
صدق کو دیں کذب سے اچھا چھپا	یہ ہیں دونوں اسقدر کے بیحیا	اس سے شوکت دین کی ہوتی ہے کم	کذب سے گر اسمیں مارے کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال	خلق سے بیعت نہ لا ای خوش خصال	اسکو کہتے ہیں کمال ای نیکنام	ماسوا حق کے محبت ہو حرام
نور وحدت کا ہو دل پر اثر	ماسوا حق کے نہ آوے کچھ نظر	جسکو دیکھے چشم دل سے ای حبیب	نور وحدت وہیں ہو با نصیب
پاک ہو یوے درد حق جسکا عزیز	ماسوا حق کے نہو اسکو تمیز	جبتلک ایسا نہو تجھ میں اثر	تیری پیری مکر ہے ای بے بصر
دیکھ تو اسکو ذرا مرد خدا	مولوی روم نے یہ کیا لکھا	کار مردان روشنی و گرمی ست	کار دونان حیلہ و بے شرمی ست
لیک اسمیں شرط یہ عالی گہر	ہو شریعت کے موافق وہ بشر	جو خلاف شرع ہو وہ ای سعید	جانیو اسکو تو بس دیوی مرید
یا طریقت کے مخالف ہو اگر	وہ نہیں ہادی دین کا سربسر	پیر جی ہون یا کہ عالم بے نظیر	یہ نہیں پیری کے قابل ای فقیر
گوش دل سے سن ذرا یہ گفتگو	کام آویگی خدا کے روبرو	راہ سنت ہے صراط المستقیم	راہ بدعت راہ شیطان الرجیم
دیکھ فرماتے ہیں عطار ولی	گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی	اہل بدعت شیخ سنت چون بود	رہ ندیدہ کے ترا رہبر بود
رہبر راہ طریقت او بود	کو بہ احکام شریعت میرود	دیکھ کیا لکھتے ہیں شمس العارفین	یعنی مولانا کے مرشد مرد دین
	باش ثابت در شریعت ای عزیز	تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز	

در بیان متقشف سے ورد

پاک جو پابند صورت ہو بشر	وہ تبرا اس سے زاہد سربسر	گر نہیں باطن تو ظاہر سب خراب	دیکھ لے یہ تو حدیث با صواب
ظاہر و باطن ہو مثل جان و تن	وہ ولی اللہ ہے بیشک جان من	ایک میں بھی ضعف ہو ای عزیز	وہ نہیں پیری کے قابل بے تمیز
کیا لکھا عطار نے یہ ای حبیب	پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو با نصیب	آنکہ باشد و ایما صورت پرست	دامن معنی کجا گیرد بدست
صد فسون مکر دارد در درون	مخلص و صادق نماید از برون	مولوی نے بھی لکھا کیا دلپذیر	مثنوی میں اپنی دیکھ یون نذیر
جان بے معنے درین تن بیخلاف	ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف	تا عقش نقش ست معنے نغز نے	جوز با بسیار در وی مغز نہ
	دانہ بیمغزے کے گردد نہال	صورت بیجان نباشد جز خیال	

در بیان مغرور شدن باحتیاط تمام و محترز شدن از صحبت بے اہل باطن

تو نہ پھنسنا دام میں انکے پسر	جھوٹی دیتی ہیں صفیر سربسر	یہ نہیں ہیں مرغ قدسی بے گمان	چغد ہیں یا بوم یہ اندر جہان

Marfat.com

قول یہ سن عارف باللہ کا	نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا	زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر	تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر
بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش	از ہوا آید بیابد دام و نیش	تو ہو انکا مقیّد ذی سیر	یہ ہین شیطان شکل انسان بسر
کیا ہوا اگر ریش کی اس نے بلند	والی ہے اسنے ریا کی یہ کمند	پھانس لے اس سے سلیمونکو پسر	مولوی نے اسلئے دی ہے خبر
حرف درویشان بدزدد مرد دون	تا بخواند بر سلیمے زان فسون	ہے بسا ابلیس آدم رو کہ ہست	پس بہر دستی نباید داد دست
جو ہوا انکا مقیّد ای حبیب	نور وحدت سے ہوا وہ بے نصیب	یہ لکھا عطار نے اے باصفا	گوش دل سے سن ذرا یہ برملا
ہرکہ باور کرد آن مکر و دروغ	ماند از نور ولایت بے فروغ	گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد	در بیان ہلاکت راز مرد
اشقیا از اولیا نشناختے	دین و دنیا را از ان در باختے	رہزنان چون رہنما پنداشتے	احمد و بوجہل چون ہم داشتے
ساختی دجال را احمد و پیر	حرز عیسیٰ چون ندانے ای فقیر	خود نہ پیرست او کہ شیطان است	از طریق رہروان کو اگہ است
غول را کردی تصور رہنما	تا کہ گشتی منکر اہل خدا	تو نہ جا نزدیک انکے ای عزیز	تا کہ بادی نور را دانے تمیز
انکی صحبت مار سے بھی ہے بتر	یون لکھا ہے مولوی نے ایپسر	حق ذات پاک اللہ الصمد	کہ بود از مار بد از یار بد
مار بد جانت ستاند ای سلیم	یار بد آرد سوئے نار جحیم	زہر قاتل می شمر صحبت عام	ہست صحبت را اثر ہای تمام
جیسے قرب اولیا سے ہے اثر	ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر	دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا	یعنے حضرت مولوی با صفا
	صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند	

حدیث شریف لِلصُّحبةِ تاثیرٌ

اس حدیث پاک پر کر تو نظر	تا کہ بد صحبت ہو تجکو حذر	انکی صحبت سے ہو حق سے بے نصیب	انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی ای پسر	تا کہ ہووے دین حق سے با خبر	چار ہین اقسام سالک ایجوان	یاد رکھ اس بات ای نیکدان
پیشتر مجذوب سالک ای حبیب	سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب	حق نے بھیجا ہے اسے بہر [illegible]	تا کرے مخلوق کو یہ با خبر
لیک مشکل سے میسر ہو یہ پیر	یہ لکھا عطار نے سن ای فقیر	اولین مجذوب سالک آمد است	کو ز اول ابتدا واصل شدست
حق فرستادش بسوی خلق زود	تا کہ خلقان جہان را رہ نمود	سالہا باید فلک بر سر رود	تا کہ پیری این چنین پیدا شود
اسکو حاصل کر اگر ہے باخبر	دیکھ دم میں کیا ہو پیدا اثر	سالک مجذوب ثانی ای حبیب	[illegible]
سالہا محنت کرے جب جو ان	تب ہو قابل جذبہ کے ای نیکدان	یہ لکھا عطار نے ای ذی سیر	[illegible] اسے نظر
وان دوم را سالک مجذوب دان	کو سلوکے کردہ باشد رہروان	ور ریاضت در عبادت سالہا	[illegible] قابل جذب و
چون دل او قابل انوار شد	جان پاکش قابل اسرار شد	تا ہمی باز جذبہ او را در ربود	جان او شد محرم بزم شہود
پیسر مجذوب مطلق اے پسر	نور حق کے ماسوا وہ بے خبر	وا آمد حیران ز عشق خدا	عقل و دانش [illegible]

وہ ہوا ہے عشق حق سے بےخبر	غیر کا پھر کیا بھلا ہو راہبر	یہ لکھا عطار نے ای ہوشمند	ہوشمند و نے کیا اسکو پسند
پس سوم مجذوب مطلق ہیشمر	کو ز تاب نور حق شد بےخبر	او ز ہستی گشت از خود بےخبر	دیگر آنرا چون بود او راہبر
او چہ مست بےخود و لایعقل است	کردن تکلیف با وی باطل است	رہبری ناید ز مجذوبان یقین است	اتفاق کاملان اینست این
رہ ز مجذوبان مجو ای پرہنر	اندرین رہ ہیچ بخود در خطر	گرچہ آن مجذوب ہے حق آگہا	تابع مجذوب بیشک گمرہ است
چار مین جذب ہے لاکا ای حبیب	عشق حق سے وہ ہوا ہے بےنصیب	عقل مطلق سے وہ کرتا ہے طلب	ملتے واصل نہیں وہ بےادب
جو کہ تابع اسکا ہوا ای مرد دین	وہ ہے منکر عشق حق سے بالیقین	درد حق سے کچھ نہوا اسکو خبر	بلکہ ہے اس راہ حق سے دور تر
عام انسے بلکہ بہتر ای جوان	یہ ہے بدتر عام سے بھی بےگمان	یہ لکھا عطار نے اے متقی	جو کہ پیرو اسکا ہے وہ ہے غوی
چارمین سالک کہ او بےجذبہ است	او سلوکی کرد از ہستی پرست	سالک بےجذب چون واصل نشد	در طریقت لاجرم کامل نشد
سالک بےجذب خود آگاہ نیست	واقف این منزل و این راہ نیست	از رہ و منزل چو واقف نیست او	رہنمائی چون کند آخر بگو
چون نشد واصل بنا شد رہنما	نزد محققین چہ ہست او شیلا	این چنین گستاخ گر تابع شوے	رہ نیابی عاقبت گردی غوے
اسکو سمجھا فرض ہے تجکو جوان	تا ہو تو عشق حق سے بدگمان	کیونکہ یہ ہیں وصل حق سے بےنصیب	بےنصیبونکو نہیں بنا حبیب

در بیان اطاعت پیر کامل گوید

گر تو چاہے وصل حق ای بیخبر	کاملون کا خاک پا ہو سربسر	اس صفت کا گر ملے تجکو گدا	اسکے اوپر جان و دل سے ہو فدا
سب سے ہو آزاد انکا ہو غلام	جب ملے دین کا مزا تجکو تمام	جب ملک انکا ہو تو ہے خاک پا	از حق ہرگز نہو تو [illegible]
یہ لکھا عطار نے ای بےشعور	پڑھکے کر دل سے تکبر اپنے دور	منکہ دامن از جہان برچیدہ ام	عشق اہل اللہ بجان بگزیدہ ام
منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ	مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ	منکہ از ہر دو عالم رستہ ام	بر در اہل اللہ خاک درم
منکہ بر فرق سلاطین افسرم	پیش ایشان از گدایان کمترم	منکہ عرش و فرش ہر دم زیر پا	می کنم از خاک ایشان توتیا
منکہ آزادم ز قید ہر چہ ہست	پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست	منکہ از دنیا و عقبی فارغم	بہر وصل چون مہ بازغم
رو می مالم ز عجز و انکسار	وا کنم بر آستان این کبار	خوشہ چین خرمن اہل دلم	خاک راہ کاملان منزلم
انکے ظاہر پہ نہ کر ہرگز نظر	نور باطن اسنے حاصل کر بسر	یعنی ظاہر سے بری ہے انکی چال	پر نہیں واقف ہے تو ای خوشخصال
انکے ظاہر میں اگر ہو کچھ خلل	تو نکرنا ایسہ کچھ ہرگز عمل	دیکھ فرماتے ہیں کیا ای عزیز	اپنے حضرت مولوی یہ تمیز
ملت عشق از ہمہ دینہا جداست	عاشقان را ملت و مذہب خداست	وسوسہ بد کو جو شیطان لعین	دلمین تیرے اسکا کچھ ہو مر[illegible]
	خضر و موسی کا تو قصہ [illegible]	تا کہ ہو اس راز سے تجکو تمیز	

قولہ تعالی قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

تیری نیکی ہو بدی انکی حبیب	فرق یہ ہے یاد رکھ ای بےنصیب	دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	پڑھ ذرا اسکو تو ای مر[illegible]

Marfat.com

طاعت عامہ گناہ خاصگان	وصلت علمہ حجاب خاصہ دان	عام را باشد نظر بر فعل و اسم	پیش خاصہ محو گردد وصف و اسم
عام را با شیشہ و نقش و نگار	خاص را با روشنی گردد قرار	گر نظر در شیشہ داری گم شوی	زانکہ در شیشہ ست اعداد دوئی
مولوی کی سن نصیحت ای پسر	اولیا کا جب ہو منظور نظر	خاک شو در پیش شیخ باصفا	تا ز خاک تو بروید کیمیا
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کش را سخت گیر	چون بگیری سخت آن توفیق ہست	در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

دربیان صفت مجذوب سالک

ابتو سن مجذوب سالک کا بیان	تاکہ تجھپر نیک و بد سب ہو عیان	یعنی وہ مجذوب سالک ہی سیر	جسکی صحبت سے ہو جذب اول پسر
بعد اسکے ہو سلوک ایسا جوان	تا سلوک حق کے ہو وہ سب نہان	یان تلک پوشیدہ ہو وہ ذی سیر	قدر سلوک کی بھی نہو اصلا خبر
منتہی کا یہ ہے جذب ای نیک بخت	یہ طریقہ سب طریقوں سی ہے سخت	حکم اسکو ہے کرو سب سے بہم	پر نہو وے عشق سی باہر قدم
یعنی ہو مخلوق میں جون جان و تن	جان ہو حق کیطرف پر جانثن	جسکا یہ ہے حال ای عالی گہر	صحبت بد سے نہین اسکو خبر
حق نے بھیجا اسلئے اسکو شتاب	تاکہ ہو وے خلق اس سے فیضیاب	جسکو ایسا ہو سلوک ای مرد نر	وہ گدا ہے عشق کا شہ باہنر
	اسکی صحبت سے ہو جذب الہی خدا	پر ارادت تیری دق ہو ذرا	

قولہ تعالی انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء

بے ارادت کے نہین ہوتا اثر	انبیا کی کر ہدایت پر نظر	یعنے ہو اخلاص مرشد سی تمام	جب تجھے ہو جذب حق اپنا نام

دربیان اقسام جذب

دو طرحکا جذب ہے ای نیکمرد	جسکو یہ حاصل ہو وہ عالم میں فرد	ایک تو ہے خاص دیگر عام ہے	خاص یہ بس عام کا انجام ہے
عام کہتے ہین اسے عالی گہر	جسکو نسبت پیر کی ہو سر بسر	خاص یہ ہے یاد رکھ عالیجناب	نسبت احمد سی جو ہو فیضیاب
نسبت پیر اسکی ہے لیکن فلان	یعنے نسبت احمدی کو ہے خلاف	جسکو نسبت پیر کی ہو بوالفضول	ہے وہ عین نسبت ذات رسول
نسبت احمد احد کی ہے پسر	عرض یہ جو ہر وہ ہے انسے بیخبر	مخزن نسبت ہے مرشد ای نصیب	اسکو حاصل کر اگر ہے بانصیب
جس سے نسبت نجاہو ہووی نیکدان	یاد رکھ وہ ہی ہے نسبت بیگمان	اس مثل کو سن ذرا ای خوشخصال	امین لکھتا ہون مین [illegible]

دربیان زاہد خشک وزن فاسقہ کہ آخر کار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑا تھا صحرا میں [illegible]	وقت مغرب کے سنو ای نیکذات	زن وہان آئی چلی کہ ای سعید	[illegible]
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا	اور کہا زن سے کہ سن ای بیحیا	مین ادا کرتا تھا یان فرض رب	[illegible]
سنکے یہ زاہد سے زن نے کھینچی آہ	یہ کہا کہتے ہو کیا بادی راہ	فسق کی نیت سے [illegible]	[illegible] دیکھا نہ [illegible]
آہ تو نے دل پر کیا تھا یہ اثر	تن بدن کی کچھ نہ تھی مجکو خبر	[illegible] صد [illegible]	تو نماز حق مین یکسی جز خدا
مجھے زن سے یہ نصیحت پر اثر	گر پڑا زاہد زمین پر بیخبر	[illegible] تھا پر یہ کہتا [illegible]	[illegible] زن یہ کردی

یہ ہی مرشد مین بس اسکا مرید
التجا زاہد کی حق نے کی قبول
جب ہوا زن کا یہ رتبہ ای پسر
اسکے باعث سی کیا مجکو قبول
خود پسندی جھکو ہی از بس پسند
حق پسند ایسے نہ ہو غافل عزیز
خود پسندی شیوۂ شیطان ہے
تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب

تو دکہا اسکو خدارا ہ سعید
زن گئی افعال بد اپنے بھول
دیکھ کر زاہد کو زن زار ہو
کر قبول اسکو خدا بہر رسول
یاد رکھ اس بات کو ای ہوشمند
مثل زاہد تا کہ ہو تو با تمیز
کذب گوئی غارت ایمان ہے
مثل شیطاں تا نہو تو بے ادب

یعنے اپنا عشق دیوا اسکو خدا
عارف حق وہ ہوئی ایسی عزیز
یون کہا ای خالق کون و مکان
یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر
راست گوئی سی یہ رتبہ ہی سلیم
یہ پسندی حق ہین دونون اے حبیب
یہ ہین دونون فعل ابلیس پلید
زن منظ بیخود ہو نسبت مین فنا

دمبدم جس ہو تجھپر یہ فدا
ماسوا حق کے نہ تھا اسکو تمیز
ظاہر و باطن ہی سب تجھپر عیان
ہو گیا زاہد بھی عارف باخبر
زن کو حاصل ہو گیا از بس عظیم
جو کہ خالی انسے ہو وہ نصیب
کر دیا لاکھونکو غارت ای سعید
جب یہ تیری ہو نماز ای با فنا

دربیان صلوٰۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتے تھے صلوٰۃ
جبکہ فارغ وہ ہوئی عالی گہر
پھر سفیان نے کہا اے بیخبر
گر یہ فرماوے خدا ای کذب گو
یہ تصور ولیکن جب آیا پسر
جب حضور دل ہو حاصل ای پسر
تا کمی سازی زخون دل وضو

شام کی مسجد مین سن ای نیکذات
انسے پوچھا ایک نے ای فیضیاب
روبرو جھکے نہ ٹوٹے کیون جگر
پھر امیر و بنی کری کیون جستجو
شرم سے اسکے گرا مین خاک پر
ورنہ کیا ہی نان حلوا بے خبر
کے نماز عاشقان آید ز تو
می نیرزد آن نماز او دو جو

جبکہ ہو تجھ سنتین پر ای پسر
کیون گری بیتاب تم ای با صفا
وان کھڑا کہتا ہو حق بے ادب
کیونکہ تو پابند ہی تدبیر کا
سن چکا غافل یہ اب تو گفتگو
دیکھ تو یہ کیا لکھا ہی آشکار
ایکہ ترک تن بود اصل نماز
آنکہ با اغیار و ارد دل گرو

گر پڑی بیتاب ہو کر بے خبر
بھید اسکا تو ذرا مجکو بتا
بس دما نگون میں تجھسے روز و شب
کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
ترک کر حق کے سوا سب کو
مولوی رومی نے انکا
ترک خویش و ترک فرزندان

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ حق کی نماز
کیونکہ غفلت میں کچھو روز و شب
دیکھ فرماتے یہ حضرت نبی
تیری بیداری ہے سونے سے تبر
جب نماز پنجگانہ ہو ادا
صاحب ایمان ہان باشد ہمان
پھر سے گو سجدہ سبحان نکو

جب ادا ہو پنجگانہ یہ نماز
پھر خیال ب بھلا آتا ہے کب
گوش دل سے سن ذرا تو ای اخی
خواب کا کیا ذکر ہے ای بیخبر
پیشتر اسکو ادا کر با خدا
کو نباشد غافل از وی یکزمان
حق مرا ورا صاحب ایمان نکرد

دمبدم جسکو ہو حق کا حضور
اسلئے لازم ہی تجکو ای پسر
چشم میری بند دل بیدار ہے
اس حدیث مصطفیٰ کی از زبان
مولوی رومی نے اے بیخبر
پس نماز باید کنے ہر دم بجو
جب تلک ایسی ہین پڑھنا نماز

پھر کہان اصلی نماز اسکو
حق سے کوئی دم ہو تو
یعنے یہ دل خواب مین
صاف ثابت ہی صلوٰۃ
کیا لکھا ہی دیکھ تو یہ
عارف از وی یکزمان نماز
پھر کہان تیری نماز ادا

در بیان مذمت خیال الفت ماسوا الحق

ولمیں تیرے یہ ہر شغل الملیہ	حشر تک چھوڑے نہ تجکو ہے سعید	دل میں تیرے جسکے نسبت ہے کمال	حشر اسکے ساتھ ہوا ہو ذی جمال

حدیث شریف یحشر الناس یوم القیمۃ علی نیاتہم

یہ حدیث مصطفی ہے ایجوان ہرچہ در دنیا خیالات آن بود	حشر ہو نیت پہ تیری بیگمان ما بدر راہ وصالت آن بود	مولوی روم نے بھی ہے لپسر جز خدا کچھ فکر مت کر اے پسر	کیا لکھا ہے دیکھ کر ہو باخبر یہ کریگی خوار تجکو سر بسر

در بیان کشت آخرت

دل ترا ہے کشت مرشد کا شگار بیل میں اس کشت کی ہے نیکیان ہے بجا تخم نام ذوالجلال جب یہ کام تیری ہووے کشت زار برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا کیونکہ دشمن اسکے ہیں لاکھوں بجوان جبتلک انکی ہیں کرنا دوا اول ہے جان دفع شر موش کن یعنے وہ دل جو ہر خیال ایجوان یہ پھرے ہر رگ میں تیرے شغل حق	جو وہ بووے وہ ہی نکلے ہوشیار یعنے تنہائی و بیداری بجوان کشت دلمیں اسکو بوئے کمال عجز کے آلہ سے کاٹ اے ہوشیار برق یعنی شرک ہے اے باخدا بے نگہبانی نہ چھوڑیں بیگمان کشت تیرا سب خراب ہے باخدا بعد ازان جمع گندم خوش گزر لان ہیں موشونکا ہرگز کچھ نشان یہ نہیں دلمیں گنے راہ و ذوفنون دیکھ فرماتے ہیں عطار ولی	عشق ہے اس کشت کا جو تاب لپسر ہے بجائے چاہ چشم اشک ریز ہیں بجا ہے پاسبان ظاہر علیہ لاکے میدان میں تو رکھ خرمن پسر جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز بند کر غلہ کو اس جا ہوشمند دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ باحبوب جاتا ہے وہ مکان ہے بے خبر موش کیا ہے جانتا ہے اے حبیب کیونکہ ہیں نور حق ہے آشکار گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی	دل ہے اسکا فکر حق اے ذی بسر ہے بجائے شاہ شاہ رستخیز گرہوں یہ کشت میں دو ذی خلل دی ہوا اثبات کی پھر سر بسر پھر نگہبان بکار اے باتمیز جسجگہ پہچے نہ موشونکا گزر یعنے حضرت مولوی عالی جناب جس جگہ پہونچے نہ موشون ضرر یعنی شیطان لعین بد نصیب ہو گریزان دیکھ شیطان نابکار

در بیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ کس نمی داند قدر دل جز اہل دل مقصد مقصود خلوت این دولت این چنین دل را تو از عارف طلب دل یہ کیا ہے شاہد مقصود ہے دل یہ کیا ہے مرآت اہل الان	آنکہ از حق تافت بر وی بارقہ نیست دل را نسبتے با آب و گل ہرچہ میخواہی ازین دل طلب دل بجز زین مست جام ازلی دل یہ کیا ہے ساجد مسجود ہے دیکھتے ہیں جو حق آمد عیان	دل یعنی جوہر روحانی است اہل دل شد اہل دل شو اہل دل ہرچہ عارف داند از دل خود ندانست بے تعلم حق دہد او را علوم دل یہ کیا ہے مخزن اسرار ہے دل یہ کیا ہے تمام مرآت ہے	دل نہ از جسم است نہ جسمانی است ورنہ ہیچون خر فرشتہ [illegible] از کنارہ [illegible] نماند [illegible] علمہا ئے برتر از درک و فہوم دل یہ کیا ہے مطلع انوار ہے ٹھیک بر آثار سب آئین نظر

حدیث شریف قلوب المومنین عرش اللہ تعالی

دلکو فرمایا کہ ہے عرش خدا — صاحب لولاک نے اے باصفا
دل نہیں ہے یہ ہے بحر بے کنار — در وحدت امین خشان شمار
دل نہیں ہے لحم و شحم و گوشت پوست — دل ہے وہ جس میں محبت ہو بھی دوست
یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہے — وہ نہیں دل جو کہ اس سے دور ہے
یعنے فرماتے ہیں کیا وہ باخدا — مثنوی میں مولوی باصفا
دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
دل چو شد برباد عمر او حرام — گر بدانی او بود بیت الحرام

دل ہو ہر خاک از عشق خدا — آئینہ رو لیتے ہیں اس سے جلا
عرش و کرسی ہفت اقلیم و دگر — اسکے اندر دیکھ لیتا ہے بے خبر
و وصفت سے خاص ہے بینندہ دل — کیجو سچا تمیزا ہے اہل دل
کیا الگ ہے ان سے تھا دل انکا گشت — گوش دل سے گر سنو ہو سینہ چاک
دل گذرگاہ جلیل اکبر است — کعبہ بنگاہ خلیل آزر است
سن ذرا عطار کی یہ گفتگو — تاکہ واقف اس سے ہو وہ زشت خو
در وحق ہے جان دل اہل دل — یہ نہیں واقف جو خود ہیں آب و گل

در بیان درود حق کہ از قرآن ثابت است

یوں کہو یا حضرتو تم کرکے نزار — از طفیل مصطفے اے کاینات
آہ جب نکلی تو ہو سب پر نظر — تو وہ تڑپے گر پڑے میری نظر
سوز و درد و خاص ہوا فسر دلکا — زندگی عاشق کی ہو تیر دلکا
کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہے — دو جہان میں وہ باتنگ فرد ہے
جسکا دل با درد ہو عالی نسب — اس سے ملتے ہیں فرشتے با ادب
جسکا دل بیدرد ہو نو عالی گہر — وہ نہیں ہرگز بشر اے باخبر
ورد ہے جو اخلاص ہے انسان شریف — تو نہیں واقف ہے اس سے اے کثیف
ذرۂ درد خدا حاصل ترا — بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
درد تا حاصل کجا دلان ورد و نیست — درد و عالم دارے جان درد نیست
ہر کرا درد نیست در بانش منبا — وانکہ درمان جمد و جانش بنا
آتش است این بانگ نای و نیست باد — ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
یہ لکھا عطار نے کیا ہے عجیب — دیکھکر انسان کو گر ہو تب و
رو باسفل ارد چون گاو و خر — ہیبتش کار ہو بہتر از خواب و خور
مولوی کے سن تو یہ طرز کلام — دیکھ کیا ہوتا ہے ثابت نیکنام
چون نبود بوجہل ز اصحاب درد — دید صد شق القمر باور نکرد
یعنے تھا بیدرد وہ نسب باپ — کسطرح ہوتا سجا پاک سید
— یہ کلام پاک رب دو جہان

ایسی آتش کر مری یہ لمبی زبان — ہو اگر ظاہر جلی کون و مکان
بیقراری سے مجھے ہو بس قرار — فضل سے ہو جو دل ہی پر وردگار
اسقدر ہو سوز دل پر وردگار — چشم دل ہو خون بے لیل و نہار
ہاتھ ریحان و عالم ہے یہ درد — سر فرازی بخش آدم ہے یہ درد
جو کہ دل وابستہ ہے اسکی تاکید — درد ہے یہ دردا ہے مرد سفید
جو کہ ہے بیدرد وہ حیوان ہے — گرچہ ظاہر شکل میں انسان ہے
یہ سخن یا در دسن عطار کے — عاشق صادق سمجھو ہو ستار کے
ذرۂ عشق از ہمہ آفاق بہ — ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ
درگذر از زاہدی با زندگی — درد باید درد کار افتادگی
مولوی فرماتے ہیں اے بیخبر — اس کلام آتشین پر کر نظر
درد کے انکار جسکو ہے وہ خر — یا کہ بدتر اس سے ہے وہ بدگہر
حق ہمین گوید کہ انسان و المثل — ہیچو گاو است چو خر بل ہم اضل
بے نصیب از ہر کجا است آن گروہ — غافل از ارباب حالت آن گروہ
بر محمد چون ابو بکر نکو — دید صدقش گفت ہذا صادق
نقص یہ تھا بوجہل لعین لیس — اسلئے دین سے رہا وہ بے خبر
سن حقیقت درد کی ای جان من — تا نہو باور تو پڑ لعنہ زان
گوش دل سے تم سنو اے مہربان —

Marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

	جبکہ سنتے ذکر حق ہیں مومنین	خوف حق ہوتا ہے دل پر جاگزین	

قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

یاد کرتے ذکر حق ہیں با حضور	دل کو اس سے ہوتا ہے از بس سرور	اپنے ہستی مست ہوتی ہے غرور	ماسوا حق کے ہیں [illegible]
	جاتا ہے نیستی کیا ہے یسار	غیر حق بیٹھے ہے دل پر اثر	

دربیان سبب جذب اہل حق

جسکے ہی ہوا اس اثر کا کچھ ظہور	نفس عاجز روح ہے ذی شعور	لیکن تنسے جان کو نسبت ہے [illegible]	اس سبب سے وہ ہے [illegible]
یعنے جان ہے پاک جا ہے پاک کو	تن نجس ہے خاک جا ہے خاک کو	تن کی خواہش ہے [illegible]	جا کی خواہش ہے [illegible]
تن یہ کہتا ہے نہ جاؤں عرش پر	جان یہ کہتی ہے رہوں کیوں فرش پر	جان و تن میں یہ نزاع شور ہے	مستغنا ہر ایک کا [illegible]

قولہ تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

جان یہ کہتی ہے کہ میں ہوں امر رب	ہیں مقید آب گل کی تنگی سب	تن یہ کہتا ہے کہ میں ہوں آب و خاک	تو کہاں اور میں کہاں [illegible]
یہ چھوڑونگا تجھے اے نیکنام	مجھ سے روشن ہے مرا [illegible]	قید تنسے جان نہیں ہوتی رہا	تا کہ حاصل ہو [illegible]
کھینچتا ہے اوسکا تن از ظرف	اس سبب سے جان ہوتا ہے [illegible]	اس تنگی کے سبب سے ما [illegible]	دست و پا کو مارتے ہیں [illegible]
مولوی کا یہ کلام ہے اول [illegible]	ہے یہی مضمون بیشک مشتمل	روح ہی بدوت سو [illegible]	[illegible]
آتشد ہیں دست و پا زن [illegible]	شور و غل پڑ جاتا ہے [illegible]	مولوی فرماتے ہیں [illegible]	مثنوی میں [illegible]
جسم پر خاکست و جان بر لامکان	لامکان ہے خوف و ہم [illegible]	لامکانے نہ کہ در وہم آیدت	ہر دم [illegible]
زینستان تا مرا ببریدہ اند	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	[illegible]	[illegible]
لکھا عطار نے [illegible]	قدر [illegible]	قد سیار [illegible]	[illegible]
مرد اسکو کہتے ہیں اہل [illegible]	ماسوا اسکے نہیں [illegible]	جا ہوں کے قول [illegible]	[illegible]
[illegible] امام اولیا عطار ہے	مانگتے تھے یہ [illegible]	کفر [illegible]	[illegible]
[illegible] فرماتے ہیں مولانا روم	قدر کب جانے [illegible]	[illegible]	[illegible]

دربیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

گرچہ شرع احمد کا [illegible]	ورد اسکا راستے [illegible]	جو خلاف آنجناب پاک ہے	[illegible]

Marfat.com

قولہ تعالیٰ و من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جو فدا انکا وہ مولا کا فدا — پڑھ اطاع اللہ فرمان خدا — جسنے کی اُسنے محبت ای حبیب — نور وحدت ہو گیا اسکو نصیب

جس زمین پہ نقش ہو سن انکی قدم — اسکو چومین سب ملائک دمبدم — ہو وہ جسجا پہ لکھا حضرت کا نام — اور لیا آنکھین ملین ہر صبح و شام

حُبِّ احمد سے ہی بس وصل خدا — کیون نہین ہوتا دلا اُنپر فدا — مصقلہ ہے دل کا حُبِّ مصطفےٰ — بے محبت کے نہو دل پر جِلا

جسکو حُبِّ مصطفےٰ حاصل نہین — الیقین وہ بے یقین ہے بے یقین — گرچہ وحدت کا کرے سو سو شمار — بے محبت کے نہین ہوتا شمار

حدیث شریف لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین

حُبِّ انکی شرط ایمان ای بسیر — ہے یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف من رآنی فقد رای الحق

من رآنی کو تو پڑھ دل سے عزیز — جب تجھے ہو شانِ احمد سے تمیز — ورنہ بے نسبت نہو اس سے شعور — کیونکہ حائل ہین ترے دل کے خطور

یہ خطور دل حجابین ای حبیب — جبتلک کامل نہو نسبت نصیب — لیکہ نسبت تین ہین ای نازنین — جسکو حاصل تین ہین ہو مرد دین

ایک بھی گر ترک ہے سمجھے حبیب — نور وحدت رہے تو بے نصیب — انکو لا کے جب بجا جی جان سے — پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے

ماسوا اسکے نہین ہوتا حصول — جو کرے اسکے سوا وہ ہے فضول — چوب کو بھی دیکھ نسبت با رسول — ہجر سے روتے وہ مثل ذھول

دربیان ستون چوب حنّانہ

تھا ستون چوب حنّانہ نام — اس سے لگکے بیٹھتے تھے خیر الانام — ہجر سے حضرت کے رویا اسقدر — جیسے روتے طفل بے مادر پدر

سسکیاں بھر بھر کے کہتا میں فدا — یا نبی اللہ نہو مجھ سے جدا — جب ستون ہجر کے یہ درد ہو — حیف ہے انسان گر تو سرد ہو

جو ہمین تاثیر ہے ابتک بسیر — مولوی کے قول پر کر تو نظر — بشنو از نے چون حکایت میکند — وز جدائیہا شکایت می کند

واتی بدتر چوب سے ہم ہین بسیر — جنس سے اپنی نہین ہمکو خبر — خاص نسبت سے ہمین اولسی سلیم — ہجر وحدت کے جو ہین تیر میتیم

باوجود اسکے نہین ہم مین اثر — جیسے رکھتی چوب ہے عالی گہر — کیونکہ جب پوچھا نبی نے ای شجر — جا بجا تھا کیا ہے بتا وز وفد

تب کہا اُسنے کہ ہون سبسے جدا — اور بقا ہون با بقا ئے مصطفےٰ — دیکھ ہمت چوب کی ای بے بصر — ہو گئی طالب بقا کی ہے

گر نہین نسبت تجھے با مصطفےٰ — تو ہے بدتر چوب سے ای بے حیا — لیک اسمین نکتہ ہے باریک تر — یاد رکھ اس بات کو عالی

یعنے طاعت اور محبت اور — گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے — یا کہ قولی یا کہ فعلی ای بسیر — ہے محبت ذات کے شیدا

یہ محبت کی ہے صورت ای حبیب — جانسی لیکن یہ صورت ہے نصیب — یہ ہین دونون پوست مغزای فنا — گر نہین نسبت تجھے با مصطفےٰ

اسکو پیدا کر اگر ہے ذی شعور — جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور — دیکھ حنّانہ کو تھا عشقِ رسول — ہجر سے رویا وہ مثل ذعفر

دیکھ تھا یعقوب کو یوسف سا — روتے روتے دھوئے بینائی سے ہاتھ — دیکھ تھا صدیقؓ کو با مصطفےٰ — جان و مال اپنا کیا آخر

دیکھ تجھے عاشق عمرؓ عالی وقار — کر دیا بیٹے کو سنت پر نثار — دیکھ تھا عثمانؓ با حلم و حیا — قتل تک وہ عاشقِ احمد

Marfat.com

دیکھتے تھے حضرت علی اولاد گاہ	جان جانے چیز کی کچھ بھی نظر	دیکھ تھے حضرت بلال فی شعور	جان یکر کی قدمبوسی حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گوش زلیسے یہ حکایت سن عجیب	تاکہ ہو وے درد دل کی بانصیب	ایک صحابی تھے دار الاعتبار	نام تھا انکا بلال باوقار
عاشق احمد وہ والا شان تھے	جان و دل سے او پہ وہ قربان تھے	کوئی دم حضرت سے ہوئے گر جدا	سر زمین پر مارتے وہ جا بجا
اسقدر نسبت تھی انکو بارسول	گوش دل سے سن فرا ری بوالفضول	بعد وصل رحمۃ اللعالمین	آتے زیارت کے لئے وہ مرد و زن
جب پڑی انکی مدینہ پر نظر	گر پڑے بیتاب دل سے آہ بھر	خاک مین غلطان لگا درد و غم	یہ ندا کرتے تھے اے شاہ امم
ہین تری نعلین میری نور عین	دیکھنے سے جنکے عشاقون کو چین	وہ دکھا مجکو ذرا میرے حبیب	آنکھ کو اس سے ملو مومن نصیب
لیتے وہ انکے کف پا تم دکھا	تاکہ دون مین جان دل آپ پہ فدا	جھکے یہ پھر رو اٹھا وہ پھر گرا	کسطرح حاصل ہو وے امت بناد
میری قسمت ہی کہان ایسی بھلا	تیری نعلون پہ ہو ون جان سے فدا	گفتگو یہ کرکے باسمت مزار	بس فراق سے ہوا باچشم زار
جبکہ پہونچا وہ مزار پاک پر	گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر	آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار	اسطرح پر وہ تڑپا دل افگار
دیکھ کر یہ حال اصحابی تمام	گرد و پیش اسکے ہوئے سب خاص و عام	کوئی کہتا اے بلال دردمند	صبر کر اس جا یہ تو اے ہوشمند
کوئی کہتا اے بلال حق ذی شعور	کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور	کوئی کہتا اے بلال پر اثر	حال ہے اپنا ذرا دے تو خبر
تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگین	کچھ نہ پوچھو حال ہے اہل یقین	کیونکہ جل جاوے زمین و آسمان	گر کرون مین سوز دل کا کچھ بیان
تین دن تک وہ رہا با وجد حال	پھر گیا مسجد کو وہ با کمال	پیشتر تھا وہ موذن نامدار	بانگ پر جسکے ملک تھے جان نثار
جب گئے مسجد مین یارون نے کہا	بانگ اب پھر دیجئے بہر خدا	وہ زمانہ پاک جسمین تھے رسول	آج پھر ہمکو سر نو ہو حصول
کہکے یہ سب رو اٹھے اے مصطفا	وصل اپنا دیجئے بہر خدا	زندگی ایسی ہے اب تم بن خراب	یاریون کو بھی ہو گا یہ عذاب
جیسے تم پوشیدہ ہو شمس جمال	ماہ کے مانند اپنا ہے زوال	کوئی پرسان ہے نہین اس درد کا	کوئی پرسان ہے نہین اس درد کا
گفتگو کرتے تھے جب یہ سور گر	شق ہوتے تھے جگر انکے پسر	یہ شکایت جانسے کرتے تھے بلال	دوست بن آئی ہے کب تک قیل و قال
جانسے کہتے کیون نہی تو بیخبر	چشم ایمان کا گیا نور البصر	یہ کیا تو نے غضب اے بے نصیب	اسطرح یان پر رہی تو بے نصیب
کیا کرون مین حکم حضرت کا ہنر	ورنہ کرتا ذبح تجکو مین وہین	تو نے کی مجھ سے دغا کیا ہو وفا	حشر مین پا دیگی تو [illegible]
نور احمد پر فنا ہوتی اگر	زندہ ہوتی با بقا اے بیخبر	سخت حیران ہو کہا سمجھا ہے اگر	[illegible]
کیجیو تو عفو کی مجھ پر نظر	روسیہ مجھ سا نہین کوئی بشر	یا الہ العالمین [illegible]	[illegible]
جب کہا یہ عاشق معبود نے	رو دکھلایا شاہ مقصود نے	غیب سے آئی ندا اے بلال	یہ مقام [illegible] بلال
کوئی دم باقی ہے تیری فصل کا	دور نہین ہے یہ زمانہ وصل کا	آخرش دی بانگ با درد و حزن	[illegible]
کہکے لا کو یہ کہا پر دردگار	مجھ سوا کوئی نہین ہے کردگار	پھر کیا اللہ کا ظاہر جب بیان	نور وحدت ہو گیا سب دل بیان

Marfat.com

جبکہ پہونچے نام احمد پاکپر عرش کے ساکن یہ وتیرہ تھی ندا یون لگی کرنے دعا ای ذوالجلال	شمع سان جلکر گری پھر خاک پر قالوا اماتم پڑھو سب بر ملا دردہ ہمکو کر عطا مثل بلال دردسی انکار جسکو آئے کیا	دیکھکر تھرا گیا عرش برین دیکھکر یہ حال اصحاب کبار اب لکھ عاجز وہ انکا سوز درد وہ ہو شیطان شکل انسان جیا	عاشق صادق گری جب زمین گر پڑی فرش زمین پر بیقرار رقص مین آجا کہین اہد نہ مرد

دربیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت ابوبکر صدیق

سوز دل صدیق کا سن ای پسر	تاکہ ہوے درد دل سے باخبر زاہدان خشک پرست کر خیال	اسقدر تھا اُنکا سوز و اضطراب درد دل حال تو کرا ای ذی خصال	دل سے آتی ہے صدا بوے کباب

دربیان سوز و درد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

دیکھ کیا باور وتھے حضرت علی رفت مروی باز آمد با شتاب گفت پندارم ز درد کار خویش	یہ لکھا عطار نے سن ای اخی گفت پرخون ست چاہ و نیست آب مرتضی با چاہ گفتا سر خویش	مصطفے جاتے فرو و آمد براہ مصطفے چون این سخن از وی شنید چاہ چون بشنود زان تابش خود	گفت آب آرید لشکر را ز چاہ آزمان انگشت با دندان گزید لاجرم پر خون شدہ آبش خود

دربیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت عمر رض

درد سے موصوف تھے ایسے عمر رض تھا یہی ابن عمر کا حال زار ہے یہ نخعی کی روایت جا بمن پڑھ چکی جب وہ نماز کبریا جب سنایا مین نے قران مجید اسمین ہے تفصیل سے سب انکا حال کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا منحرف اسکا جو ہے شیطان ہے	سن لو واقع گر پڑی وہ آہ بھر پڑھ کے یوم گر پڑے وہ آہ مار قریۂ کوفہ مین تھی اک پیرزن عجز سے مین نے سلام اسکو کیا آہ بھر کر گر پڑی ہوکر شہید دیکھ کر اسمین نہ کر کچھ قیل و قال ہو شکستہ جسکو دل انسان کا کیونکہ مسکن عظمت رحمن ہے وہ نہین مومن حقیقت مین لسیر	خشیت حق کا ہوا ایسا اثر اک صحابی تھے زرارہ باوقار وہ کھڑی پڑھتی تھی ان حملی اللہ مجھ سے پوچھا تجکو قرآن یاد ہے اس بنا سے دیکھ اصحاب رسول تو نہین قائل ہے اسکا نابکار بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین بلکہ بدتر کافرون سے و لعین عظمت حق سے جو خالی ہو لسیر	ایک مہینے تک رہے وہ بے خبر پڑھ کے قرآن ہو گئے حق عشق جیسے وہ سنو وہ نیکذات پڑھ ذرا اس سے کرا دل شاد جا کے احیا مین تو ای مرد فضول رب حق کے تو ہو گا شرمسار سنکے سجدہ ہوتے کفار بعیر سمت دل اُنسے زیادہ با بعیر

قوله تعالى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

اتنا ہے مومنو کی شان مین	آیا ہے حصر ہے قران مین جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز وساز	عاجزا کر تو دعا بہر خدا یہ کھلے یہ راز کب ای اہل راز	تاکہ حاصل درد ہو تجکو ذرا

حکایت حضرت موسیٰ و درویش عاشق

Marfat.com

ایکدن موسیٰ نے کی حق سے دعا
جب گئے موسیٰ تو دیکھا ایک مرد
جبکہ موسیٰ نے کیا اسکو سلام
بولا آمین از ہے کچھ اے جوان
نام حق سن عاشق حیران نے
دیکھکر یہ عاشق صادق کا حال
حکم آیا ہے بہت اے باوقار
درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے

خاص بندہ ہے اپنے در ہے مجکو دکھا
تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد
کچھ نہ پایا ہو سوا اس سے کلام
استی سے کر ذرا ہمپر عیان
جان سے دہو ہاتھ اس ہیجان نے
پھر کیا موسیٰ نے حق سے سوال
نام پر کردین سر و جان نثار
درد کیا ہے وصل کا انجام ہے
کیونکہ جسکے دلمین ہے اسکا اثر

تب ندا آئی کہ موسیٰ کر سفر
تھا زبان و دل پہ اسکے ذکر ہو
پھر کہا موسیٰ نے اے مست خدا
ہم کرین تیرے لیئے حق سے دعا
آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر
ایسا عاشق اور بھی ہوا ہے خدا
جو کہ ہین دیدار کے مشتاق تر
یا الٰہی درد کر مجکو عطا
اس سے بھاگین سب جہنم پر شرر

جا فلانے کوہ پر کر تو نظر
شور تھا ہو کا وہان پر سو بسو
ہو سکی ہے دیدار تیرا مدعا
تاکہ حاصل ہووے تیرا مدعا
روح نے پرواز کی افلاک تک
نام سن تجھپر کرے تا نکو خدا
درد ہے انکی غذا اے باخبر
جیسے رکھتا درد یہ تیرا گدا

حکایت حضرت خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حکایت گوش دل سے سن لے
آگ مین نمرود نے پھینکا انھین
یون کہا انسے کہ کچھ فرمایئے
یون دیا پھر عاشق حق نے جواب
ایکدم اسکا اگر پھونکون نہ بھیجے

قوله تعالیٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ

جب تجھے ہو درد حق سے کچھ خبر
آتش سوزان مین پھر کہا انھین
آپکو حاجت ہو جو بتلایئے
حضرت جبرئیل سے کر کے خطاب
عرش سے تا فرش جلجاوے ابھی
آخرش کو جب وہ پہونچے نار پر

جب خلیل اللہ کے عاشق ہوے
آگ پر جسدم معلق تھے خلیل
ہم کرین رب سے تمہارے پھر دعا
میرے دلمین شعلہ زن ہے نار سے
ماسوا حق کے نہین کچھ امید
جا کے بیٹھے تختۂ گلزار پر

عشق بازی مین ہے مشتاق ہوے
آتے انکے پاس اسدم جبرئیل
تاکے تمکو نار سے لے وے بچا
آتش نمرود کیا مردار ہے
رب مرا سب جانتا ہے والسلام

درصفت درد

درد کیا ہے مایۂ پیغمبران
درد کیا ہے سلیمان جہان
درد کیا ہے مہ رخون کی شان ہے
درد کیا ہے نور ایمان اے عزیز
یہ لکھا عطار نے عالی سخن
درد حاصل اگر ہے ہوشمند

درد کیا ہے بادۂ صاحبدلان
سب پری و دیونکا شہ بیگمان
درد کیا ہے عاشقونکی جان ہے
اسکو حاصل کر اگر ہے باتمیز
گوش دل سے سن ذرا اے جان من
معرفت کے بام کا یہ ہے کمند
انکے دل پر رنگ ہے ایسا عزیز

درد کیا ہے رہبر ایمان ہے
درد کیا ہے قاصد دلدار ہے
درد کیا ہے بحر وحدت کا ہے دُر
درد کا کیا وصف مجھسے ہو بیان
ہر کجا این آتش آید کار گر
زاہد و نکے قال پر مت کر نظر
حق و باطل کا نہین انکو تمیز

درد کیا ہے قاتل شیطان ہے
درد کیا ہے راز [illegible]
آسمان [illegible]
ہے کہان اسپہ کھلا اپنی زبان
زاتش دوزخ کجا ماند اثر
انکو پکڑا نفس نے باصد ضلال

Marfat.com

قولہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون

دیکھ تو جل شانہ کو قرآن میں | آپ نے فرمایا ہے انکی شان میں

در بیان مذمت زاہد خشک

[illegible]

[illegible]

زاہد و افغانات دیکھو اگر
تم فقط اک نقشہ تصویر ہو
[illegible] کی تو نے ناز
[illegible] قرآن کو
[illegible] پھر و مرید
[illegible] لبے بے تمیز
[illegible] بیان کر سو
[illegible] سعدی کا کلام پر اثر
[illegible] نہین کوئی بیان
یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب

مگر ہین تم تو تھارے سرسبز
سادہ دل ہو اور رنگ بے پیرہو
[illegible] سے نہین آتا ہے باز
خانے مین ہے بڑی کچھ شان [illegible]
اور کہتے ہین تجھے سب بایزید
سب یہ حاصل تیرا غارت ہوسر
[illegible] خندہ زن کیون ہی تو
ہو و قدر درد سے تجھکو خبر
یک نسبت مین تفاوت بیگمان
فہم حق سے تا کہ ہو تو باخبر

در حکایت پدر مجنون و پدر لیلیٰ

اکبر [illegible] مجنون کا پدر
بیٹھے [illegible] قیس کو [illegible]
[illegible] پانکے پڑھنے یہ جواب
جو لکھا تقدیر مین آسکی نہ تو
باپ پھر وہی خدا ہو کر اور اس
گر پڑا بیتاب ہو کر دل حزین
دیکھکر دامان لیلیٰ ہو جان
ہوے پر تاثیر جب وامان زن
یا کہو جیسے نسبت باپسر
نسبت احمد سے خالی کون
آپ [illegible] [illegible]

لیکے مجنون کو گیا لیلیٰ کے گھر
آسکے دل کو رنج ہوا اور کر
یہ نہین ہے را آیتری یا صواب
ہوتا ہے مجنون ہو یا ذی شعور
آوَ تو ایسی اکدم میر بار
مارتا تھا وہ پڑا سر پر زمین
اسکو گر دیکھے تو جینا ہے محال
نام احمد سے تو کیون ہے خندہ زن
یا کہ نسبت جیسے ہو باسم زن
اسلئے کرتا ہے تو خندہ زنی
صاحب نسبت پہ کیون خندہ زنی

والد لیلیٰ نے اسنے یون کہا
مالک لکے نہین کچھ تجکو کام
رحم کا باعث ہے جو کرتا نہین
گر نہین تمکو یقین اے اہل دین
جب آنچھی لیلیٰ تو دامن منتظر
پھر کہا لیلیٰ کے والد نے کلام
اسلئے رکھا ہے اسکو اس سے دور
ایسی نسبت کر تو پیدا او اخی
یا کہ نسبت ہے تجھ جیسے بزن
آپ اپنے عیب پر کرتا ہے ناز
زنگ دل کا یہ سبب سے او خرد

قیس کو زندان غم سے کر رہا
رحم کر اس طفل پر اے نیک نام
ورنہ مین مجنون سے کچھ کہتا نہین
دیکھ تو تم آپ از عین یقین
جا پڑی مجنون کی ہے دم بے خبر
دیکھے مجنون کو تو اے نیک نام
مانع جا و جان یہ بے شعور
جیسے مجنون کو بھی لیلیٰ ہے
ہے نبی سے آج تیا او سگ
اسقدر اندھا ہے تو اے جلد
عقل تیری ہو گئی ایسی

Marfat.com

جسکے دلمین یہ مرض ہو ای عزیز	حق و باطل کا نہین اسکو تمیز	کر دوا اسکی شتاب ای باشعور	جب تجھے ہو نام احمد سے سرور

در بیان طالب کاذب

مینو نسبت کر تو جاہل خوشخصال	تا نہو شرمندہ پیش ذو الجلال	کیونکہ یہ محشر مین پوچھیگا خدا	مجھ سے نسبت تجکو یا با مصطفیٰ
یا کہ تھی میری ولی سے ای حبیب	یا کہ اون تینون سے تجکو تم نصیب	سنکے پھر بولین کہ ای پروردگار	عشق سے تیرے تو ہم سب دلفگار
کوئی بولی ای الہ العالمین	نسبت احمد تھی مجکو بالیقین	کوئی بولی ای خدا تو داد گر	ڈھونڈتا پھرتا تھا مرشد دربدر
کر چکین جب سبھی سب یہ گفتگو	حکم ہو مجنون کو لاؤ روبرو	جبکہ ہو وان عاشق لیلیٰ کھڑا	تو کہو انکو کہ دیکھو تو بھلا
کون ہے کسکا ہے عاشق یہ جوان	جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان	سب کہین مجنون ہے ای حق خبیر	عاشق لیلیٰ ہے یہ [illegible]
عشق لیلیٰ کا ہے اسپر یہ اثر	جان تن سے کچھ نہین اسکو خبر	صوت لیلیٰ کا از بس ہے عشیق	پھر خود مین اپنے [illegible]
گریہ و زاری و آہ دلفگار	یہ غذا ہے اسکی ای پروردگار	سنکے فرمائیگا خدائے ذو الجلال	عاشق لیلیٰ کا دیکھو تمنے حال
کوئی تم مین سے بھی ایسا ہے بھلا	غور کر دیکھو تو تم ای بے حیا	خشک تم سب کا ہے کب ایسا بدن	جیسے مجنون کا [illegible]
کھینچا لاکھون بلا مین ای غریب	واسطے لیلیٰ کے دیکھو عجیب	کب تمہارا دل تھا ایسا بیقرار	جیسے مجنون عشق مین تھا اشکبار
کب میرے لئے کپڑونکو چاک	کب ہوئے تم میرے لئے تم دردناک	کب ہوئے تم میرے لئے بے خواب و خور	کب پھرے تم خوار [illegible] دربدر
کب ہوئے تم میرے لئے تم چشم تر	کب پھرے روتے ہوئے با درد و غم	کب ہوئے تم میرے لئے اندوہگین	جیسے [illegible]
میری خاطر کب کیا ہستی کو خوار	مفت مین عاشق بنے تم نابکار	ترک تم نے کب کیا مال و منال	کب ملایا [illegible]
واسطے روٹی کے تم در در پھرے	سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے	مثل روٹی کے نہ تھا میرا خیال	نسبت حق کا [illegible]
تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو	یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو	گر پڑھا تمنے تو علم بے عمل	[illegible]
کیونکہ نیت مین خلل جب ہے پڑا	پھر عمل ہو کسطرح تمسے سیدھا	اس خلل کی کچھ نہ کی تمنے دوا	[illegible]

کیا نہ بھیجے ہمنے دانا تمہے لبیب — نبض باطن دیکھنے کو ای طبیب

قولہ تعالیٰ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا

دیکھ لو لفظ حسن قرآن مین	ہمنے بھیجا ہے انھین کیا شان مین	بنگئے ظاہر مین تم از بس سعید	[illegible]
عیب پوشیدہ کیا نا دل سے	یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے	نیک سمجھے سارے اپنا کام [illegible]	[illegible]
اسلئے سیکھا تھا تمنے قیل و قال	نقص ہون پوشیدہ ظاہر ہو کمال	یہ نہ سمجھے دل مین [illegible]	[illegible]
کیا نہ ہو تجھی سمی نبی کی یہ حدیث	اس سے ظاہر ہے کہ تم ہو منتیب	یعنی جسکے دل مین کچھ [illegible]	ظاہر اسکا [illegible]

قولہ تعالیٰ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

کیا نہ دی تھی ہمنے قرآن سے خبر	ہے سلیم القلب پر میری نظر	ایمان کی یہ اولیائے اتقیا	دل [illegible]

Marfat.com

بلکہ دشمن جانتے اُنکو تمام	اور غیبت اُنکی تم کرتے مدام	کوئی کہتا یہ ہین ساحر بالضرور	چاہتے رہنا انھون سے سبکو دور
کوئی کہتا حال اُنکا ہے ریا	یہ نہین واقف ہین از راہِ خدا	کوئی کہتا کچھ نہین مجنون ہی	کیا ہوا گر تابع مشئون ہی
کوئی کہتا یہ خلاف شرع ہین سب	کیا ہوا اگر کچھ ہین بے بی ادب	اسطرح کی تم خرافاتین تمام	اُنسے نسبت کرتے تھے او بدلجام
سنکے یہ ارشاد حق او جاہلین	اگر گرین بیتاب جان سب بر زمین	اسلئے لازم ہی تجکو او گدا	مثلِ مجنون ہو خدا پر تو فدا

دربیان محترز شدن طالب حق از صحبت بیدردان

بے محبت نہ جا نزدیک تو	یہ محبت کے ہین دشمن زشت خو	یہ نہین تاثیر الفت کے مقام	بلکہ جانین عین الفت کو شعر
اُس سے واقف ہو اصل محبوب ہے	یعنے الفت سے نہ جو محبوب ہے	کیا محبت دیتی ہے کان نمک	جو گرا اسمین ہوا جان نمک
ہو اگر تو خار الفت سے ہو گل	ہو اگر سرکہ تو الفت سے تو مل	مولوی لکھتے ہین کیا شیرین سخن	ورد سننے سے ہو تلخی از دہن
از محبت خارہا گل می شود	از محبت دیو حوری می شود	اسکو حاصل کرکے چل یہ طریق	جب تو ہووے بحر الفت غریق
	یعنی پڑھ تو یہ حدیث مصطفا	وصل حق تجکو ہو جب ای باصفا	
	حدیث شریف من عرف	نفسہ فقد عرف ربہ	
	یعنے ایسے ہو عرف پر کر عمل	جب تو جاوین تیرے دل سے یہ خلل	

دربیان امراض باطن کہ چہار اند و مہلک طالب حق اند

	چار ہین امراض باطن بس عظیم	بیشتر اُنکی دوا کر اے سلیم	

حدیث شریف لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر

[illegible]	محبت یہ چار دوران ہین ای باوفا	تجھ سے ہو کسل جو تجکو حرص از	اپنے پیدا ورنہ ہوان ای بانیاز
[illegible]	از حق یہ مشکل [illegible]	کسب اسکا اگر ہو پارسا	وہ نہین ہی پارسا نزد خدا
[illegible]	[illegible] لازم ہی کہ [illegible]	[illegible] ظاہر بسے	لیک ظاہر مین نہین اس سے خبر
[illegible]	[illegible]	[illegible] شو اگر داری خبر	ان طریق کا ما انست اے پسر

[illegible] یعنے تکبر وغیرہ

[illegible]	[illegible]	[illegible] اصل پر اپنے خیال	تا کہ ہووے دور کبر ای خوشخصال
[illegible]	[illegible]	[illegible] رحم مین گیا	مضغہ خون ان بنا تو بے حیا
[illegible]	پرورش جس سے ہوا تو [illegible]	بول سے مخرج سے تجھ آیا نکل	اصل تیری کچھ یہ ہی ای دخل
[illegible]	نفس پر کرتا ہی کیون آراستہ	یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیان	انتہا سن لے ذرا او بدگمان
[illegible]	[illegible] قبر مین [illegible]	یہ نہ ہو [illegible] سمان سے آشکار	قبر مین تنہا چلا ای نابکار

Marfat.com

وہ کہان ہے ہمدم و دمساز ای بے شعور
تجھکو چھوڑا سبنے تو بھی سبکو چھوڑ
کیا تو لایا روشنی میرے لئے
کیونکہ یہ تاریک تر ہی تیرا گھر
کہکے یہ پھر قبر خود دکھا ئیگی جو زور
یعنے آدمی قبر کو جس بو سے عار
حکم دیگا وہ رب العالمین
کیونکہ وہ کہتے تھے ہمسے روز و شب
رحم کر مجھ پر ذرا بہر خدا
کیا ہی نسبت مجھ سی تجکو جو تر
ہی تنفر سب کو تجھ سی اس گھڑی
یعنے کرتا مین عرف پر گر عمل
دوستی گر خاک سی کرتا بسر
یہ دعا کرتے تھے دیکھو مصطفےٰ

جس سے دنیا مین تو کرتا تھا غرور
کیون چلا تنہا سبھون سی ملکو توڑ
کیا بچھاؤن فرش مین تیرے لئے
سانپ بچھو کا یہان اب بس خطر
تو تو کیا اور جا ئین گر دو بچھو ہوش
اصل تیری کچھ یہ ہی نابکار
دی حرارت سی جلا اسکو تو زمین
اسکو کرنے آج ہوتا فضل رب
گو کئے مدت ہوئی نین تجھ سی جدا
مین صفا تجھ مین بو ہی بسر
ایسی نکلی تن سی تیری بو بڑی
اصل مین تیری ہوتا کچھ فلل
آج ہوتا یان پہ تو شمس و قمر
یعنے مسکینون مین رکھ مجکو خدا
یعنے مسکینون سے ہوتا ہمنشین

وہ کہان فرزند و زن تیرے پسر
سنکے یہ آواز اڑ جاوینگے ہوش
کوئی یان لایا تو اپنا رفیق
یان بلائین سخت ہین لاکھون ہزار
بعد اسکے پھر سڑے تیرا بدن
پھر کریگی قبر حق سے یہ دعا
سنکے یہ حکم خدا ای بے نصیب
ہوگئے عاجز تبھی ای نازنین
ہو مخاطب پھر کہے اس زمین
جانتا تھا اصل گر تو خاک کو
وان نہ سمجھا آپکو تو خاکسار
وان تو تیرا فہم تھا افلاک پر
یعنے ماننا خاکسار و لے عزیز
وہ تو شاہ انبیا ای بے خبر
تا نہ چھوٹے اصل لوا ای نازنین

جنکی خاطر سے تھا تو بے خبر
قبر جب سے کہے کیون ہے ہمنشین
جو کہ ہو وے حال پر تیرے شفیق
کسکی طاقت جو کرے انکا شمار
بو تری بد ایسی ہے ظاہر جو تن
تنگ تر ہوا اسکی بو سے اے خدا
یاد آوین گے تجھکو کیے طبیب
یون کہی ہون ضبس میری بابا
تو ہین ہی ضبس میری یا [illegible]
خا کمین آیا تو کیون نا پاک [illegible]
یان تجھے کچھ ہوا [illegible]
کب تو سنتا تھا نصیحت [illegible]
اصل [illegible]
ایک یہ تجکو ہدایت [illegible]

حدیث شریف مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

خاک ہو تو خاک ہونے سے عزیز
جو نہین ہی خاکساری خوب تر
خاکساری مخزن الاسرار ہے
خاکساری سے ہو پیدا وہ کمال
کچھ فرما مین کیا وہ بے ادب
خاکساری سے ہو مقبول خدا
گشت آدم مقبل از مستغفری

جب تجھے ہو اصل اپنی پو تمیز
دیو ہو انسان [illegible]
خاکساری [illegible] الانوار [illegible]
جس دیکھے تو جمال [illegible]
یعنے حضرت [illegible] عالی نسب
ہو تکبر سے تو مغضوب [illegible]
دیو ہی ملعون گشت از متکبر

دیکھ تو اصل جسپر [illegible]
خاکساری [illegible]
خاکساری [illegible] ایمان [illegible]
خاکساری [illegible]
رہبر [illegible]
دیکھ فرماتے ہین [illegible]
عاجزا [illegible]

[illegible]

دربیان سبب کبر کہ [illegible] اندر ہمہ حالیان

سبب مین کبر کے ای باخدا | شیخ اصلی [illegible] | [illegible] | [illegible]

Marfat.com

یہ تو سب گل لیک ہین کہہ خار	خار کو کر دور گل سے ہی عار	سن مفصل مال دنیا کا بیان	دنیا بد ہے کہ ہو تجھ پر عیان
یہ ہو دنیا خبث اور زشت پلید	یعنی ہے یہ فضلہ خوان یزید	کیا ہو دنیا مادر فعلی ای پسر	زہر ہو اسکے نہین بچتا بشر
بلکہ بدتر مار سے بھی ای سعید	جان ایمان کو ڈسے ہے یہ پلید	لیک افسون اسکا جسکو یاد ہے	مال دنیا سے فقط وہ شاد ہے
شد [illegible] اشرار	یعنی غارت مثل فرعون ای پسر	ہو گیا شداد و نمرود و لعین	حقیقت منکر اسکے باعث بالیقین

حدیث شریف الدنیا ملعون وما فیها ملعون الا ذکر الله

اسلئے حضرت نے دی سب کو خبر	یعنی یہ دنیا ہی ملعون سربسر	جو کہ اسکے بیچ مین ہی ای فنا	وہ بھی ہی ملعون ہین مین برملا
دیکھ تو یہ مولوی نے ای پسر	کیا لکھا ہو دین سے ہو کر بخبر	اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در حق و در بق [illegible]
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین	لعنت الله علیهم اجمعین	سر خطا تون کی یہ سراہی جوان	یہ حدیث مصطفی ہے بیگمان
گر گیا کچھ فخر اسپر ای پسر	تو ہو بدتر خرے احمق سربسر	کیونکہ ملعون جسکو فرماوین نبی	فخر اسپر تو کرے دیو و دنی

حدیث شریف الدنیا جیفة وطالبها کلاب

اسکا طالب سگ بفرمان رسول	میر کہنا کب تجھے ہو گا قبول	مختصر کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے	اب کہو جتنا کہ اسکو لکھ سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن	جا بجا لکھتے ہین کیا ای سگ [illegible]	اکثر از کم شو اگر داری خبر	این طریق کاملانست ای پسر

دربیان حقیقت دنیا و بے ثباتے آن

کیا ہو دنیا یعنی ہو باغ خزان	تو ہو بلبل کی نمط ای بدگمان	خندہ گل کی طرح اسکو ثبات	بلکہ کمتر اس سے بھی ہے نیکذات
اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن	قب سے کتنے اٹھینگے یہ سخن	گر دلت آگہ ز معنی آمدہ است	کار دینت ترک دنیا آمدہ است
ترک دنیا گیر اے فخر جہان	تا کہ پاوے فخر سے اپنے نشان	جب ملک ہے نہین بن اثر	مولوی کی قول پہ کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ تا دینت بود	آن بدہ از دست تا اینت بود	اسکی عزت عین ذلت ای جوان	اسکی ذلت عین عزت بیگمان
دوست اسکا دشمن اپنی جان کا	بلکہ دشمن جان اور ایمان کا	ترک مین راحت ہے اسکی ای پسر	اسکی رغبت مین بلا ہی سربسر
مولوی نے کیا لکھا ہو یہ نسخہ	دیکھ تو بہتر ہے از در عدن	حاصل دنیا ہمین درد سر است	ہر کہ غافل شد ازین بدتر است
ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست	جز بخلوت گاہ حق آرام نیست	ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوی	ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ترک دنیا ہو طریق مصطفی	اس سے غافل کیوں ہو تو ای بیحیا	جس سے رغبت نفس کو ای بدزبن	وہ ادا کی جان سے تو نے سند
ہو وہ جس سنت سے دنیا مین خلل	باشقت ہو کچھ اسمین ای دغل	پاکہ جانے اس سے تجکو سب حقیر	پاکہ جانین اس سے تجکو سب فقیر
	گر کہی تجھ سے کوئی ای یہ سخن	دشمن جان اسکا ہے ای کم سخن	

حدیث شریف من ترک سنتی فلیس منی

جسنے جانا ذلیل ہو سنت کو برا	وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا	ترک دنیا کو تا ہو یاد [illegible]	مولوی نے دیکھ تو یہ کیا [illegible]

Marfat.com

ہم خدا خواہی ہم دنیائے دون	این خیال است و محال است و جنون	جسقدر بھیجے ہین حق نے انبیا	سب نے فرمایا ہی دنیا کو برا
باوجود اسکے تو اے زشت پلید	جانتا ہی دل سی دنیا کو سعید	بار اسپر عاشقانہ پشت پا	گر سمجھے ہو دل سی حب مصطفا
قہر عاشق سو اٹھینگی یہ ندا	مولوی نے مثنوی مین ہی لکھا	ترک دنیا ہست سنت مصطفا	عاشقان کردند سنت ہی ادا
اے برادر ترک دنیا پیشہ کن	روز و شب فکر خدا اندیشہ کن	جانتا ہی کیا ہی دنیا اے لعین	جو کہ تجکو کر دی حق سی دور تر
اندھی کو دکھے قرآن مین	اہل دنیا کی لکھا یہ شان ہین	سو ہنر گر دل مین لکھا ہو نہ	سب ہے دنیا تجکو کر دی بے تمیز
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن	جب تو ہو دنیا سی واقف جان تن	چیست دنیا از خدا غافل بدن	از خدا غافل شدن ہی مولوی

دربیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذمت اہل غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل جو بشر	وہ سگ دنیا ہی زدون بی ہنر	کیونکہ شیطان ساتھ اسکے با تعین	جو کہ غافل حق سی ہوے مردہ ہین
دیکھ لے حیرے کو تو اے بے خبر	یہ حدیث مصطفے ہے معتبر	جبتلک اسکی نہین کرتی وداع	سب ہین ناقص علم تیری گر بتا
علم [illegible] غرض [illegible] بے بصر	شر سے اسکی ہو انسان با خبر	جو کہ اسکے شر سی غافل الجوان	گر ہی عالم پر وہ جاہل بیگمان

قولہ تعالیٰ من شر الوسواس الخناس

پڑھ تو سن شر کو ذرا مرد سلیم	دیکھ فرماتا ہی وہ رب عظیم	یعنی ہے خناس تیری گھات مین	اور [illegible] بار ہا [illegible]
[illegible] دلمین بیشمار	[illegible] جس سے ذی شعار	دل جو خالی یاد حق سی الجوان	خانہ شیطان ہی وہ دل بیگمان
[illegible] غافل سے اے [illegible]	[illegible] ہین یہ سب سر بسر	صحبت غافل تجھی غافل کری	صحبت شاغل [illegible] شاغل کری
[illegible] غافل وہ ہی مردہ الجوان	جو ہی شاغل وہ ہی زندہ بیگمان	وہ مرا ہی دست شیطانی حرام	یہ ہی زندہ نام حق [illegible]
یاد حق سی گر ہی غافل الجوان	زندگی ہی موت تیری بیگمان	بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی	کیونکہ [illegible]
یاد کر تو یاد کر [illegible]	غفلت اپنی یاد سے آزاد کر	ال غفلت یاد کر جا وہ جوان	ہی بتر [illegible] بیگمان
دیکھ فرماتے ہین ذاکر [illegible]	مثنوی مین اسطرح [illegible]	غفلت از وی یکزمان صد مرگ دان	زندگی با دست [illegible]
ایک [illegible]	وہ ہین غافل ذکر سے [illegible]	ورنہ ذاکر ہین زمین و آسمان	[illegible]
ایک [illegible]	وہ نہین سنتے جو خود [illegible]	دیکھ فرماتے ہین کیا اہل [illegible]	ذکر [illegible]
حق چہ باشد یا آن یزدان پاک	کے بماند قدر او ہر مشت خاک	این جہان و آن جہان فانی بود	[illegible]
[illegible] تو سنے بہتر ذکر حق	یہ حدیث مصطفے سی پڑھ سبق	دیکھ کیا لکھتے ہین [illegible]	[illegible]
[illegible] سرمایہ ایمان بود	ہر کہ از یاد او سلطان بود	چیست [illegible]	یاد آن [illegible]
	یاد او گر نبود جانت بود	ہر دو عالم [illegible]	

دربیان مذمت کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

Marfat.com

دی فضیلت حق نے ذاکر کو تمام	یہ حدیث مصطفیٰ سے نیک نام	جو حقارت سے کرے اُنپر نظر	وہ ہی شیطان شکل انسان بسر
	قولہ تعالیٰ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ		
کیونکہ دشمن ذاکرونکا وہ لعین	یہ بھی ہے اُسکا برادر بالیقین	گر نہیں اُسکا برادر یہ بشر	دشمنِ ذاکر ہے کیون پھر یہ تر
طالبا ہرگز نہ کر اُنپر نظر	مدح و ذم اُنکے ہین تو پُر ضرر	مدح تیری خود کرے وہ ذو الجلال	انبیا بھی سب کرین جو خوشخصال
اولیا سب کرتے ہین یہ التجا	مولوی یہ دلسے دیتے ہین ندا	ہر کسے کو غافل یاد خداست	خاک راہش توتیائے چشم ست
انبیا کرتے ہین غبطہ ای پسر	رتبہ ذاکر سے سن تو یہ خبر	جستجو کرتے ہین اُنکی سب ملک	ذاکرونکی ہو زمین پر یا فلک
ہمنشین اُنکا نہین ہوتا شقی	پُر شقی ہے اُنکا منکر ای تقی	مولوی فرماتے ہین جو دو حال	گوش دل سے سن ندا ای خوش خصال
ہان ہان ترکِ حسد کن با شہان	ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان	ہر کہ با ایشان نشیند یکدمی	روزِ فردا او کجا دارد غمی
عمر خواہان این دولت شدند	سالہا مشتاق این صحبت شدند	صحبت نیکان اگر باشد نصیب	دولت جاوید یابد ای حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	لطف شان در ہر دلی تاثیر کرد	سبز میسازند چوب خشک را	بوی می بخشند رنگ مشک را
جملہ شرف اند در ذات و صفات	طالب ذات اند باہم عین ذات	ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ	معصیت نیکی سے بدلے ہے خ
	قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ		
خود خدا کرتا ہے ذکر ذاکران	جسطرح کرتے ہین ذاکر اُنکو ہان	ذاکرونکے ساتھ رب ذو الجلال	یہ ہے رتبہ دیکھ تو ای با
شمس کی ہے روشنی اس خاکپر	ذاکرونکی روشنی افلاک پر	ذکر حق سے یہ فضیلت ای پسر	مولوی کے قول پر کر تو نظر
	بس بزرگیہاست اندر راہ او	یاد او کن یاد او کن یاد او	
قولہ تعالیٰ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ			
تطمئن کو پڑھ ذرا اور سن قرآن	یہ حقیقت ذاکرونکی بیگمان	رنج راحت ذکر سے ہو ای پسر	ما سوا اسکے ہے دنیا سر
قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا			
لقد کرمنا کو پڑھا ہے خوب رو	کیون بنا جاتا ہے خود تو زشت خو	تو تو وہ شہباز ہے سدرہ نشین	آشیانہ ہے ترا عرش بر
دیتے ہین تجکو مسخر بر فلک	ڈھونڈتے پھرتے ہین تجکو سب ملک	خاک کے تو دام مین ایسا پھنسا	دیکھکر شیطان ہنسا تجھ
کیا ہو وہ رتبہ ای ابن بشر	جس سے تجھی مخلوق سب بحر و بر	تیرے تھے فرمان مین یہ خاص و عام	کیون بنا آکر کے تو اُنکا غلام
غیرت انسان نہین تجھ مین ذرا	دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	اسپ ہمت سوئے آخر تاختی	آدم مسجود را نشناختی
باپ تیرے فرشتے سرنگون	ناخلف ہوتا ہے تو کیون ای زبون	تو نہین ہے آب و آتش ای جوان	تو نہین ہے باد و خاک ای
تو ہے بس اک امر حق ہو ذی سیر	لیک عنصر کے ہے باعث بیخبر	خود کو بھولا خاک جانا ذات کو	کر دیا دن سے مبتلا
دیکھ تو ہی ہے گدا تو ہی شاہ	دیکھ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ	دیکھ تو فرعون تو ہی منصور ہے	تو ہی مغضوب اور تو ہی

Marfat.com

تو ہی دشمن تو ہی اپنا دوست ہے	تو ہی اپنا مغز تو ہی پوست ہے	خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہے	خود ہی طالب تو ہی مطلوب ہے
تو کبیر تو صغیر و تو اسیر	تو ہی دانا تو ہی نادان تو فقیر	ایک ہے تو ایک ہے تو ایک ہے	پر ندا لا تیرا ہر جا بھیک ہے
بھیک کے باعث ہے خود تو عزیز	اصل سے اپنی ہوا تو بے تمیز	خود سے غافل غیر سے مستور ہے	لاکھوں فرسنگ آپ سے تو دور ہے
جسکو جانے ہے وہ ہے خاک پلید	اس سے نسبت کچھ نہیں تجکو سعید	وہ سراسر خاک ہے خاک کثیف	تو سراسر نور ہے نور لطیف
ہو تو ہی نے یہ لکھا باز و رز و شور	پھنسکے دام خاک کو تو دیکھے تو	قطرۂ نوری سراپا نور باش	بگذر از غم وا یما مستور باش
	اصل تیری کچھ یہ عالی نژاد	جا بجا فرماتا ہے رب العباد	

قوله تعالى فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ

میں نے انسان کو بنایا ہاتھ سے	روح پھونکی اسمیں فرمات ہے	اسکے ساجد ہیں ملک خاص و عام	پھر کسلئے ایسا ہوا ہے نیکنام
خاک کا ایسا کہاں رتبہ بھلا	ہوں ملائک جسکے ساجد ہو فنا	گر نہیں یہ نور حق نور الہ	منکر اسکا پھر ہو کیوں روسیاہ
بھید اسکا جس نے پایا ہے حبیب ہے	نور وحدت سے ہو وہ با نصیب	دیکھ فرماتا ہے وہ رب عظیم	از زبان مصطفٰے اسرار ہے سلیم

حدیث قدسی الانسان سری وانا سرہ

بھید اسکا حق ہے یہ ہے بھید حق	پڑھ کسی عارف سے جا کر یہ سبق	جو نظر آتا ہے تجکو اے پسر	تو ہی ہے لیکن ہے اعمی بے بصر
	خود سے جب تو بجز ہوا ہے سعید	حق کا کیا جانے تو کچھ قرب و بعید	

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کا سن سخن	جب واقف حق ہوا ہے جانِ من	تو یہ معنے جان جملہ عالمی	ہر دو عالم خود توئی بنگر دگر
تو بہ معنی برتری از انس و جان	ہر چہ بینی خود توئی بنگر بدان	در حقیقت خود توئی ام الکتاب	خود ز خود آیات حق را باز یاب
صورت نقش الٰہی خود توئی	عارف مرشد کہا ہے خود توئی	از کمال قدرتش ہیں مشکلے	گو دو عالم [illegible]
نقش آدم را رقم نوعے کنند	گو دو عالم را از و پنہان کنند	ایک اتنا یاد رکھ عالی گہر	[illegible]
رسوم کو کرتا ہے اپنے تو جدا	جب سمجھے ہو فہم اسکا ہو فنا	گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان	[illegible] بیان ہے [illegible]
ہوئے و تقلیدی بیان جسکا پسر	وہ ہے رہبر راہ حق کا سبر	کیونکہ پایان ہے دیدنی ناگفتنی	گفتنی [illegible] ایمان دین
دیدنی سے جو ہو منکر مرد دین	وہ طریقت سے ہوا اعمی بالیقین	جو کہ بے دیکھے کرے اسکا بیان	[illegible] ہے نادان ہے بیان
جب شریعت ہاتھ سے جاوے نکل	پھر کہاں حاصل طریقت اور عمل	پوچھ اسکو جا کسی بینا سے پسر	[illegible]

Marfat.com

دیکھ فرماتے ہین یہ شیخ یمان ‖ یعنے قطبیون کے جو مرشد بیگمان
گر ہمی خواہی کہ یابی این نشان ‖ سر بنہ بر خاک پاے کاملان

یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان ‖ لیک حق اِس سے منزہ بیگمان
کیونکہ اُسکی ذات ہے از بس لطیف ‖ وہ ہے خالق یہ ہے مخلوق کثیف

لیک ہے جب تو جدا اس سے بسیر ‖ وہ ہوا عارف خدا کا سر بسیر
کیونکہ ہمکو حق سے ہے اک واسطہ ‖ ورنہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ

تو جو حق جب تجھکو ملا اس سے ملا ‖ جو جدا اس سے وہ حق سے جدا
اِس حدیث مصطفیٰ پر کر نظر ‖ بھید اسکا جب کھلے اے بیخبر

جب تو جدا آپکو اے بیکار النہ ‖ اسنے پوچھا حق کو بیشک بیگمان
جب ملک خود کو نہ بوجھے اے فتا ‖ لا کھون بت دلمین ہین تیر بلا

چہ تو کرتب گر کرے اے نشہ پر ‖ خود سے خالی ہو کے خود بے خود ہو
جب ہوا تو دور کیا باقی رہا ‖ کر نظر اِس قول پر اے با خدا

تیغ لا در قتل غیر حق براند ‖ در نگر کہ بعد لا آخر چہ ماند
عشق و عاشق را علم در کش تمام ‖ تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعاء مقبول

اے خدا تو دو جہان میں مقبول کر ‖ مومنون کو مثنوی یہ ہو قبول
یہ دعا عاجز کی ہے قبول کر ‖ از طفیل آل و اصحاب رسول
گرچہ اب مثنوی عاجز تمام ‖ طالبو دل سے پڑھو اسکو مدام
یعنے اسکو جو پڑھے بہر خدا ‖ وردِ دل حاصل ہو اسکو مدعا

تمام شد

فائدہ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کر تاکہ طالبون کو اِس راہ کے اُس سے فائدہ حاصل ہون پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی کی اور اُس کی قبولیت کا یقین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت و قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمد ہین ‖ وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمد ہین
انھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہے ‖ جو کٹتا ہین صرف ہاتھون وہ دامان محمد ہین
اُتر کر عرش سے آتے فرشتے جو مقرب ہین ‖ براے پابوس آنکے جو دربان محمد ہین
خدا کے ماسوا اچھے صفت او صاف احمد ہین ‖ یہی سے کہے گھو دل سے کہ شایان محمد ہین
نہ چاہتیں کہ گل جنت کے جو بہتر ہین انکے عاجز ‖ جو دیکھین آنکھ سے خار گلستان محمد ہین

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والاے محمد ‖ سر تاج ہے ہر دین کی کف پاے محمد

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو
لوٹین ہین سدا خاک مین شیدائے محمدؐ

تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب
جس دل کو میسر ہو تولائے محمدؐ

صد کوہکن و قیس ہوئے رشک سے انکے
رکھتے ہین ذرا دل مین جو سودائے محمدؐ

عاجز ہے وہ خورشید ہون محبوب فلک پر
نعلین کف پائے جو دکھلائے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہے
وہی فرمان دہ عرش برین ہے

زبان جز و کل پر یہ صدا ہے
کہ احمد رحمۃ للعالمین ہے

یہان جو عاشق احمدؐ ہے بیشک
وہی معشوق رب العالمین ہے

ملائک سر کے بل آتے ہین اُس جا
جہان پر ذکر ختم المرسلین ہے

جو مومن ہے اُسے ہے اُنسے الفت
نہین اُسکو جو مردود و لعین ہے

ہوا جو خاک پائے آل و اصحابؓ
وہ بیشک ہمسر روح الامین ہے

در احمد کا بنا عاجز جو گدا ہے
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہے

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہے
شب و روز دل کو یہی جستجو ہے

ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے
اُسی کی یہ رنگت اُسی کی یہ بو ہے

نہین بھاتی ہین مجکو باتین کسی کی
سنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہے

ہماری یہ ہستی ہے تیرا ہے پردہ
اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہے

یہ ہے راز مخفی نہ کہنا تو عاجز
نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ مین ہون نہ تو ہے

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم
کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم

جیسے اکسیر کو ہے نسبت کیا
آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم

عشق مین یار کے جو ہو بے خود
اُسی بے خود کے آشنا ہین ہم

Marfat.com

اپنی ہستی فنا جو اُسین ہو
حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم
زاہد و ہمسے دیکھیو بچنا
کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم
چشم دل کھول کر ہمین دیکھو
کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اسقدر محو ہو گئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے
کرے تسخیر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے
کرے ہے میکشون سے سرکشی کسواسطے زاہد
توجہ گر کرین تجھ پہ ابھی میخوار ہو جاوے
وہ بلبل ہین نہین ہکو تمنا گل سے ملنے کی
نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے
ہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبانکی
جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے
اگر یاد رین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو
ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

عبث مفلس ہے عاجز دیکھ جا دندان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار
خُم کے خُم پی جاتے ہین ہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آتی تھی فلک سے یہ ندا
دیکھ آتا ہے زمین سے عجب اک نور خدا
شعلۂ نور ہے ایسا کہ نہ دیکھا نہ سنا
جسنے دیکھا وہین وہ طور نمط ہو کے جلا
حسن معنی مین وہ ایسا ہے کہ حاشا کلّا
حسن یوسف بھی حیا سے نہین دیکھے ہے ذرا
در و دیوار سے پڑھتے ہین وہ ہو ہو کے فدا
جس طرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہے وہ شاہنشاہ
جسکے خدام ملائک ہین زہے شوکت و جاہ
دیکھیو حسن خداداد پہ کرنا نہ نگاہ
ورنہ جل جاؤگے جسطرح سے جلتی ہے گیاہ
کیونکہ یہ نور ہے وہ جسکو کہین نور الٰہ
مقتبس جسکا ہے ہر ایک نبی سے خام و

Marfat.com

لب جان بخش پہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ — ہو سکے بیتاب یہ عیسیٰ سنے کہا کھینچ کے آہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں بھی رقص کیا ان کہتی تھیں اے شاہ امم — دید تیری نہیں ہے دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم — ہے منور یہ ترے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کریں یان پہ بہم — فرش آنکھوں کا بچھایا کریں ہم سب باہم
اُسپہ ٹھلایا کریں آپ کو اور چومیں قدم — روبرو آپ کے اسکو پڑھیں باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہیں آدم کہیں حوا کہیں سے اسرائیل — سر وحدت کی نکالتے تھے کہیں خضر سبیل
کہیں کرتی تھیں قدم بوسی کو حوریں تعجیل — کہیں پڑھتے تھے کھڑے صل علیٰ اسمٰعیل
کہیں یوسف کہیں ادریس کہیں عزرائیل — کہیں مشتاق کھڑے دیر کے روتے تھے خلیل
وجد میں آکے لگے کہنے وہاں پر جبریل — صور میں پھونک دو اس بیت کو اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہر وصال — نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے اے نخل جلال — عقدہ یہ ہمپہ کھلا جز ترے سب وہم و خیال
فخر سیری دانا ہے تو مشہور ہے بکمال — غور کر دیکھا نہیں کوئی ترا مثل و مثال
عاجز اغیر سے کرائیں پہ تو بحث و جدال — روز و شب وا ہے پڑھا کرا ہے بے قیل و قال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعہ تاریخ طبعزاد سید فضل حق صاحب ساکن اتردی سنہ ۱۳۰۸ھ خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ اینہم بر مزار شریف کندہ است

آشنائے بحر عرفان مخزن فضل و کرم — حضرت عبدالصمد کشاف اسرار قدم
ہادیٔ راہ طریقت آفتاب معرفت — مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم

Marfat.com

جوہر تیغ شجاعت مجمع علم و حیا — معدن جود و سخاوت صاحب سیف و قلم

نقشبند و صاحب ارشاد در ہر سلسلہ — داشت نسبت با جناب نامدار محترم

روز یکشنبہ بتاریخ سوم وقت زوال — در محرم شد ازین دار فنا سوے ارم

در فراق صوری آن قدوهٔ اہل وفا — بود طالب ہر یکے در رنج و اندوه و الم

بہر تاریخش سر ہاتف فرو گردید و گفت — کعبۂ اہل طریقت قبلۂ اہل کرم

۱۲۸۰ ہجری

Marfat.com

الف باسے وجہن

الف ایک بورنگ سائین | ہرگت مین دائی پرچھائین | جہان دیکھو تہان آپ ہے نیارا | ایسا ہے بورنگی پیارا
وجہن کہے تو کیا کہے کچھ کہنے کی نہین بات | سمندر سمایا بوند مین اچرج بڑو دیکھات

ب بن گرو کھون بھید بتاوا | دھرتی سے اکاس لو دھاوا | پہلے پربت گرو سے کر سیے | پریم ڈگر مین پگ تب دھر سیے
بن گرو تہن لیت ہی جو کو ڈس پن رنگاکر | یہ نج کے تم جانو دونوا درسے جا سے

ت تب جوگ ترابن آنی | جب ہیرن یہ ڈر بھاگ جانی | وہی ہے من مین کپٹ کی کانی | تن سب کھین کیا ہے مانی
جو منکی مین مین چھپٹے اور تیر تیر کا سب شمار | وجہن صاحب ہین ہلین تنکت لاگ یار

ث ثابت ہوئی جیان جو لاگ | آپوہی آپ بھرم سب بھاگی | اچھا جاپ تو جپے ربھانی | چھوٹ جاسے دربن کی کانی
وجہن کہت ہو جاہ ہے مجبور ہو جیان لگا | سرت پھرت دو راپچھے بر ہتا سانس بجا

ج جگت مین اور بیٹھون | جب تو مین اکلا کر بیہون | اہن تو دیسے سنگی نہین چھوٹی | دن دو پھر تن ہیڑ ہونی
کہنے کو تو پانچ ہین اور ہین وہ پورے پچیس | انھین کے کارن ناش ہین تو تجکہ بیس

ح حد بھر یہ بھول ہے تیری | ایکو بات نہ مان میری | اب تک تو تین ایسا ہو جاتا | جیسے کو وہ چیلا مدھ ماتا
کہان گئی تھی بدھ تیری اور کہان گیا تھا چت | ایسی مایا پائیکے جو ہرسے کی نہ ہیت

خ خاوند کیا کہین ہے نیارا | موند دیکھ تو دسون دوارا | سن پڑے انحد کا باجا | پر جاستہ ہوسے جیسے راجا
سبھی ساج ہمین بچدن اور الیسے پکڑ ہین راگ | وجہن جاکو سن پڑے بڑے ہین وا کے بھاگ

دال دیا من مین جو رکھے | پریم کا رس کیسے نا چاکھے | بن مدھ پیے ہوسے متوارا | لس بانسریا کرسے سنگارا
وجہن جگت مین کچھ کر ہونا تو ی مان | دیا دھرم نا چھانڑیو جب لگ گھٹ مین پران

ذال ذوق جب لگ نہین آوے | کتنون جپ کو من بھٹکاوے | بھر وسے لگی نہ پریم کی گانسی | لیسے نہ [illegible] کہوا چہ نا سر
جب لگ تن نا مین رہتا اور من نا مر جائے | تب لگ مورت سیام کی وجہن کہان دکھائے

ر راز مین تجھ پر ایسا کھولا | جیسا کچھ منصور تھا بولا | سو جب رہا تو مین کورا | جان [illegible] لے کے چورا
لالچ کا کا جرنین ترے سونہین ڈاسے دکھو | وجہن [illegible] کیسے بھلا [illegible] ن پیا کا ہوسے

ز زرد دیکھ تو بھولا راہی | سیکری نہیں کا [illegible] جی | [illegible] کا مرتہ بہو جہ کہا | مست [illegible] ب سب سنگار دکھا
بھوان سے کا کہ آوا تھا او میان پایا کا [illegible] | [illegible] ن مایا دیکھ کے کیسا [illegible] بھلسے

[illegible] ن سچ کا سیکھ لے لٹکا | کاٹ بھ بہت ہر بات تنہا | [illegible] ج [illegible] کرا ہین تب سپہ | [illegible] ل کوٹ مین کردے [illegible]

Marfat.com

لاکھ جتن کا جتن ہے سو وچن دیا بتاے
نہین تہر رتن مین ہے جہکا | ابھی تو نہین چیتے وہیکا
شاوے کچھ نہین اور جو دن سے ہوا
ساد ہیر ری ساد سو کو بھی | کیھن پرے ناکو سنے کی
آس پار سکے نیدہو را کو من مین دھیر
ضاد ضرورت اتنا سیجیے | اس دن نادان بی کا لیجیے
وچن جگت مین آئیکے جا مین کچھ ہو گیان
طالب تو کہان ہے پورا | پریم نگر کا لا نکھا نہین دھورا
پھر نگر کو پہونچ کے بنی نگر کو جاے
ذات ہر با طن سے وہی | دہی وہی سب وہی وہی
پریم کی ندی گہری جو کو اترے پار
عشق کا بیڑا ہے نیارا | دہان دو جی کا نہین گذارا
کلی ساکری بہت ہے اور بیری ہر سگا ون
غرور نے کھیل بگاڑا | دیکھو پرانا پیتم پیارا
بادی مین کنہ کیا رہا اگلے رکھا ہے داؤن
طلب کا ایسے | کا نکھو لیکری کے جیسے
آگے تو کبھو نا سنی اور ابھون کمت ہون چیت
قول تیرا ہے جھوٹا | اور یہ دھنگ جو ہی سو انوٹھا
جو ست کا تھا بھوا دا کی کون ہے بات
کا ت کرم ان بڑا ہے کینا | بانکہ جنم ایسا ہے دینا
واکا بدلا ایک ہے سو مین دیون بتاے
بوم کی چھوڑ دے باتین | مین جو کہی ہین سکھ لگاتین
جو تو پریم کے رنگ مین تن من لے رنگاے
جیسے من مین | گھر مین ہے ہے جیسے بن مین
جا کے ہر دے لگت ہی وچن پریم کا بان

جو سائین کرپا کرین تو سبھی بات بن جاے
دن بھر لکھا کرتے ہے پائی | سانج بھئی وے سووت تائی
وچن کیسا دیکھ تو بھول را سنسار
یہ بھی اپنے من مانین | ہونا وہی جو رچا ہے سائین
صاحب سکے بڑا ہے کہ جیتے سو نچھیر
مین تو من مین ہی بہچانا | تب ہو سے تو را نستارا
نبی نام کی سمرن کرے اور تکی دھیان
واکے آگے اور سبھی چلنا | سچ نہین صاحب کا ملنا
تب وچن گسہ بچے اندھر کا گانو دکھاے
جین اپنے من مین بوجھا | اور ہر مین تیر وا کو سوجھا
عاشق اور معشوق مین رہے ہو کون بچار
سیس کاٹ کے آگے دھرتے | تب درشن دن پیا کا کرتے
ٹھو کر کو ست بچا یکے عشق کے درمیان پاؤن
اور ہی باتن رہتے رانی | کیسا پیارا وہ بات ہے بازی
ہر سے جینا جیت ہی صاحب کا نانون
ہر کا نانون کبھو نا لینو | دادن کا کچھ سوچ نہ کینو
اکدن بچھر کچھتا یگا جب یاان جی نکسن بیت
سنا گیا سادھن کی بانی | تہ ہو نیو بھوانہ گیان
پہلے کو سوجھت نہین اور پاچھے کو بچھتات
آپ چھپا اور تو ہے اگیارا | یہ لو من مین سوچ گنوارا
ہر صیرت تو مین جاہی بیٹھے آپ ہر اے
اس لکھے پیارے جیو ترا | جبندر کو جیسے جہت چکورا
پہلی پور مین دیکھیے لو بدکر جر دھو جاے
لگے پرے جب پریم کی بانی | کہا نکی جو دھیا کہا نکی کاشی
جھوٹ وات ہے سب تم اور بھول جات ہو گیان

Marfat.com

نون نہین دو جاکو ذ جگ مین	آپو ری آپ مال سب مین	ہیت جیت سے سن لے یہ بینا	اکھل چین تو ری چھان بیح لینا
وجہن کہین سو بوجھ لے ابہین ہے یہ بوجھ		اکدن یا ہی بوجھ تین ہو ئی یہ سوجھ	
واو وہی اک یار ہے بیرا	ہکی گلی کہے نہین بہیرا	جو رجن بھی سو ہیت بار ذ	بھجا نا مو رسے بھجا ئے
مین جانا تھا بیچ ہے تو ہے بڑا نادان		کتنون مین بچھاوت رہون اکر کی بذ کان	
ہادی ایسا تون پا سے	انون سے ہی جیو تر کا	بدہی سوچ مو نہین ادھکاری	دیکھی کا گت ہو ئے تارذی
یہین کی ہاری ہار ہے یہین کی جیت اجیت		وجہن کہین سو مان لے صاحب سے کر پت	
ی یاری ہر سے جو کرنا	ہی انجھر ہر سے بیچ دھرنا	بنت بنت بن جی ایسا	کوئی و نن منصور تھا جیسا
وجہن انجھر ایسے کیے مین نے ہین بیچ ہتھیار		بربا کے میدان مین ہیت کے اکھن ہار	

تمام شد الف ہائے وجہن

بھجن ہائے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبدالصمد صاحب قدس سرہ عرف نار منسی خان صاحب

بھجن

جاگ رے مورکھ سووت کا ہے	دیکھ تو جگ مین ہووت کا ہے
لاکھ بار کہو سمجھایو دھیان مین تورے ایک نہ آیو	منھ پھاڑے دھرتی تو ہے بیٹھی اور دونکو تو روت کا ہے
تین تلوک اور صاحب تو مین تو ڈھونڈھے ہے سو ہین تو مین	انھرا مورکھ دیکھت ناہین دیکھ تو مین بولت کا ہے
نحن واقرب مالک بولا من عرف نے یا کو کھولا	بیگ سے یا کو بوجھ رے متا ناحق جنم کو کھووت کا ہے

دیگر ۲

اچپا جاپ جپے جو بھا ان	ہر کا درشن بیگ وہ پا ئی
پیلے دھیان ترکٹی باندھے اونگ کنو لین جیت سادھے	جیسے نکت مبا لی مو سی ایسے تاک لگا ئے
او نکین کی چندا اومین چاند سورج یہ دو دو مین	سندر مورت سیدگیان کی انھد سا ...
انہد سے گیان مت جاوے سوہنگ سایو ن جب بچہ ہا و	پاس آگے کہا کہا ... عا ئے

دیگر ۳

یہ دنیا ہے رنگ برنگی یاسے ہم کا جانا ہے

جو تو عاشق صادق متا سب پر لعنت کرنا رے	لاکھ طرح سے یہ سے ہو دین توست نکا ہونا رے

Marfat.com

دیگر ۴

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر دوار ایا ٹھر پوجت کا رے گوارا

کانی ڈھونڈھ بندرابن ڈھونڈھے ڈھونڈھے ملک پیارا	جب لگ کرے نہ جھانکی گھٹ کی کبھو ملے نہ کرشن پیارا
کنول مندر کا سیوک بنکے پانچون پنڈن سے جاملؔ تو	مار کے کنس کو جب بس کرنے تبھی ملیگو کرشن ہمارا
الکھ پایو ہم سو نپا جا نپا گرو ہر پران مین بھی پانچا	ماہن کے سب سیوک ستا جب ہو بوجھ یہ مورکھ ہارا

دیگر ۵

کا ہے کو سادھو کا ہو سے لڑیے	من کے بیری سے کیون نا بھڑیے
یہ بیری تیرو جنم سے پہلے	نیک چوک مین توکو گھریے
بل چھین کر یہ تیرو دل یو	پاچھے سے پاکی مان مین ٹھریے
ہجرا منتر کو ارے ستا	سور بیر کو پاکو مریے

دیگر ۶

کا ہے کا باہمن ہم نچپنا سادھ سنت کا ساتھ نہ کینا

باہمن وہ جو ہر کن گا دے ہر کا ہر مین کھوج لگا دے	آپ مٹے اور جگ کو میٹے وہ باہمن نت جینا
سوت کار باہمن بن بیٹھا دیکھ سوت پھر منہین اٹھا	مال متا اور ن کا چھینا اپنو کبھو نہ دینا
ماس کاسے سو باہمن ہوئی مدھو اپنے ہر پائی	پاکو ساپنچ جو جانے نہ ستا باہمن نا مین جان کینا

دیگر ۷

ہک ملت نہین موہن نگری

کیسی کرون اب کہو موری سجنی بیتی جات موری ہیل نگری	پیا ملن کے ہوت شگن ہین کاگا بولی نندن نگری
ست سکھی بتیون چل بن مجھری	بیگ خبر لو پیتم ہمری

دیگر ۸

گرسے ملکر آپ سے چھوٹے ہر سے ملکر گرسے	لاکھ آیا دسے یہانتک پیو کی جب ہو پریت مین چھوٹے
بر ناچست دیس کا راجا راج دوئی مین آن براجا	گیان کی فوج تو پک دھیانے مین تین دو ماری لوٹے
پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی پو لائے	چرن گو روسے جا جگ دیڑا پھر نا جگ سے بیوٹے

دیگر ۹

نا ہم ہندو نا ہم ترکا نا ہم بالک نا ہم برکا	سب مین ہم ہین سب ہین مو مین جو جانے سو بیدگرکا

بیم کا باج تو پریم کا تانا جات بنا کیون اُتو برہ کا
پاپ دھرم سے مستا چھوٹا دیکھت ہے یہ ہر مین ہر کا

دیگر ۱۰

ابھو چیتو سادھو بھائی کال ہونڈ یہ دیکھ پھر آئی
جگ سے روٹھے بہت ہوت ہر ایسے روٹھے ہوت بائی
پیٹ لگے پانی تھرکے بھگتا لعنت یہ تیری بھگتائی
مستا کو رہتی اب سادھو سانچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر ہر کرے اور گرو کو دیکھے اسکو ملنا پیارا ہے

نام نرنجن کا مدھ پیوے دھیان کرو مدھ وارا ہے
الکھ لکھے اور سب کو میٹے اُسنے گیان سنوارا ہے
کیا ہے اچرج دیکھو سادھو بوند مین سمندر سمایا ہے
پاک رسول کا عاشق ہووے وہ ہے سکھ متوارا ہے
پٹ بھیر کے چت سے کھولے پھر کیا صاحب نیارا ہے
جو کوئی اسکو پہچانے مستا وہی گرو ہمارا ہے

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہے دیکھو سادھو انحد باجا بجتا ہے

اس انحد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سنتا ہے
پہلے دل مین چندا اوبھی جگمگ جگمگ کرتا ہے
سب مستا دل کے اندر گرے سیکھو اسکا منتر
اس انحد کو جو کوئی سن لے رعیت سے شاہ بنتا ہے
اسکے اندر ہے ایک مورت برا کوئی لکھتا ہے
بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگر اسر کو ڈھنتا ہے

دیگر ۱۳

موہن میرا ہے نیرے پر دیکھن مین نہین آوے رے

ہر آوے ہم جاوین سادھو ہم آوین ہر جاوے رے
مستا ایسے آون گون مین دیکھن کہان سے پاوے

دیگر ۱۴

سوچ سمجھ پگ دھرنا یہ گیل کٹھن ہے چلنا

ایان بعد ماہست مین لوٹت ہین بل چھین مان
بھولا یاد دہان سے لایا واہی کو رکھ لینا
مستا پریم کا بچھڑا نیسارا راجا پرجا پہ جاجا
ست گرو با نکا ساتھی کر لے وا سنگ ہو کر بڑھنا
جا کر بیری پاچھے لاگا سنبھل سنبھل کر بڑھنا
بالکو مارے واکو چھوڑے بھسم کا ہے ڈرنا

Marfat.com

دیگر ۱۵

کاہیکو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لگے

گھوست پھرے ہرنا سپنے ناحق جنم گنوئے
من مین توری بات لگی ہے اب ہا تن تب میجیے
من مین اپنے سوچ سمجھ لے جو ست مین جوت ملیے

اپنو درپن مانجئے نہ مور کھ ہرکو درس کب پیئے
جو ہاٹ صاحب من بھاوے وہی بات کیجیے
جو بیٹھے آپ کو مستا وہی وہ رشہ چلیے

دیگر ۱۶

ہو رہے فقیرا پہلے مائی جب تو پاوے پریم کی باٹ
چرن گرو کے رچکر کاجی دیکھ پڑھی پھر گیان کی پاٹ

جب لگ مائی ہو نا سا دھو کبھو اٹھی نا دوئی کی ٹاٹ
اگر کچھ دکھا وے سے کچ مستا بیری دو ٹہ ہے گھاٹ

دیگر ۱۷

جو رام رٹ جانے نہین بھجن ہوا تو کیا ہوا

پوتھی بغل مین واب کرکہتا پھرے ہے گا کتھا
جگ گُسائین سیو سے کپڑے رنگے ہین گیروے
سیلی والفی ڈال کے بن بیٹھے ہین سگے شاہ جی
ٹھاکر دوارے جا کیکے پوجن سبھی ہین مورتین
جو باٹ پوجا کرتے ہین اور نام پایا گرو کا
چلے مین بیٹھے جا کے اور من پھرے ہے سب کہین
بھنگین [illegible] پیوتے چلین اور [illegible] مین چرس کی
ٹیڑھی بانگی ہے سیاہ لڑتے ہین سب جا کیکے
[illegible] بھید سی کہتا پھرا ہے اور کو
سجدہ مین [illegible] ہزاران سجدہ کرین ہین دمبدم
قاضی عدالت بیٹھ کر [illegible] عدل ہے اور کا
بندہ ہے کر تو بندگی جب تک تری ہے زندگی
یہ مست ہو رہا ہے [illegible] ہرگستری

اپنی کتھا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا
من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا
دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا
بر مین تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا
اُس گرُ سے تو محرم نہین جو گرُ ہوئے تو کیا ہوا
پر دل تو چلتے ہین نہین جو تن ہوا تو کیا ہوا
پر وہ نشہ پیا نہین بھنگر ہوا تو کیا ہوا
گھٹ کا ٹھگ مارا نہین بانکا ہوا تو کیا ہوا
حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا
اور دل تو جھکتا ہے نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا
اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا
گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا
اور آپ اندھا ہو رہا جو کہہ گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

سچ [illegible] آپ چھوری چیلے

[illegible] بہتی ہے

کنج محل مین بیٹھو سانورا سب سکھین کو پیڑے — جو سکھیان وا کے ڈھنگ یہو کہین اپنے رنگ کو ہیلے
کنج مین لکو آپ سانورا ہیری کیو رے کھو ارا — جون جون یگ مین دھرون ہجنی مار کھو دہ یا چھینے ڈولے
چیت سرت کی گٹھری بنائی مایا دھری وا مین بھاری — دھیان جتن کو جندرا دینو برلی سکھی واکو کھولے

دیگر ۱۹

کاہیکو ہر کو بھوییے — ہر کے بھلائے دُکھ پییے
جو منوا تو ہر گن گاوے جسنم جنم سکھ پییے — آپ کو میٹ جگت کو میٹے جب ہی ہر بلجیے
سورا کہا جو مانے ناستا — پھر پاچھے پچھتیے

دیگر ۲۰

ابہو سوچ کہان سے آوے یا سے پاچھے پھر کہان جاوے — آو جنم سے پہلے سدہ کر مدہ انت دو دھر جاوے
اپنی گت جب بوجھی سادھو پرجا سے راجا بجاوے — کرم لکھا نہین میٹے رے مستا مانس کا پاتھر ملجاوے

دیگر ۲۱

سادھو دیکھو اپنے ماہین — گھٹ مین ٹری کال کی پرچھائین
گرچھیا سے دھیان یہ آیا ایک ہے ایک بہت ہم گایا — آنکھ کھلی جب دیکھا مستا وہ ہی وہ ہی سائین

دیگر ۲۲

سوچ تو مورکھ اپنے من مین — تاک لگی کال کی تن مین
کرنی ہے سو بیگ سے کرلے پھر نہ بنیگی کچھ داون مین — مات پتا اور کٹم سنگاتی پھینک دین سب کونے مین
مرتو مستا مرن سے پہلے — نا تو بیری ہاری جھن مین

دیگر ۲۳

سادھو کیون تو ربکا الھبا کے — رہے ایسا [illegible] مین باجی ہار
چاپ کے گدہ پر توپ دھیا دھرن گیان کا کولا ڈارے — پریت کی رنجک دیکر سادھ [illegible]
لج پاپ اور توپ تعول کی گرہ کا گولا بھر کے — مایا اگن سے دیکھ [illegible]
دو محل مین جدہ پڑا ہے بڑا سور لڑا ہے — اپنے سور کے بل [illegible]
نام کرو دہ اٹھا کر بیراگیان کو مارن آے — بان برہ کا لے کر مستا ان دونن کو مارے

دیگر ۲۴

پیتم گنوا پر [illegible] — [illegible]

Marfat.com

کنول کنوا اور اچیت پہاری پریم کا جل واہین ہے ہمارے — گیان گگریا بیگ سے بھرلے بھر پاچھے پچھتا وے
بیچ سانس کی بھٹی بہ ان من کھنڈا تن اترا بھوٹا — دو جی در من گھاٹ کو روکے جل کیسے بھرے بھر نارے
مشبد گرو کی انڈوی بنا دے رب نام کا کرپا — بیچ شریعت سے جل سیکھو ست سکھی بھر لاوے

دیگرہ ۲۵

سنگھ صاحب دیکھ ہمارا — بھٹک بھٹک مین جنم کو ہارا

کام کرود ھ لوبھ کی ناٹ کھیل کئی دبد اسب ماٹ — جب لگ نہین انکے سادھو کیسے دیکھے بالن ہارا
تن بہ جرہ من ہو بھگتا دھیان گرو رکھوارا ہو رے — جگ مین بیٹھے ہر کو دیکھے جب ہو سادھ پیارا
گرلچھیا بن کچھ ناہے دے ناحق مورکھ جنم یون کھووے — جو منترا آگی گر کے مستا وہ ہے رام تمہارا
دوہرہ منھ نے کیے دھرن گرے جیا کی جر ہے اکاس — دوہرہ بھیتر بھیتر جرمرے سو ہے پکا داس
دوہرہ تن سو کھ بجرہ بھیو من بھیو سودا سار — دوہرہ بل بیٹھی ٹاک مین گرو بچا ون ہار
دوہرہ گیان ہکے پنکھ دھیان کے باز دست گرد یے لگاے — دوہرہ سوا چڑھو اکاس پہ بل رہی لجاے
دوہرہ گر گیان سوا بھیو گر کی لچھیا پاے — دوہرہ ایسے گرکے چرن سے مستا دھیان لگاے
دوہرہ ہر ہر کرے اور سب کو نیا سے گے — دوہرہ بیری واکو دیکھ کے بھا سے گے

پدراگنی شیام کلیان

ایک جوا ہم کھیل چلے تن من دھن سب ہار چکے جی — تن وادیا پریم دی بانٹ گیان کو تیر نکال چکے جی

کہت ہین مستا یا تن بھیتر جیت سرت سو بار چکے جی
لاکھ کتاب اور پوتھی باچ دوہرہ کہنی چھوٹ کرن سلیچ

دوہرہ دھیان گیان سے کچھ ناہو دے — دوہرہ جب لگ آپ کو تو نا کھووے
دوہرہ تن سو کھ تو نبا جیو رگین بھئین سب تار — دوہرہ روم روم سرد یت ہے سو لیلے نام تہار

کھسے رب رب من تیرا سو دیا سے مکت نہووے

پہلے پریت سے من کو جگا دے ہر سانسا پھر ہر گن گادی — آپ مٹے اور جگ کو مٹے ہر درشن تب ہووے
من میلا تن تیرا اجلا پاپل مورکھ گیا تو بھولا — بیگ سے منکو باندھ رے مورکھ ناہین پاچھے دیکھ تو روئے
ہر دمے مین جو تیرے بتا مالک پل چھن واکو لکھتا — یا کو دھیان جو رکھے نہ مستا پاپ کیا وہ دھرم کو کھوے

تمام شد بھجن ہائے حضرت شاہ محمد عبدالصمد قدس سرہ عرف رمنت خان صاحب

Marfat.com

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نام جپو رے بھائی
اللہ نام جپو میر سانا
اللہ سا دو جا نہیں کوئی
جو جیت اللہ ساتھ لگاوے
بیان[12]
جسنے اللہ نام نہ لینا
اللہ نام کو جپنا کرو
ہر دم اللہ نام پکارو
ذات بلنت بوجھ نہیں کوئی
جب کچھ اُسکے من مین آئی
من بھیدی کا بھید نہ جانا
اپنے بول کو پھر پھر تولا
جب جی پتلے اندر آیا
یہ سُن سب ہی اچنبے گئے
بنک[12]
سنبھ گھڑی مین آدم کینا
کہا فرشتو ادھر آؤ
شیطان کبر دنی سے بولا
سجدہ کرو نہیں ہے یہ کون
ماٹی کی مورتی سیس نواؤ
لعنت نہ اُسنے سیس نوایا
سُن سے توبیرا مودے
مٹی جو بہتر ہوتی

جو تم مین ہے کچھ چترائی
جو جا ہو پکنہ کا باسا
ہو جو کچھ اللہ کرے سو ہوئی
ساری دنیا واکو دھاوے
چھٹ پھٹ یار وواکا جینا
دو جگ کو تم اپنا کرو
تن من دھن اپنا سب وارو
ہر کو بھجی سو ہر کا ہوئی
انی جاعل کہہ بات سنائی
کہا خدا کا ہان سے مانا
حق انی اعلم کہہ بولا
شکر خدا کا کوک سنایا
شرمندہ ہو من مین ہے
تاج خلافت واکو دینا
آدم آگے سیس نواؤ
کہہ خلقتنی منہ کو کھولا
میل نہ کو دا اگر دے کون
جوئی کی مورتی سے کماؤ
آگ کا پتلا آگ کو دھایا
بھول گماؤن داری تیرے
لعنت کیون شیطان ہوئی

اللہ نام جپو دن راتا
اللہ نام سون ہے نستارا
جو کوئی اللہ نام جپے گا
جو دھن اللہ ساتھ لگاوے
جو اللہ سون نیہ نہ لایا
اللہ نام کو ہر دم لے جو
اللہ اللہ ہر دم جپو
کنت کنزا جب اُسنے کہا
سُنکے فرشتے لاگے کہنے
انت علیم حکیم کہایا
ماٹی کا ایک پتلا کینا
چھینک جو آدم کے تیئن آئی
دن چالیس مین آدم بنا
حکم فرشتونکو جب آیا
یہ سُن سب نے سیس نوایا
کہا اسے سجدہ نہین بھلا
اسکی قدر مین بہتر جانی
جب وہ بولا خیر انا
اللہ ہی کا کہا بجا ہے
کبر غروری بھول نہ کرو
دنیا ہے دھوکے کی ٹاٹی

غیر کا دل سے چھوڑو ناتا
اللہ نام ہے سب سے پیارا
پیڈر دو جگ بیچ رہیگا
عزت مزدوری اپنی پاوے
جنم اکارت آپ گنوایا
جب لگے سب بھلاتی کیجو
اللہ خاطر سب کچھ کریو
مدت ہی مدت مخفی رہا
قالوا اتجعل لاگے پڑھنے
وہی کیا جو واکو بھایا
دم نفخت وا مین دینا
آدم نے الحمد سنائی
حیرت مین جنکا جینا
سُن شیطان بہت پچھتایا
ہر رحمت کا بند دھرایا
[illegible]
[illegible]
لعنت کا طوق اُسکو بنا
ہر ایک اپنی اصل پہ جاہے
جب لگ بسے خدا سے [illegible]
خاک دھول اینٹ درمانی

Marfat.com

دنیا ہے ساعت کا باسا
نبی خدا جو راضی رہتے
دنیا کا ہے عجب پسارا
ایکن سکے مرگھٹ راہ جے
ایک تو کیا وسے زر دانشمند
کوئی روی کوئی گاوے گیت
جب اجم تو کو آن ستاوے
دھی اور پوت نہین کوئی ساتھی
منکر او نکیر جب آدین
دین ایا انکی پوچھین باتین

اس جینے کا چھوڑو آسا
دنیا کو ملعون نہ کہتے
کہین دوین کہین بجے نقارا
ایکن باجے مرگھٹ باجے
ایکن کو نہین جوی پیدا
اعمال اچھوئی مست
کوئی تیرے کام نہ آوے
روتے رہینگے سنگ سنگاتی
سن ریک بھید سنا دین
تکتک ہوین اپنی گھاتین
سن بری باتین چھاچھارین

دنیا ہے مردار اسے یارو
دین کے خاطر دنیا چھوڑو
کوئی ہنسے اور کوئی روی
ایک تو تازی ترنگ داوی
ایک تو پہنے ململ تناسا
اس جینے کا کیا بھروسا
ماتا پتا ہوینگے رودتے
بھائی بھتیجے چاچا تاؤ
بھونڈا منھ بنائی گڑادین
بھلا جواب تو سون پاوین
نار گرز تیرا بھوسا کاڑین

دل سے یاکو دور بسارو
اس مردار سے مکھڑا موڑو
کوئی جاگے کوئی ٹک سوی
ایک جوبن کو گدھا بنا وے
ایک کو نہین لنگوٹی آسا
سن سے میرے یکر بڑ وسیا
نوسے سب گھرا دھوتے
کوئی تیرے کام نہ آؤ
دیکھ اکیلا توسے ستاوین
سو سو حکمت توسے سناوین

کہاوت

اسپر مثل تو سن لے بھائی
ایک بتر یا جگ مین آمری
یہ میرے کوئی بشنی ہوسکے
سن ریک وہ کہ جو پکارے
کود اچھل تن انکی لاگی
پکڑ کے اسکے کھتے چیرے
بیٹے سب نے مال لٹایا

نہاشت لے سلے گور دھری
جو مانگون سو خرچی دینگے
سنے دہ دونون ہاتھ پسارے
دیپک اگنی گاون لاگی
کام نہ آئے تال مجیرے
اب کوئی والکے کام نہ آیا
ایسی کمائی نہ کریو کوئی

منکر اور نکیر جب آئے
جب وہ پتریا مند ہو جاگی
بولی کیا تم خرچی لائے
وہ تو تھے کچھ راگ کی بھونکے
موت دیا جب انچے گھورا
آتی نصیحت ہر دی ہرسنے
پھر پاچھے پچھتا وا ہوی

بات اچنبے کی یاد آئی
پاتر یا نے عقل سون پائے
تن تن ناری کرنے لاگی
جو تم مجکو لینے آئے
مارن لاگے لات دھموکے
بھول گئے مردنگ تنبورا
اپنی کرنی اپنی بھرنے

دوہے

کر گناہ لاحول کا پاچھو کر یہ خیال
جو چاہو رب درشن پاؤ
نیکی کرو بدی سب چھاڑو
آپ سے بہتر سب کو جانو
حسد بخل کا ہوس نہ کیجو
اسکا اجر ملیگا آخر

قائم عمل کو عمل مین لاؤ
خودی کو دلسے باہر کاڑھو
پیر و پیمبر سب کو مانو
بھوکو تھے تین بھوجن بچے
وہ ور دنیا صدور آخر

نبی کا کہنا برحق جانو
مثل اللہ کے بتون کو توڑو
ماتا پتا کی خدمت کریو
بڑو نکا کہنا ہیگا بجا ہے
دینے کو تم بہتر جانو

دوسری جو کی ڈونی گاوڑے دال اتنا
لگا نستغفیسون ہے تم تا
حال کی دیکھو الفت چھوڑ
چرن مین اونکے ہر وقت
باسی رہے نہ گتا کمل
مثل الذین کو دل سے

Marfat.com

غصہ اور شہوت مارو
جو مرنے سے پہلے مرو
ان بجنل جو عمل میں لاوے
براہے بیری نفس ہمارا
جو کس ہوکے من نت جاگو
جو بیری ہے غافل سو دسے
بیری نفس فقیر کا کھاپی [illegible]
کچھ راجا کے جو من میں آوے
جب ہم دھرتی جوتن لاگے
کھیتن میں گیہون جاو بونے
جیسے جیسا بیج لگایا
بھلے برے سب کھیت لاگے
پانی دیوے کھیت بڑھایا
چھوٹن لیس ہے چوار ادھاے
جو کوئی کھیت ہے غافل بھیا
میں ہوں غافل کھیت ہی سویا
دھول سنگ جب تک آیا
کھیتے رکھوالی رہے جوتا
چار پانچ میں کرنے لاگا
روک روپیہ طلب میں لینا
جب کچھ ان کو لاگا میں کرنے
پھر چاہا کچھ حیلہ وانا
انت میں وا کا کھانا مانا
دھول سنگ کو راضی رکھنا
ست دن جب لو جین بیتے

حرص کو دے لے باہر کاڑھو
دین دنیا کا خاوند ہوا
دوڑ جگت حکم چلاوے
وہ جیسا جن واکو مارا
اس بیری ہو کیسون بھاگو
سگری ہو کی اپنی کھووے
کو گرکی سی پورپھری کی جی [illegible]
سر جو دھری پاک [illegible]
پاپ دلدر ہوے بھاگے
کھیتن میں ناحق ہے کھوئو
غلہ عشر کا ان پھل پایا
جو کہتے تھے راجا آگے
اور مزدورن ہے تلویا
مرن ہوس مری گیہون کھایا
ناج اکارت وا کا گیا
ناج اکارت اپنا کھویا
بڑا سا سیلا مزا اکھایا
راجہ جی ناگت ہیں بیٹھا
پاؤں اوسکی پڑنے لاگا
سارا لوہو پیسا بینا
وہ میرے دھوئیں لاگا جلنے
اور کھیتن مانے بہانے جانے
جو ان کھا اکارت جانا
ندامت کرت ہے بیٹھا
ہم ہارے اور نہ جیتے

اپنی بیٹھے یہ مان نہ کچھے
بیٹھتے جی تب آیا مائے
کہے فقیر اسی سو ہیں یارو
جو بیری کو پیار کرے گا
کھوٹا اہنسو ہت بسار دو
غافل ہو کے فقیر اسو یا
ایک راجا کے چاکر بیٹے
اور گانو کا جوتا کھیتا
بیج بوے لاگے بونے
کھیتن میں پیر ہول لگاوے
متصدی راجا کے آوے
میرے کھیت کی سندر کہانی
جب کھیت گرن [illegible] یا
رات دنا جو جاگت ہی
کچھ کام جو اپنا کرے
کھیت کٹن کو جب آیا
جو بیرے ودسو میں آیا
نیک [illegible] کا کرو
[illegible]
[illegible]
ایسا ایک بستکل [illegible]
ایک دنا ایسا [illegible]
ہنسی خوشی میں عمر گنوائی
واکے بہت نت بھلایا
ایک [illegible]

موتو افضل کو دے لینے ہے کے
ناریت رب وا کا پکارے
عدا عدو کو مار بچھاڑ
لتھر کو بیرا لوکرے گا
غافل ہو کر تم مست سو دو
اس بیری نے گھر وا کھویا
بہت دنا خدمت میں رہے
جیسے بہت بل ہو کو دینا
لئی جھینی لاگی ہونے
ناحق باتون لوگ ہنساتے
گن کرنے کو مود بڑھائے
وقت حوال کے دیا نہ پانی
جو ہے ناکو کاٹن لاگے
وا کا کھیت سلامت ہی
جاگت تھا دیر جو ہونے پڑے
پیاد کی راجہ جی کے دکھانے
کوطہ کا پیغام سنایا
راجہ جی کے غصے [illegible] درد
اگر نہ میتھے [illegible]
[illegible]
[illegible] پائی کینا
اگر تو دوری نکو الینا
کرتار ناجو من میں آئی
وہی دیا جو اسنے چاہا
جن ہیرے کا کھایا بھجا

Marfat.com

اکا پیادہ ہے سرنام — جہہ کہتے ہین واکا نام
کتنا من مین کیا مین لکھا — ویسا سخت کوئی نا دیکھا

رستم سے جن کتنے مارے — ارجن بھیم سے بہت پچھاڑے
راجہ کہے سوی وہ کرے — جیو لیے بن نا وہ ملے

جو کوئی جیو سکے ہی بھائی — کرے ہو وہ سب ٹھکرائی
دور سے غصہ کرتا آیا — داسا مو کو ناچ نچایا

کہا اُکھو کچھ دیر نہ کرو — راجہ کے غصے سے ڈرو
لے فوطہ میرے سنگی ہو — راجہ جی کو عمل کر دو

جب وہ غصہ لاگا کرنے — مین پاؤن پر لاگا کرنے
جب اُن میرا گھیرا آ کا — واکو دیکھ مین سکچن لاگا

رو رو دا اکے چرنین گے — لات دھمو کی بہت سہے
انت اُن میرا کہا نہ مانا — فا ذا جاء کا بھید نہ جانا

انت اُن مو کو آن پچھاڑا — بسنا میرا نگرا اوجاڑا
کچھ اُن مو پر مہر نہ کینی — رہی ہی سب پونجی لینی

پکڑ حضور مین مو کو لایا — وہی کیا جو راجا بھایا
راجہ کا جب مجرا کینا — کھوٹے دام کا فوطہ دینا

اوچھی پونجی لایا فقیرا — جیسے اونٹ کے منھ مین زیرا
راجا کے دربار جب آئے — خالصہ پانچون ابیل لگاتے

اُن فوطہ مرے منھ پر مارا — مین رو رو سر آگے ڈارا
اور نہ کچھ مو سے بن آئی — آئی عرض مین کوک سنائی

تو صاحب ہے سانچ ہیرا — مین بندہ ہون عاجز تیرا
جو تو چاہے سو کر مو کو — پیدا کیے کی لاج ہے تو کو

مہر آستو کی کیجو لاجا — اے تم ہو سب جگ کے راجا
مین ہون تمہارا نچت کینا — پھٹ پھٹ میرا تم بن جینا

نبی صاحب کو دن بن بڑائی — جن میری پنا پار لگائی
جب مین رویا ڈاڑھین مار — میرا کتا دیوان سے پیار

جب میرا بول دیوان سنا — پچھتایا اور سر کو دھنا
انت مجھے اُن آن چھڑایا — ور میرے کوئی کام نہ آیا

اللہ کو تو راجہ جان — جا کا محمد ہے دیوان
محمد کے ہین چار اور یار — فضل اُنکے صاحب کار

دوجے عمر فاروق کو جانو — افضل اُنکو جگ مانو
عثمان رضی کو دوجن بڑائی — میری نور یا پار لگائی

جو کوئی صدق نبی پر لاوے — دو جگ بیچ بھلائی پاوے
جسنے نبی کی سیوا کری — واکی محنت پوری پڑی

نبی حبیب خدا کا کہیے — واکی نت بنتی مین ہیے
جسکے حق مین لولاک آئی — صلی اللہ کہو رے بھائی

اللہ نبی کو دوست جانو
ایک بوجھ کر واکو مانو

دوہرہ

احد جگ ایک مین جان کی نیکہ — دو نو جگ مین وہ بیڑا رہا
لم یؤلو آیت آئی — پیچ کا دور کیو ایک کا ایک

جسنے نبی کا کلمہ دسا — چھوڑو کبر غرور ہی پکڑو
اصل پڑھنے مین عمر نہ کھوو — رسمی علم کو چھوڑو بھائی

بہت کتابین پڑھ سنا کر — لالچ دیکھ جو بشر نا چین
ستھرے بیٹھے بات بناوین — مجمل اسنا را تم مت ہود

ملا بہت کتابین بانچین — لقمہ سدا حرام کا چاکھین
کم کے تین ٹکے سے لیسین — تب مسائل لوگون کو سناوین

ڈاڑھی چھاتی لیسی منہ پر رکھین — فاتحہ دے کو سون جاوین
صرف نحو مین عمر گذاری — اکبر سے لوگون پر وہ ہنسین

مال پرایا ٹھگ ٹھگ کھاوین
اقل پڑھنے کو گوین تاڑی

Marfat.com

کرکے وضو مسجد مین آوین | مرغی کی سی بانگ سناوین
لا صلوٰۃ پر سوچ نہ کرین | ٹکرین مارین باہر پڑین

ثابت ہوا فقیرا جہ پر | ہے یہ علم حجاب الاکبر
علم پڑھا اور عمل نہ کینا | بہت بہت یار وواکا جینا

اور بہت باتین پنڈت لکھے | ہین بابی سب میری لکھے
گنگا جا کر آپ دھو دین | ایسی کی باتین کہین تم کھو دین

پوتھی پڑھ پڑھ صدقے کیا ہین | کہ وہ نرک مین کیون گناوین
پوتھی پڑھ پڑھ کو سناوین | آپ نرک کرین لوگون کو جتاوین

نرک مین جلین اور پچھتاوین | اپنے کیے کا بدلا پاوین
اتنا پڑھو کہ ہے فقیرا | جا پر عمل کرو رہے سیرا

کعبہ اور گنگا تیرتھ جاوے | کاہو کے دل کو [illegible] لاوے
آپ من مین [illegible] بچارو | دل ہے [illegible] تیرتھ [illegible] یارو

[illegible] اسکو پاوے | سن عرف [illegible] رمز کو مانو
اللہ ڈھونڈو من مین [illegible] | اپنے آپ مین اس کو پاو

کعبہ مین جو اللہ رہتا | نحن اقرب وہ کیون کہتا
[illegible] جیسے کہا | [illegible]

جس جس طرف فقیرا دھیاوے | اللہ ہی کو پاوے [illegible]
سن ہو فقیر [illegible] | [illegible]

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوکر پالا | وا کا ایسا کالا
کلوا وا کا نام دھرایا | [illegible] کو دوارے جھلایا

وا مین دو مانس جا گئے | کوکر دیکھ کھڑے ہو ہے
دوسرے ٹھاکر جی نے جانا | ایک ہے یار اور ایک بیگانا

ایک کو اپنے پاس بلایا | اپنے کوکر کو سمجھایا
سن کلوا یہ یار ہے میرا | [illegible] کرے ہے پھیرا

تو اس متر کو مت کاٹے | [illegible] دن جو تو واکو جاوے
دوجے اوپر غصہ بھیا | [illegible] کلوا سے کہیا

کلوا نے واکا پکڑا | دانتون بھیتر محکم جکڑا
یہ لگا کہنے پھاڑ دی مو کو | [illegible] مین دونگا تو کو

کلوا بولا سن رے بورا | ٹھاکر ہے مجھ پر ٹھورا
کچھ نہین تیری [illegible] | [illegible] سے چھوڑ دن تو کو

ٹھاکر نے مدہے ایسا کینا | سب گھر اپنا مو کو دینا
جا کو ٹھاکر جی کم جانین | تیری سو [illegible] سے ملاوین

ڈر کے والے یگ کو کاٹون | پیار کرون تو واکو جاٹون
جو ٹھاکر جی کو کم جانے | کیون نہ اپنی [illegible] کنائے

یہ کہہ پھر کلوا نے کاٹا | ہوا بڑھی کو تم کاٹا
ٹھاکر سون [illegible] رہا | [illegible] اپنے کا [illegible] نے کہا

جب وہ [illegible] بھیا | [illegible] یون کہا
ٹھاکر جی تک [illegible] | [illegible]

ٹھاکر جی تم [illegible] | درشن [illegible] مو کو [illegible]
مین تمہارا ہون [illegible] | [illegible]

شفقت رحمت مین فرمایا | [illegible] ہون مین [illegible]
تیری فضل کی [illegible] | [illegible]

جب ان [illegible] دھند مچایا | اسامی کو رحم [illegible] آیا
کر کے [illegible] | پیار کیا اور پاس بلایا

کہنا ٹھاکر نے [illegible] | اپنے من سون بھول [illegible]
بھولے گا [illegible] | کاٹے کا [illegible] کلوا [illegible] کو

پہلے ساتھی کو [illegible] | تب [illegible] کو باٹن [illegible]
پھر ساتھی جب [illegible] | [illegible]

Marfat.com

اندھا حافظ باٹ مین دولے
لاٹھی ٹیک راہ ٹٹولے
جو کوئی موکو راہ بتاوے
بیشک وہ جنت مین جاوے
کہا توموکو راہ بتاوے
اللہ بابا تو موہی پہونچاوے
انت اندھے کو راضی کینا
جوڑا جا تھا واکا لینا
آگے چلے جب ندی آئی
ڈھیرانے کی دہان ٹہرائی
گٹھری واکی لیکر بھاگا
اندھا غوطے کھانے لاگا

رو رو پکارا کوئی آؤ
مجھ اندھے کو راہ بتاؤ
آخر ان ایک ڈھیڑا پایا
اپنا دکھ سب واہ سنایا
ڈھیڑا بولا تو مت ڈر سے
مت رو در ڈھیڑے پانون پڑے
بہت دیا اندھے پر کینی
لاٹھی پکڑ گٹھری لینی
جب ندی کے بھیتر پہونچا
اندھے کا وہ جیوڑ کے پہونچا
پانی بھیتر اندھا ڈوبے
یہ کہ کوئی موکو نکالے

دوہرہ

اوچھے پیر جو پل سدا ہے وہ خوار
جو کچھ جو پکڑے ڈھیڑ کی سبھی تو ڈوبا

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا
محنت کرکر واہ پڑھایا
حق کا اُسکو نام سکھایا
جو وہ ہر میان ندان کہایا
میٹھا مٹھائی کھا کھا پھولا
ہندو ترکا دھاون لاگے
کاہو کے من مین اثر نہ آیا
باتین کرکر لوگ رجھائی
طوطے کو پنجرے بیچ دبوچا
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے

بہت عقاید یاد کرایا
انتر جاتر بہت کہایا
باتین کر سب جگت رجھایا
من سے اللہ نام کو بھولا
پان مٹھائی لاون لاگے
یوہین ناحق مغز جھکایا
ٹکڑے کھائے دن بہلائی
پنجرن سے سارا تن پھیر دیا
مین ٹین مین مین لاگا کرنے
آخر کو کچھ کام نہ آوے

دین ایمان کی راہ سکھائی
اور نکر انکو راہ بتائی
ملان پنڈت بہت بلائے
مجلس بھیتر آون لاگا
باتین کر سب جگ ٹھگ کھایا
آخر دم کا سوچ نہ کینا
آخر کو ایک بلی آئی
جتنے بید پڑھا تھا بھولا
ایسے بید نہ پڑھیو کوئی
ترت بھرت یوہین مرجاوے

پنجرے کے پنجری مین ڈالا
گیان عقاید یاد کرائی
اپنے من سے راہ گنوائی
اپنے طوطے پاس بٹھائے
میٹھے بول سناون لاگا
شیخ مشائخ سب کو بھایا
دل سے اللہ نام نہ لینا
دوڑ کے پنجرے اوپر دھائی
جب بلی نے توڑا کولا
جاوے دنیا حاصل ہولی

کہاوت چوتھی

بہت دنا مین نکھٹو آئے
گھر کا گھوڑا بیچ کے کھایا
ایسی کمائی کوئی نہ کریو
بارہ مہینے جو باہر رہے
کماری جورو مین کیا کردن
ایسے نواب کی نوکری کینی

خالی ہاتھون گھر کو آیا
ایسے نکھٹو جگ سے مریو
کیون نہ جورو کے طعنے سہے
کب لگ مین تقدیر کو روون
جن مجھکو ایک کوڑی نہ دینی

پنجے ٹیک اور ڈال کٹاری
اُنکی گھر کی پوچھی خیر
جب جورو کے سوہین آیا
کئی جگہ مین جاکری کی
تین برس مین ساتھی رہا

پیسا ٹکا نہ پونجی لائے
مین کیا کہون اللہ کی ماری
کالا منھ اور نیلے پیر
اپنا بیتا حال سنایا
پر اُٹھی میری قسمت بڑی
جو دکھ پڑا سو مین نے سہا

Marfat.com

آخر اُن کچھ سوہ نہ دینا
جب جورو نے یہ قصہ سُنا
ڈھول چھکر جب لاگی پڑنے
لات ڈھموکے لاگی جڑنے
ہاتھ پکڑ گل اُسکا گھونٹا
خصم نکھٹو پھر جو ہووے
کیے فقیر اسیا نہ والا
واہ سے خالی رنگ نہ کوئی
کہیں زرد کہیں نیلا پیلا

شمسی قمری کتا ھینا
اُٹھ کر اُسکو خوب دُھنا
توبہ توبہ لاگا کرنے
جاول سے وہ لاگی چھڑنے
جس کل پڑا اُسی کل کوٹا
کہو تو یہ گھر کیونکر ہووے
تو نکھو ہو تیرا اُجیالا
پانی میں کوئی رنگ نہ کوئی
کہیں لال ہے کہیں چٹکیلا
انکھیں کھولو کے بھائی

کچھ دن غیر حضوری میں گئے
جوں کاڑھ کے سر پر ماری
داڑھی پکڑ گھسیٹن لاگی
کل کل توڑی اور سر پھوڑا
وہ دھادھم ادھر ادھر [illegible]
گو رہے بھائی جو رو میں
بہو رنگی کے روپ میں آیا
بنیا ہے رنگریز کا مندر
پانی ہے سب رنگوں اندر
دیکھو جو تجھ میں ہے حیرانی

پیسے سبھی ٹھکانے رہے
اور سر پر سے پاگ اُتاری
پیر دن سے وہ کوٹن لاگی
مارا بہت گھسیٹا تھوڑا
ہی پیری بتیا جاؤں کیدھر
نوکر و کا فکر سویری
آپکہ رنگوں بیچ چھپایا
کتنے رنگ ہیں واکے اندر
جیتنے رنگ ہیں پاکے مندر

کہا دست یا پنجہ میں

جگ فانوس کی شکل بنایا
ہاتھی گھوڑے واہیں بنائی
دیپک ہو جب آیا اندر
جب دیپک فانوس سے جاوے
کہیں لیلیٰ کہیں مجنوں ہوا
کہیں اللہ کہیں رام کہایا
آپہی گنگ میں نیر بہایا
پھر قاضی ہو قاتل کینا
غور کرو اور آنکھ پسارو
باتیں میں کیونکر بچارن
مستانہ ہو منھ کو کھولوں
بالکوں میں ہنس ہنس کر آہ
بھلا ہے مو کو آپ چپ رہنا
سنگار کیے نہیں ہوئی
طاعت میں ذکیں

دیپک بل [illegible] پکھانی
سوجھے تا سے سورج اندر
کا ہو کو فانوس بجھاوے
کہیں گل کہیں میں سوا
کہیں بندہ ہو پوجن آیا
پھر سیوک ہو پوجن آیا
اور واکو سولی پر دینا
ہے وہ محیط ہر رنگ میں یارو
سر پھوڑوں یا کپڑے پھاڑوں
ہو حضور انا الحق بولوں
لیس نے جہتی غیر اللہ
بھید خدا کا کفر ہے کہنا
جاہی جاہے سہاگن ہوئی
آپ کر پائن ہو پرکیں

جب دیپک ہوا میں آیا
جب لگ دیپک وا میں رہے
کہیں بلبل کہیں پھول ہو آیا
کہیں [illegible] کہیں [illegible]
مائی سے کعبہ بنوایا
آپ انا الحق آن پکارا
کون چڑھا اور کون چڑھایا
اسکا بچار کروں کیا جانی
ہنسوں بہت پا آہیں یارو
یا با زندہ بولوں جانے
نا بندا کو موہے نا تو
آپ کرم اُن سو پہ کہنا
کن پایا اور کون کہے ہے
جا پر اُسکی کرپا ہوئی

آپکو جا تر ہوئے جتایا
وہ مندر سب جگ کو بھایا
ہنسی خوشی جگ دا کو کہے
کئی بھانت اپنا روپ دکھایا
وہ پیارا کئی رنگ میں بسے
آپہی آپ ان سین نوایا
کیا بدنام منصور بچارا
آپ ہی وہ کئی روپ میں آیا
آپ کو اپنی نیب دکھائی
کاہے سنا لوں کسے بیان
سبحانی [illegible]
[illegible] تیرے جانو
تب میں نے واہ کو لینا
ہے [illegible] سب ہی
طاعت منہ پکڑ کر دی

Marfat.com

سکھ سنگار کیے نہین ابھی — جا پی جا ہے سہاگن ہوئی
واکی بات ہے اپرم پارا — کیا لکھون مین بارم بارا

زہرہ گندہ یکو پاس بلایا — کھونون مین خاصونکو ٹکایا
یہ کمنت جسنے کہی ہو یہ فقیر انجانے — جا پی جا ہے آپ سے تو نے لیوی جگائے

دیگر

نقل ہے کہ ایکروز خواجہ جنید — کہ جسسے کرم کی ہی سبکو امید
بدل سیر کی شہر بغداد مین — وہ نکلے تھے بازار آباد مین

کہین چوک مین آکے دیکھین تو کیا — حکیم ایک بیٹھا ہے لیکر دوا
بڑی شان کی ایک دکھان زیر — دوا یونکا صندوق وہ کھولکر

دوا دردمندونکو دیتا تھا وہ — کچھ اسکی قیمت کا لیتا تھا وہ
دوا کے لیے خلق اس کے پاس — جمع کھڑے تھے بہت بیقیاس

جو دیکھا اس تماشے کو خواجہ جنید — پوچھا اس حکیم سے اے آگاہ بھید
یہ کیا چیز تو بیچتا ہے مگر — کہ جس شے کے بدلے مین لیتا ہے زر

طبیب ہنرمند نے یون کہا — شفیع حق یہ بخشتا ہے رب العلا
پیمبر کا بھی قول ہیگا بجا — ہر ایک مرض کو ہے دوا و شفا

دوا ہر مرض کی میرے پاس ہے — کہ جس مستمند کو آس ہے
خواجہ جنید نے اسے یون کہا — مجھے ایک خواہش ہے گر دے دوا

جو اسکی قیمت کہو سو مین دون — مگر اس دوا کو ہر طرح یون
کہا وہ دوا کونسی ہے کہو — کہ مجھے ولیکو ہوئی جستجو

کہا اسکو اسوقت خواجہ جنید — گنہ کے عمل نامہ ہو دین سفید
کہا ہان ہین رکھتا ہون وہ بھی دوا — مرض معصیت کا شتاب ہو شفا

حکیم اپنے دل بیچ کہنے لگا — کہ ہے مصلحت اسنے کہنا دوا
کہ ایسی دوا کے خریدار کان — ہین ایسے ولی صاحب اسرار کان

انھون سے چھپانا دوا کفر ہے — بتانا انھون کو دوا شکر ہے
تب وہ یون دے بات کہنے لگا — جو تھی اسکی اشیا نادر دوا

در بیان اشیاے گوید

توکل کی جڑ اور صبر کے پات — یہی سب مین ملا لیجے بادنبات
ہلیلہ حلیمی کا اسمین ملاؤ — بلیلہ بھی دلجوئی کا اسمین بھاؤ

کھرل معرفت مین یہ سب ڈالکر — بھی ہمت سے توفیق کو پیسکر
عجب پانچون چیزان ہو جالین ایک — جو بعد از لو مرشد کی خدمت کی ٹیک

اور اس دیگ مین سب چیزیان بہا — کشش کے چولہے پر دیجے چڑھا
نیچے انکے پر شوق کی آنچ کو لاؤ — ریاضت کا خوب اسمین آنچ دو تاؤ

بعد از صفا دیکے صحنک مین لا — محبت کے چمچہ سے دیجے ملا
ٹھنڈا ہوئے پر اس دوا کو تمام — رکھے ربط مین جو کوئی صبح و شام

مرض معصیت سے شفا پائیگا — شفا پاویگا وہ بہ فضل خدا
مگر اس دوا پر بھی پرہیز ہے — کئی شے جو بادی سے آمیز ہے

در بیان اشیاے پرہیز گوید

ہوا حرص کی دور تنہے سے دور ہو — غروری کی بیگن سے معذور ہو
غصہ کی بھی ترشی کو نا چاکھنا — حسد بغض کی مرچ سے بھاگنا

غذا اسیر کھانا اکل حلال — زبان صاف نت کھنا بصدق مقال
جو اس پرہیز سے دوا نکھائیگا — کہ وہ عاقبت بیچ پچھتائیگا

یہ نسخہ دوا کا کہے آفرین — کہ صد آفرین مرحبا آفرین
حکیمون مین دانا تو تحقیق ہے — حقیقت مین ملکہ محقق توہے

عزیز داس نسخہ کو دلپر لکھو — اجازت لیے مرشد سے کمائی لکھو
گنہ کا مرض بہت دشوار ہے — حکیمونکی یہان عقل لاچار ہے

بحق محمد ترے ہو نصیب — کہ ہے رابطہ مین دوا یہ عجیب
ہزارون درود و ان کرو ان سلام — بروح محمد علیہ السلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پریم نامہ حاجی ولی صاحب متوطن قصبۂ رنود علاقۂ گوالیار

ادا الکھ نا سکون وہ ہر دھون کیا
بھانت بھانت پرگھٹ بھیا پی کیا بھون
پرگھٹ گپت شٹ دوسرا ای کو ئی
آپ کہے آپی سُنے جو کرے سو جا ہے

روپ ریکھ نہ سرسد بہن ان بہا
سدا سرہت اپنا وہ جونکا تہون
دو مین ایک اُٹھان تو ایکی ہو ئی
آپی دیکھا آپ مین تب آپی ہو جائے
پردہ مین پرگھٹ رہے پی لکھا جائے

کایا مایا لو بدھن ہی کچھو نہ لاگے
سو جا بو جھا دیکھا وہ سرب بیانی
حاجی خوبی حسن کی کر پرد اودو جا
بھلا برا آپی کرے کیا کہے اُن سون
بوٹے چالے سنگ پھر بہار دکھائے

ہینے نہ روپ نہ مرے نا سو زنہ جاگے
ردم ردم تن رم رہا دری اور ماٹی
ایک بھول بھٹک پھر ایک در دھیا
ہین کہی تم یون کہو جو برا سو ہم سون

احد ہی ہین احمد بھیا اور کینے بیکھ نہ بیکھ | حاجی نقطہ دور کر سو عین غین دو بی ایک

ست نام اپجل کلا و نیر اُجیارا
احد ہتا تب کچھ نہ تھا سب سن سنا
جو اس اگو اکر چلا تس دو کھ نہ لاگا
محمدؐ مال ہو کے جگ باغ لگایا

یہ نور تکا سا چندر مان چھایا جگ للہ
دھرتی سرگ نہ رین دن نہ پات پتا
جوت بنا جگدیس کچھ نہین سیجھتا گا
پہلین باغ لگا کے آپ دیکھن آیا
جیسا تو کون کہہ سکے جن کہا سو اوا

نام محمد میٹھ رس جن پیا سو جانے
چادر اوڑھی میم کی دو گھونگھٹ لایا
آدمؑ ابراہیمؑ سب موسیٰؑ اور عیسیٰؑ
کہہ کہہ کر دن سراہنا کیا ر نامیں کیا
سادھو اوندھی کھو بیری بھو سنسار

ابو جہل سا بیخبر کچھو کہا مانے
اپنا نام چھپا کے احمدؐ ہو آیا
پہلین چھپا یا بھین وہ ہر کو بوکر ریسیا
بید پران کتاب سب اسلت ہو تیری

سانچ کہنتے ماسین ماری اور جوٹھ کہن سین ہان | حاجی احمد میم بن سو من ہین من پہچان

چاریار جوڑ کر دھول مجلس کر یا
مانگ موتی جگ بھر اگھر اولنگنا ئی
عادل عمرؓ خطاب سا کوئی بڑ لا ہو ئی
اسد اللہ علیؓ کا مجھ بہت بھروسا
تیری ہاک ماہلی سن خیبر سہمی

جو مکھ دیا بنا کے پیچ پانگ سا بھر یا
سادھو اس جگدی بنا کچھو لیا یہ جانی
باتی دو دھ برابر ای نروا ری دو ئی
حاجی بھو کا جا نکی سرا پر وسا
کہی کون بہا جی کہی بجکھمک
گھڑی پہر اور رین دن مجھی ہی اندیسا

جگ گت جو چھا مین سب جگ اجیارا
ابابکر صدیقؓ یہ جیو بلبل کیجے
ذوالنورین بہا بر بیٹھا در گیان
علیؓ دل کی جگت کر ادور سب مین نیارے
حاجی یا جی یا پڑا دھین بچارا
من چنچل سمجھا نہین جیسے کا تہ

اونچی مندر دی بنا دین نہ دھیا
تن من جو بن جیو دھن بھاند رکیجے
دھرتی سرگ دو لی کرا ست عثمان
جو عیبن ابا مین آ کا دھیر [illegible]
ابی ا [illegible]

من متوارا ناڑی کرے اکاجے کاج | اپنا کر لستارے بانہ گہے کی لاج

دھرم کو رتا ص گھڑی دو جا بہا
ات جات بنا لیکی بھجان دوے

دھن گرو د الدر شاہ پوران ہا
آپ بنا دا آپ سا گر ایسا ہوے

رنگ ہی مین جا لو مونا سو کیا تی
جیا یو ان ہمارے نیز ی کیا دو ر

الم تن برابری جہان گرکی بان
جو تن دو رہو کیا بہا من ہو کھنور

Marfat.com

سید محمد ابو سعید سو پیر ہمارا
بھیج درود صلوٰۃ نت بیاد اتیا مین
نفی و اثبات کا مجھ جاپ بتایا
ہادی مرشد رہنما سکھ دا ایک میرا
ایک دو بچھا اکھی سنا اکھی پہچانا

دھن بت گن تیا پیم پیت دو جگ اجیارا
نانا بابا ایک سا وہ سرلون تا ہین
دھن سلطان التارکین ایسا جایا
حاجی بندہ بیز بان گن گاوے تیرا
جا سون جود دجلکے سو ی بیگانا

اس عن عہد الست کے مین بیعت کینی
شیخ احمد بن قطب الدین سو مرشد میرا
ردہ اور ردہ سمجھی دوا دجیو تینت جا
بھول جھک جب پھر ابوجا ادر
یا ہی کون اکھی کہین یا ہی دو جا

جو کچھ رمز ان کہی دیکھی چینی
ول آخر دو اد جگ مجھ دو مت بھیرا
مانو جرت انگار سرا نا بانی
سکل بیان ایک سب اکھی لکھیا
یا ہی آٹھ سیوا کرے یا ہی کی پوجا

یہ کہنتین سیئرین وہ کہنتین ہین دو ر | یاسین یہی بچار کے حاجی بھیے حضور

جو کچھ بیتا سو تن سو کہت لجاولن
سر جیڈ دسا بہو کجھ تن اہر ن لیے
پیم چرچ سونا مرجیت ہوے نہ بہیکا
حاجی جھو بہ بالوا سر کار جیندیری
بیت بیت نہ دو سرا کوئی ہو بیہاے

تنک تنک تھوڑا بہت دکھ روسنا و
سدھ بدھ گیان سبھی ہر نیک جانہے
کنچن جیو جیو تا ہی تیون تیون رنگ نکا
دن دن چار نو دمین بیٹھ بیٹھ کیری
حسن شیخ فیروز کو کوئی کیسو جانے
کر جو رین منتی کرین بیتا جم دارا

جیسا کیا سو پایا مین بیتم بسایا
تن من جا بھسم کیا تو دو منت تھوڑا
پیم جھکولا مین سیہے کھاڑ اور میٹھے
برہا اگن ابار بل مجھ روز ستایا
کہین تانا کہین سر اکہین اتا کہین باتا
حسن کئی نا کیجیے یہ حال ہمارا

روئی آگ برابری کن لیا لایا
جو اس کرے بیاہنا سو جرجر موا
دھن بت گت پیم بیت سیج کب بیٹھے
جو ہی دکھ ہے بھر اکھیر ر و سنایا
کہین ریع کی کہین سنی نظر کہین نہ آتا

دو نا ہر وا کیو ڑا سوک بہا کر کہیت | حسن شیخ فیروز کے گانو بیے کا ہیت

تن دکھ من دکھ ہیران دکھ دکھ ہگری ہاہین
نا کچھ کیا نہ کر سکا کچھو کیا نہ جائے
تن ناہین اترا کچھ بیچ نہ لیا

جب بچھون نت دکھ بھر اسکہ بینے ہاہین
حاجی بھنو ادر بسا یک ہاتھ لگائے
بین بین کرتا مر گیا مین بات نہ کہنا
جم گھٹ کا ہی جب بہری ہا جی جھگڑا

راجا پرجا سکل جگ جہان لگ کوئی
لاگی ہاتھ سو ہانی کچھ گانٹھ نہ میرے
مین عین کون سمجھا نہین مین کرتہیا
دیہی کا سا بوکرا اسدن کو دن ہیا

اپنے اپنے دکھ مین دکھیا سب کوئی
ایک سوداگر باہری بیت گئی ہر سے
کالہہ دون بن دہین کیے کل جھر پا

ترستا جرت جیو جر گیا تب مین کری پکار | اُلجھا جھاڑ پریم کا حاجی بیگ نوار

جو کچھ کہا سو مین کہا یہ مطلب میرا
نون مصالحہ میل کی مین مجلس ٹھائی
سن بانی تو کھائی نہین بدھ گھر جائیے
چلتے چلتے چل پڑے ایک بات سوہائے

یہی بلتے بھاگ کا نیک کرو نو برا
سکھیان سبھی بلا کے کہین بہا نی
جگنا تھ کر جا کون کچھ جھوٹ لائے
جن سنیا سو رہ گیا گہ نگا کر کھائے
ہل کل سکھی سہیلڑی سب ابتر سو ہا

سرستا ترت سار دو لی جو گیان جی
بھاکر بھاجی اٹری جو ہم سون سرپا
پیم سبھا بیٹھی سکل گیانی و گیانی
ایک کہا سو سب کہا سب کا دکھ رہیے
اپنا اپنا دو کھڑا رو سنایا

جوگ جگت جو ہر کری کھیلا جو سارا
سنت کر آدھین ہو ان آگین دھرا
اپنی اپنی بات پر سبھی ہی پڑھائی
ایک صورت اکھی سب ایکی دیہے

سوال جوگن

پہلی بولی جوگنی جن جوگ کمایا	جل جل مر مر جیو گیا جن یہی پایا	برہ اگن تن لاگی مین بھسم چڑھائی	در در بھیجال بتری جگ کو دکھائی

Marfat.com

تن کنتھا من سکیلا جھولے جیو کیا
کرسی کرگت سنگت کیجے مین دھون لائی
بھلا بڑا انسب ملگیا مین ایک ہی جانا
ماتا پتا کٹم سب تجے ہم سون رہیے

سینگی پوری پریم کی کان وہ مندرا لیا
کرکے سبد جنبک سعن مین تک جلائی
اس بر لو ہی ہوی سوئیر من مانا
لیا جن سبعن خرچ ہے اور کو کر بہوسے

سرن مندرا سر جٹا پن چھلا چڑھایا
سکت گرو کی وم مر وم مین لون بجایا
دل جھونڈت جھنو بھی پشم مین لاگی
سادھو ستی اور سیو تڑادکھی مین جوگی

کنگری کہی گیان کی گورکھ گن گایا
اردہ کنول جب اے رہ بہیا انحد جھنکارا
دیکھت ہی پہچانی جی اتین جاگی
والدو والدیہ ملے الیسر ملانہ کوئی

جواب جوگن

جوگن جوگ نہ پالیے جو جیو نہ دیجے
جوگ جگت جیولا کی تا جی لائی
چیلا سکت نہ کسکے جو گرو کی بانی
تھارے ہی مٹھی ہنڈلے جب جان نہ تجیے

آپا اُسکو ن سع نیسے وہ اپنا کیجے
پھیرت ہیرت ہرملے آپ ہی آئی
گورکھ دھندہ جانکر سب دلیے بھلائی
لوکا چار بچار کے سن سمرن کیجے

من گنگا تن سرستی جیو یوجا دھاے
برہ اگن تن لاکی مین کام جلایا
تیرتھ تیرتھ کیا پھر کیا جنم گنوا دے
بنڈت پڑھ پڑھ بچہ مو جیو دہ گنوایا

جاکون جو بت جگ پھرے سو مندھ ہمارے
جر تین جر مین جو بچا سو سدھ کہلایا
ہر دا امرت کونڈ جل نہاوے سکھ پاوے
حاجی جیو کا بھاد تا کہہ جا پن پایا

ہنستین گورکھ فا ملا جن پایا تن روئی	جو ہنستین پیو پائی کون دوہا گن ہوئی

سوال جنگم

جنگم چینک اینکے تن جنگلی ہوئی
کمبیر بہر یا گیا نہ کا اور ہاتھ لینا یا
رین دیوان سرستی مین ریگائی
گورکھ گورکھ نت جاوین ہی جالی

گونگے کیسی سین ری کیا بوجھی کوئی
سیجھا بنکیا نا کرے پایا سو کہایا
نانک جیتک جگ گنی سب دیوے بینائی
نگر انیتھ پریم کا یگ دھر انجائی
تن من جوبن ادھن جیہی سیمائے

جو جو برہا دکھ دیا سو گن گایا
آپ سوار تھ سب ملا تو مین کیا کیا
ناڑی بید ادیکھ کر مین دبتایا
رہون تو رہنا نا ہی چلنی جیو کا
گورکھ گنگا جی عی ہل ہی کینہ ہما ہے

حاجی دکھیا دیکھ کر دکھ روئے سنایا
داہنان باہنان جیر کر پھیترا نیہ لیا
سرتا ترتا دیکھ کی باتون پھسلایا
برہا با سک بہن کی موہ دھر دھر جانے

گنگا جمنا مین دو ہیا سمندہ اتھاہ	پھیرت پتلی مار کر حاجی مثل ملاح

جواب جنگم

جنگم مارگ جوگ کا جلتین جیو جائی
اُٹھا پنتھ سو جھین نہ مایا کی جھنکاری
کپتر پھو مر تیاگ دی درہا تھ سنکولی
چیلا کر دبرابری ایک سنگ پھرائین

اگوا ملی تو پہونچئی نہین لوگ ہنسائی
مین ہین کی جی جل جلتی تن باری
یہ جیا سکیا بر متا جن سو کوئی
اس بن اُسکو کہتے اس تین پائین
سنتا گنتا دیکھتا کہا مین جائی

یہ تو سمند اتھاہ جل جہاں لہر نہ پارا
منکا چیتر جگ گئے من تک نہ پھیرا
آسا نستا کر منا یہ جان ہماری
نیر مین جو ن لو ترتی رہا سما ہے
کا تا لکھ غیر کا مین عیر بنائی

جا جر نا د ملاح بیج دہی منجھ دھارا
من تین تنک نہ میرا یہ میرا [illegible]
[illegible]

لو سچے بنا نیائی چیلا ڈھونڈ سوار	گر سون ملا سو گرو ہوا اکر کٹ مانٹی کہار

سوال سنیاسن

Marfat.com

سنیاس سُن آسن سیتا ست ہوئی
پوری کری اور بہار تھی پایا دھاری
اگیا کنڈ یاجی جی رہتی بن باسی
کبھون جائی گرست سون مین جھگڑا کیا
کبھو مون ہو کر من جاپیہ چھپائی

برہا بار لا دیجی مین جھاڑ بلوئی
رنجک ایک پریم کی سو سب مین نیاری
کبھون بندہ ہو کر کبھو جنگ اداسی
من انجھا جت جہا سو لڑ لیا
دونا ماسی پڑھ کر گا تیری گائی

برتھم نادبجا کے مین مد بجلا
پوری کی ہین سب تجھی رہی ہاتھ انجالی
کبھون پایا لوبھ سو لین سیع دموائی
گیا گشت سو ہاتھ کر مین سو تھی باندھی
پوچھت پوچھت پہج بچ سوئی ہادا

لکھمن سیع بیوگن لکھا ہر دیت بارا
ماٹی بدری ہینگلاج سو بھر آئی
کر سیع کھائی نا بنی کوئی اور کھائی
مین ہین کیسے جو رکون مکھ پر بھی سادھی
ہنستین ہنستین ہو گی پانس کی بھانسی

لاج تجی نر تھو بہی سیس جٹا بہیے کیس
نینن پھلکا پڑ گئے جوت پیو کا دیس

جواب سنیاس

سنیاس جو تو جری ہو بہت جو ائین
گرن پنتھ نیائی رسی پوری جہیلا
مونتھی موندری کیا بہیا کیا بتہ اوچایا
سُر تی جی لی سیتھول ہو کر آپ لکھایا

جرتے جرتے جو بھی تیھر ہون نکر ائین
سوئی کا سا بیٹھنا نہین ہاتھی کیلا
مایا موہ نہ بس کیا وہ ادھکے ایا
ہر ہون کر تن جٹا این جت سب جگ کھایا

جاتن جنگی پریم کی جاتی تن جوئی
تن من پارسان کر اور کمنبہ تو دانی
آپ ہی پوچھت جو پھری کسکو بتاوے
اپنا آپ بہا دی دی جیون کرے ہوئی

درون بیر بجا بس نت ایک لہوئی
ست بناوت نا بلی ہو کر گرگی بان
بالک کا ندہی پوستی کا یون بھر اوے
کاسی کروٹ جو بھی سنیاس ہوئی

جیو مرتک ہو رہی چرن چرن پر جاؤ
حاجی پہلین پہونچ رہ جہان موئین جلو جاؤ

سوال سیوان

تھرکے بھاجو کچھ کہا سب کہتا سُنائی
کر وا لکھا تا کھا کیے مین کام سکھایا
بینا باتو جو بلا تن بھگت جو آئی
تانا با گند ہو ملک اور پرس بہت کمایا

سنیاس جی کچھ دیکھ کر سیوان سرائی
ست تین نیا ہی جی رہی دوجا نہین بھایا
بھلا برا کچھ نا اُسنا جگ کنتھ بجائی
بارا ماری کلنک ہو سی کوئی پرلایا
جو جو بچھن من کی ہی کر بھیتائی

سیوان ہو سیوا کر نیمین نیائے جوئی
ہاتھ کمنڈل ہست کا مین جادو دھوتی
کھاتین پیوتین جو بجا سونگ لگایا
بیر بہیا اُل جی ال ست بھی ہین کیا
کرن ہتی سونا کری من کچھ بھی نجانی

حاجی جنگلی پریم کی نت لاوے
بہوتا لوبھ نہ من دھرا ہوتی جو بہرو
ہاتھ سرہانے دیئے ہی پاس ادھندھایا
خلق ستاوے جو بھی جو دھرکت تن کا بہا

ساس رسوئی نت پوئی نند پروسن ہار
جیٹھ گگن چڑھ گو بجتا دولہن پون ادھار

جواب سیوان

سیوان سیوا سیعن کر تین سکھ پائی
کھاتا کھا یا کیا بھیا کیا کام سکھایا
نہائی دھوئی کیا بھیا جو جیو نہ جنگا
جہا تجی سوا و سو دو الکل باچئے

پانچ تت جیب کیسے تب تبسی کہائی
کام بہوتا آدمی کچھو کام نہ آیا
مایا ممتا دور کر تو من ہی گنگا
جتی ستی کی پتھ مین سیع ان سو سانچے
باہر بھیتر ایک سا جب نینن جوتی

جادر دھوتی کیا بھئی کیا باٹ پتمبر
بھلا برا سب آپکون جو جیسا ہوئی
آون بجا کے کچھ دین دیکھا
من بہ جامن جا ترا من دیو لوتنے
مرجیا ہو کر ڈھونڈ سے بھولا موتی

جھول با کھل کیا بھئی کیا مکہ اتہ
کرن اپنی آپنی اور ترس سب کو
آواُ نکار نکار تب آنکھون دیکھ
ہو نکا ابجھر دور کر تو بھی سکھا

Marfat.com

اوندھے مین سیدھا کیا اور باجی منگل چار	مرتین مرتین مرجیا سو پنڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوان درسن برہمنی پانچوں ہانے	جوگی جنگم سیوڑا سب گرو بلنہ	پریم شتابیا کھٹن گھوارا کھوری	برہا پچا گرچھا کے نت لادی ہوری
سیرت گوشت ہی نکھ برانہ بولا	پوجا پاتی لوگ چار مجھ بہوارہ لا	گیان سردوادر سیم دیے بھاد تیرتھ کی	پھول ٹھیسے ہم کی نہ چھو نر چھاکی
ودیے نیواری دیکھ کر چھوت لایا	چار دن بید پچار کے ایک اچھر پایا	رکھ جانا سیام تم سیدھ بتا جاپ ججا	ایک جو نقطہ پریم کا کوئی برلا پوچھا
مالا دھوتی پرون در گرنتوا جاری	منکا جپتا جگ پھری ...	کام کرودھ اپار بل نت سوکی کا یا	سا تار دہن مجھ بہی اشنا من پایا
رہنو کو بچھڑن ناہی اور چالی جاون	ہوا نہ گیان پوبھنا یہ کیونکر ...	زن دی ہونٹ ...	حاجی مارگ پریم کا کوئی دیو بتائی

تن لنکا من راون سیتا دھری چھپاسے	حاجی ہنونت بیر بل سو دیت لوکا لگاے

جواب برہمنی

سن باہمنی جو چھپا دھر ایک پیار	بید ہمان نہیں پایا جگ انہ دھیارا	پہلے بید بچار کے پن کرن کیجے	بھولا چو کا جو ملی تس بارگ دیجے
بید پڑھے جو کٹھن کر دوا اور پٹھا	ہردے پڑھا سو سچ پڑھا تن جا جو بچو	پڑھا گنا بوجھنا جات جوار	ہردے پڑھا پنڈت بھیا بکینٹھ سدھارا
ہردے پڑھا سو سچ پڑھا جا سر ...	تن بیچ بیٹھا پال کون ترک بچھانا	جیبھ ہلا کر بھیا کیا نچھو بچائین	تیرتھ پھروا کیا بھیا کیا گنگا نہائین
جو کہے تو کچھ نہیں بیچون چگونا	گھٹ گھٹ سورت سب وہی نمونا	پیم اداس جو بھری چار جا لکھا	پڑھنا گنا بوجھنا سب کرا کھا
	جیوا جابجا جگت کا تن بستر لکھیا	آپ ایکنز ہو کے جو جلیسے دیکھا	

حاجی دفتر دھوی دھرا اپنا آپ بچارا	یہ تو مارگ پریم کا تنکے اوٹ پہاڑ

سوال صوفی

پانچون مین بیان بھی تب جیتا جا	صوفی درپن اپنا دیکھ جگ اجیارا	صوفی مسئلہ پوچھ کر شریعت نہ لیا	چار پیٹر ایک ٹھور کرین دور نہ کیا
پانچ بچاین مل چلی سب مجابر مجری	بینا پانچون ہو اساد ہو منوری	بھادین یونکہ جانتی پانچ بچاین	باہر بھیتر ایک سا دھ دیکھا نراین
احد احمد ایکی کے دودو بازی لائے	غیر عن منصور کا مین کہال کہائے	ایسا کون ملا جا سو ...	حاجی ٹیکا نیل کا کھو کیسین دھوون
ست موصد ہر دشن جو موحد جلاوے	صوفی عدل الحق جنتی ہونک جلاوے	بچیا بچا جنے جو مین فتوی دیا	ان کہنے ان کی
وضو ساز نماز کر بھون سیس لگایا	داہین بائین دیکھیا کچھ نظر نہ آیا	فی نفسکم ... کہاین خبر نہ پائی	... سب عمر گنوائی

آسا کا لنا پار سا صوم صلوۃ انیک	پیو پرس سکے ... مین یہ سب جان ادیک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچھ کام نہ آن	اور پر سونا پھر لکیے ... آن	مسئلہ نوس جھگڑنا یہ گل نیارے	حسنات الابرار کی سیّات تھارے
... خطرات الشیطان	لکھے پڑھے کیا بھی دکھ کہان	عالم وارث انبیا جو سکون بچارے	بھولا چو کا جو ملی تس راہ بتا دے

Marfat.com

علم پڑھ عالم تھیا سعلوم نہ اندھا
مسجد کعبہ سیدھا کیا دل حیلا چلی

جیسین لا الکھا رکی کاڈھی گل بانہا
ظاہر مین سب لوگن کہین مرد مصلی
بی بی کرنا چھوڑ دو سو کر لیجے

بھو کون مر تحصیل کر وربار سدھارا
روزی دھرم کی کری سب سلطنت پوری
حاجی نکرار دو جا نہین ہے نیہ

پڑھ بہتر کہو ڈھا تھیا ایمان لسارا
آسا بندھی بہشت کون تہنا کرنی دوری

مکہ مدینہ نین دو اور ترکٹی جبل عرفات
سن مینا تن مزدلفا حاجی حج کمات

سوال بیراگن

لکھت درس لکھت پراکرم سب ناہی نسائی
پاتھر پوجا نا کرون ناکنٹھا بجاؤن
پرت یا ساکھی بشن پڑھ کلما مرت کھولا
آستان پرماتمان مین اکہی جانے

پنچ بھیل بجانکے ڈال ہلائی
گل کنٹھا من پی کیتا گادن
جگ بالی ہوتی تسبیحا حب بولا
جیسی بیلا کشن کی تیسی انگرائی
نین جھرو کے بیٹھ کے بوکھیل لسارا

بیراگن من باوری نت پھرا دہی
نرمل بیٹھ کبیر کا گیت نہ گائی
گوپی چند بھرتری جیسے رنگ منڈا
سیام سرو پی سمجھ کر جگ بوجھا نا
دیکھی تجے للتا کرون مجھ سار دن مارا

ہیم بچن بیتان کری بیودرس ماپی
متھرا بندرابن مین پھر تربینی نہانی
میری تیری ناتی سب کر کر گندا
ہندو ترک ایک آتمان کہو بیگانا

سندر روپ سروپ گن آسن سدھ گنت
حاجی لو بھی لالچی پچھ لیتے لیٹت

جواب بیراگن

بیراگن من آ کری رس امرت پاکے
سرگ نرک ایک عز کر دو دیو بہائے
تن سل بٹا سرت کا من مندر بیسیا
کایا کر جانی جن جان بیٹھا ئی

تیری چال سیاری مجھ نکی لاگے
مایا ممتا کے ہر بیو بچا جاے
دلہن ہو جلوہ دیا جگ رتا دیسا
بیچیت بوند ہمند کو شربت بچانی
الکھا ادنی نرنکار تس کو ان پتا دے

آپ بساری جگ بچھ دہ گرا اور چیلا
بیرن پیر ہو ہا جن آپ ہی آیا
صاحب تن بو بن بسی جج کرڑ دا بیٹھا
سنگ بیٹھا بات سوان اور دھر اچھیا
لہین شین کیا بوجھی دیکھن آئینے

سین دھرون لسن پانو نیر جوالیسا کھیا
کہو سمانا گھیر مین مجھ بھید بتایا
جیسے سوادن دو جانیین لیے جاکھ ندھا
باہر بھیتر باسنا سب ہا لسایے

ایک کہون تو ایک ہے اور دوئی کہون تو دوے
حاجی دو جا دور کر رہے اکیلا ہوے

سوال بنیاین

بنیائی دھن پن سرس جن آپ سنوارا
کھانڈ جیر دبچی گیہو گر مجھ پوبچی بھاری
بھوتی تیر از دیلک سن کلم جھ دشہ بولا
جوگی جتی اور سیو را سبے پوناوی

چوا چندن لیپ کرتن بات لیا
گری چھوہارا بھا تفل اور لونگ سپاری
بادلا مین بنا کے مین سب جگ تولا
دسین بھین بلتے مین بت سو جنوائی
کہا کون کچھ نہین کستین جیو جاے

کایا مایا تر اسباب تون پوری
پانچون تت بچار کے مین بسری ساجی
ساہ بچ کرتا پھر انا کھانسد لیا
ہیم اگن کا باجری نکھ دکھ سب سوسی
کنجی تالا رہ گیا پالیست ہرائے

نیم دھرم من بھیتر اچھ جین مورکھ
بات تولا دنت پھری مین مفتی قاضی
گیا سواد تہین من ہو ہا یو کون لیے
برہا ڈنڈ بچا کے مچھو دن مو کر

سرت نرت کر باہڑ و نیم دھرم دے ساکھ
حاجی پو بچی ساہ کی راکھی جاے تو راکھ

Marfat.com

جواب بنیاین

دوکھیا جرماٹی بہیائی درد چھنیا
بیہم بنج سوراکٹھن جوکرے سوجانے
ہاٹ ہاٹ بھٹکت پھر تب سودا پایا
کھوٹے ہاٹ اُٹھائے دھر کر بھوا سانچا

جیناد کھ سنسار مین دکھ بن دینا
گوتکی آگی کیک کیے کیا اتھہ لہانے
آیا جانا نول ان تیل او رگھیو تپایا
سخت تھر کو تولا کا جو چاہیے باچا
کرنا ہو سو آج کر او رابہ نہ دوجے

جان پیر پریم کی جان تن سیج لی
ہرو اہاٹ بنا کیے بیٹھا بنجارا
جاہ بنا بنائی کاہل بیوپاری
بہر دنرد ایسی ہوی ہردہ باٹ تولا دکر
چلنا پھرنا دیکھنا اس گن لی کو

جری مری مرمرجی جو ایسا ہو لی
ساہ مہاجن بانیا جگ موہن ہارا
جو کچھ سودا چاہیے سو ہاٹ ہماری
قاضی بیٹھ جیو در توہے کھینچ منگاوے

گیہون جیسے جوار جو اپنا اپنا مول	تکھری پکڑ برابری سو حاجی جھکتا لول

سوال کرسان

کیہین کانسی کاکی کسان چھید دیا
ایتی بر تاثیر کری دکھ ہوسن سو بہاوے
اروہ اور دہ دو بیل کرے بنسا ترنے جوا
کھرپی کھیت بجایکین مین غیر نرایا

حاجی ہرسیا موم کر ایک جیو چاہے
سو ہرن ہرت منت کری سایکی ہر کا دے
اگرا ہمر پیم کا دکھ دانا بووا
جو کچھ بھاگ کسان کا بن مانگے پایا
یاین جا بنا گاڈھ کر تن مڑوا کیا

بھوان تان کمان کر جو برے ہیر لیا
برہا کام اسادھ جیون ذرات جرادے
دکھ بو یا دکھ اپجا دکھ یار نیا لی
ہو دکھیا دکھیت ہی گھر سو کچھ جاگی
اونچے بیٹھ پکارتے یو مر یا ہریا

نین بین بتا کیے تن ٹکڑے کیا
سائین ساون ہو پھر کرتن نیت چھاوے
ہر دکھ دی سکھ تین مرا کر دہ لگائی
اپنی اپنی سینڈ مین جھروا ڑی لاگی

حاجی فوطہ چاہیے شحنہ سو ق سوانت	دُکھ سُکھ کاٹ ایک ٹھور کر آدھا آدھا بانٹ

جواب کرسان

کبنی آتم آد کا کھیتی کت جان
ہر دا کھیت کمایکے گراد کھ جمائی
منزل منزل دیکھتے جوگی آہوت
گر سون شکر او بھی دکھ دیکھ بنائی
گر منزل سوکی شکر لاملکوت
کھانڈ حقیقت معرفت مصری سون علیحدی

آدم ہو کھیتی کری ہوا سکھان
ہو بری پوری سپر ہو جیا مٹھائی
مصری ہوبین نرملا او لاہوتی
ہو بیجا دیا دودھ کاتب کھانڈ کمائی
کھانڈ مل جبروت سو مصری لاہوت
سو کیا جان یا پر اجن جا کہ ذرہی

شحنہ کے بنا کیے ایک ڈنا کھایا
کایا گر کی جان تو جیو جان مٹھائی
تن کو لمو کا کھو ا جیو مین لٹھ چڑھائے
کھانڈ ہو تین مصری ہی مصری سو اولا
مانت ہو نکر جانیے گر راہ شریعت
کچھ کہتی کچھ کہہ چلا چنچل من میرا

گٹھری کمری کھین کے دھر کھینچ منگایا
بھو بخت بوند سمند کی شربت ہر جائی
پانی سانی سیت کی تب بھو نکلجائے
حلوائی کے ہاٹ مین اولا ہو مولا
گر سون شکر میٹھا ہر جان
[illegible]

جو بویا سو ہی لونا کاٹ کیا کھایا ان	شحنہ چھاپا دیگیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

اور جو بولی مالنی جس مالت رانی
داکھ چرونجی ناریل او رپند کھجور

مالی بد بکہنا یہ مین بادہ سمان
کیلا نیبو نارنگی او ترنج نمبیری

وا پردیسی کارن مین باغ لگایا
[illegible] جنبیلی دگرا پھول پھلواری

سندرن ردر دسیجا پہو بہت جگایا
جاہی جوہی کیتکی مین ان چین ہارک

Marfat.com

کلی کلی ڈلیا بھری مین ہار گوندھاں
سیتل سرگ لنسار کیے تن سوا چو کا

پھولن کیے گجرا کیے پیو کنٹھ نہ لاں
ایسا بھاگ بھاگ کا برست ہرن کا
آلا بالا کہا کیے مین وقت گذارا

نین بہت بھر ایکے نت سینچی کیاری
پوست جان جرا کیے مین آ بیو کیا
ساہ ہما جر بانیان کو ٹی دینہ ادھا

بیو بالک او رلونیا ہو نہین ہار کی
اہلی کیتی جو ملامت ٹکٹک دیا

سُرتا نر نا رو تا مور کھمرت اچیت | حاجی پل پل گھو د ق مولی کا سا کیست

جواب مالنی

مالن و رنجان مالی ڈھنگ تیرا
اور دہ کنول سیتل نکہت چل سیج پارا
بھنور گوپھا ین اگن کنٹھ لپٹا کیون ریا ری
تن تبتین ہی سکھ ہوا جو جیتا رو ی

پاین پڑا دھلین ہو کر بہت نولا
بروا لاگا بیم کا جس پات نہ ڈارا
بھنورا جا ہی کیتکی ہی کنٹک ہاری
مالی گلے لگا کیے مالن سکھ سوی

بیم با نجہ حسن کا من مین مالی
پھول پھل دونا کری بس یار بسایا
مالی بن مالن نہین مالن بن مالی
اچھے دن یا چھے گئے آج دیپ آیا

کا جی پاکی جو جہی جن باندھی ڈالی
رالن کو پربت بھیا جا سرگ سمایا
من مہندی سایاہی تب نکس لالی
مالن ال مل بیہی ہیا تنہ دیہا یا

حاجی پا جی بیم کی نالش آدھ نہ انت | دو نا مروا کیو ڑا لندن سدا بسنت

سوال برہن

برہن بیم لاہو سون مین جرتی دیتی
بیجر کی کر بانسری مین باٹی چھائی
پات پات پھیرت رہی جن لاگا تا کا
لکھی بنگلا جو پڑا پاین سون تیری

پاین جیسی پاتری اتر سون میٹھی
برہا اگر بیل جن نکھ سکھ لپٹانی
باجا مارگ بیم کا سونی نانا کا
جوگ جگت کر تیری سکھوی کری
پانچ پچوی مین کیے اور سات سلونی

آنکھ دیکھن من سینچی اور درکی سیا
نین رکت چوڑا کیے تنبول بنایا
حاجی ہاڑ جرا کیے تن چونا کیا
بھانت بھانت بنا کیے مین جڑتی باندھی
دونا بھر اگین دھری کی تبش فرسوتی

برہنی باری بیس مین مجھ ایسا کیا
سو کیا جا ین یا پڑا جن جنیم کیا
کتھ سپاری میل کی
گیان مصالحہ میل کیے نین بیڑی سا بڑی

لکھ منجن اور بیم رس ناسک باس بسین | حاجی تن من بیجکے جو پان بسا ہن لین

جواب برہن

باری مین برہ وگ سر جو چا کھے کوی
پاین سپاری کتھ رس اور چوتھا چونا
بری سگر گیان جن سبا ج من میٹا
ہر دا گیان بچار کے لکھ پوتھی کھولی

دل وہن بیرا پاین جن نر مر ہوی
جو چار و نین ایک ہین تو رنگ سو نولا
تن بیرا ایک ٹھور کر تس پات لپیٹا
بنگالی کیا جان بنگش کی بولی
بری چھین چکنیانت پان سنوارے

تن چونی اور پان جو من میل مصالا
کایا پان بچار کے اور بیڑی بیا
پان بہار سنگر ترجی جتر جانا
سندر برن نایکا اندھا کیا سو بجھے
برہن بر من مہی لکھ بیڑی سارے

بیم گلوری جا دیکھ مکھ لال گلالا
چاکھی نین رنگ دیکھی سرتا مین دیا
تن نکین پہچان ہر پاین کا کھانا
گونگی کیسی سینری برلا کوئی بوجھے

روم روم مین رم رہا برہن بری سنگ | پرگھٹ ہوی تمین جاق پانون کا سارنگ

سوال کلالی

Marfat.com

اور جو بولی کلالنی جو بین بات
ہیا صراحی پیم کا اور نین سیالا
اندر مردان خمار سون پیجر اودھی
پیو پیا بیٹھا رکے مین بھر بھر دیتی

پھرن بان کلال کا جا لاگا چھاتی
کہات کلیجا بیچ پرن میل بھالا
ہوہ بید گئے پیو بات نہ بوجھی
جوبن کلال بھر ایکے نین بس لیتی
لوگ ہنسائی نت ہی کہو کیا کیجے

لہو ہو لاہن تن ہٹی ہاگ جرائی
تریخ سد بھول تازگی نگیا مین لکھے
باہر بھیتر لیکے مین جو کا دیا
[illegible] باری [illegible] پیو کی کد برباین پھیرا
جوہری آپ گیا ت گرھنا جو دیجے

تین [illegible] پیرس سوتین بورانی
اُتری جب باری دوہر بیچ گرک نالکھے
پیو متوارا نا پھرا مدہ آئی نہ پیا
حاجی کیسی کیجیے کیا ہوے نبیڑا

دُکھ دا ہین دُکھ بائین دُکھ دھرتی آکاس | حاجی کہاں کلال کی دونون ایکھی آئی راس

جواب کلالنی

پیم شتاب کلالنی ایسا نہین کرتی
ہیا بانٹ شراب کا اور نین کٹورا
ترکٹی عنبور کلالنی نت شراب چکھاوے
حاجی یہ جگت آ کے رس پیم نہ پیا
بندھا بندھایا کھوندھر جو پیو جانے

اپنی جانکھ اگھاری تو لاج مری
جامین ادھکے ہاد تا سرخی کا ڈورا
زہر پیالا جو پیوے نس داس کہاوے
جوان آیا پیو ہی گیا دھرکت تن کا جیا
ناتر ہات کلال کی آئین کیا لاہے

رچیا رچیا پیچھے کوئی جان نہ پاوے
پیو متوارا ہن مین مدھ پیو پاوے
من مہوالا ہن ستر کر سد جنیکی
پیم ذکر بچانکے پیو سین نہ لایا
پیم پیالہ جن پیا جو موا نہ کبہون

جو گیتا پرگھٹ بھیا تو شرمون مارے
آپ مکھوچی ہور ظاہر تس کون بتاوے
دم سون پھونک جلائی جو دا ہو رنگی
لاہی کارن بانیان بیچ مول گنوایا
ماشہ گھٹی نہ تل بڑھی جنو انیع تب ہون

پیم پیالہ پیو کے پلکون پیل بہار | حاجی بوند کلال کی سد نرک جرت جہہ جہار

سوال کلاونتی

سُرہ بدھ ہمت کلالنی باتون بیچھانی
کام نیٹ جرتی رہن برہا تن جھورا
بھانتی بھانت بکارتی مین دیلی کہوری
کٹھن ہیار بجانین ہن جو جھجے
بک سنک سانین بھیری اودا بجاتری

سُرت گنجن نایکا کلاونتی آئی
ہیا ہوک لاہتی کھ ستم تنبورا
جو تار تن ڈھیل بھی تب کان مروری
پیم ایکتی بار کے ہون لندن سجے
جن جن بجھا سون ہنسا ایسی گیت میں

تجھ جگت کی چھتر سب حاجی ملہاری
تن جس کا بھر گرجہا کر تس تا سنائی
گن کو گن ہمین گنین جو کر کون سکھے
ڈھولک تال اہا سر من مردنگ بجایا
بروہ یوگ آساورنی جھم سارنگ بجاوے

ہاتھ آنکھا سین دو کر دکھی پکاری
بند بند باندھ جگت کی من میں ہی لائی
یہ بجھر رچھیا بجا کے گاین جنیکھے
انھد باجا نا سُنتا رہ بینا یا
جوبن جھرا دو بھر جیت پیو ری گاو

کاین سون رتجھی نہین اور پوچھے اوتر ندیہ | ٹیڑن سین بتا سیکے حاجی مہر سون [illegible]

جواب کلاونتی

سُن گونتی نرگس ایسا کیا لاوے
ہیا تنبورا ہیستا گن کندرو سنائے
روم روم میں رام رسا کہ کون بجاوے
پیو گونتا سُر سن گنی جر گائی بجھاوے

پیو تجھ سنگ گاوت پیر لو بھولی قدر بیجے
انگلا پنگلا سکھمنا تارین باجے
گا کی بجایا بجا کر جن جگت موہا
بجاری بجاری سلونی تب ڈھولن بجاوے

تجھ کہہ ہو باتین کری تجھ تانت بجاوے
تجھ تن آگن بتا لیکے یہ سک سیکھے
اپنا مکھ کر آرسی جو چاہے ریکھے
سُرت نرت ایک سمجھ کر راج جب لایا

[illegible] ساتے پھر وہ گائی سناوے
بجھ آنکھن دیکھیت ہی تو گادن ریجھے
زہر پیالہ پیم کا شربت جون پیجے
جیو بلہاری کیجیے جو ایسا گایا

Marfat.com

سجن اپنا ای سکھی جن ایسا پایا
وہ گنونتی کنجی جن گلسے پہچایا
ساجن اپنا ای سکھی جن آپ پایا
بانکا دھرت پیم کا سو کتہ نہیں بلنے
چھوٹا ابلبل کیجے جن یہ یہ پایا
حاجی ایسا گای جن کو ئی بجانے

حاجی بانیان داہنان دونو نیک بجوی
نانک سدھ دل ہوی جل ہوی ہوی سو ہوی

سوال نٹ بٹرنی

اوسکھی نٹ بٹرنی بدبا پت بھاری
گیان اکھاڑہ جوڑکے مین بانس گڑھایا
موہن جو ہن ڈیشٹ بند جگ کیا اندھا
تل سرادپر باپ کرین الٹا کودی

پیم اگن گا باجی ہو جو بن واری
ست رت کی رت پرنب بجاد بتایا
بھانتی کے سوانگ جون مجھ بند بنیہ اندھا
یو بھین ہارا پوچھیا اور رنگا نہ بوری
جو کچھ تھا سو سب کیا کچھ بہتی پایئے

ڈھول دہمکا جیسا بہتیرا کیا جپی
بانس چڑھی سانس بھری بچھو کیا تجا
نٹ نٹ بدیا سرس گنج باجی روپی
آنکی کو مین کئی اور نت لگای
نت نا گر کی نتیہ مین سب یہ چرا

ڈھو ہو تال بجایا ہون سو سونا جی
پرا شور بنا کجھ ہون جاک بھرا
لوک جگت دیکھت زبان ہو جھرپون بھوکی
آنکھوں دیکھی جات پل جاکہ نکھالی

حاجی باجی پیم کی نالش رنگ نہ بھاو
گھونگھٹ کھول بنا سیکھے اپنا آپ دیکھاو

جواب نٹ بٹرنی

گھونگھٹ نٹ بٹرن رسال بجای
بھانتی جو بند کی من مسل بٹھارا
آنب لگائی کیا بھیا جو کہان ندہین
جگت اکھارہ جگت کا جانے سب کوئی
بھائی بند کٹب سب اوپا دکھی کہنیے

ناجی کو دس بھانت بھاجیہ بھاو بتائی
چھریون بھونکا نامری جس ملی پیارا
جا کہے سو پہچانئی گرو وی ریٹھی
ڈھونڈ کو ڈھونڈ اسکے ناجی سوئی
جس سون تجھ سے جا کی دی جن نپٹ

تن جس بانس بنا کیدم برت لگائی
نشٹ بند تھا یا جگت کا تو تجھ کیا ہا
ایسی باجی ناہر دن جلسی تو جانے
سیدھا جا سو ہو سیا الٹی ٹک لاو
رن بہتی بکھیر اٹھیا اٹھ جاگ ستو رے

ڈھول بجایا گنگن جپ نہ ناچ گت پائی
رپتی نکھین موند رکھ جو دیکھا جا ہا
سیس اتار بھیو پر دھر تب سکوئی ملنے
جو گرد کیا یا جا ۔۔ کان بھیداوے
پھر نا دوجی جا دکھی راد کے پھیرے

کرنا ہوئی سو آج کر کالھ پردن دسے چھا ڑ
حاجی دو لہر سیا سری سو ساس نہ نانی لاڈ

سوال لوہاری

دکھیاریے دو سکھیا ہنسے جگ ہی بکھیا
کام کرد دھ چھڑیان گرد جی او نیرن کبھاری
مطلب عضہ ۱۲ گارد ۱۲
پیم اگن سہنا سکیون جیو جاکے نہ دیا
چھاق ہران مین کرہی او ساتھ ہتھوڑا
آدھا جیو باہر پھیری اور بھیتر آدھا

ان دو دو تو نسے باہر اکوئی پرلا بکھیا
نیند جری انگار جین جینت لوہاری
راندن ۱۲
تن مین جار بجھا کیے تن کوئلہ کیا
کوٹت کو ٹت نت ہی کر پیم ہتھوڑا
تاق جیک لعہ ہارک ہرٹے سچ دہارا

سدا نہ بنتی ای سکھی یہ منش پرولی
کہو حاجی کیا کیجے ہو ن پرہا لوٹی
کاریگری لوہار کی کچھ کہی نجاے
تن لسارہی تاکے مین کیا انگارا
کھارنین بیٹھین نت کرین ہار مالی

اول برا جت رہی نند جو دنی
کانن کالن کہی سنتی ن سکوی گن سیجوتی
بیو ڈکھ سیل بنا کیے دھر ہی بجھاوے
بھی ۱۲
کہا کیا کچھ کینجی جینا ملی پیارا
کٹھن بیا بولا دکا یون دھرا نجالی

جو چاہی سو ئی گڑھے حاجی پیم لوہار
کٹھم پٹرن بچا نیے کو لوہا گھوسار
فولاد ۱۲

جواب لوہاری

Marfat.com

برہ اگن لوہار نے جس ناد ہا ہیا
سو موہن گئے سیدا انہیں مرد و نجلا سا کا
وہ مارگ سنار کا یہ راہ نیارا
جو جو گرد یاد دی سو سو گن ساجی

ملا جلا نرمل ہیا کس پتن کا ہیا
سینہ سوئی سنرہی بہی سیل دیا کا
لوہا سار برابری کہون ہو نیالا
گرہی سنواری جو جیتی ہر ہر بھاگی

سُرت سندیسے سمجھ کیا ان سر لکھا
چھُری کٹاری کیا گرہی کیا بھیجی بھالا
کایا کوٹ لوہار کا اور بہرم گواری
چیلا درشن کہہ سکی گرو بھید بتدیا

جیو بھیون گہن سوچ کو ملے وہ تیون تیون باکا
مکھ درپن بیسے کیجے تب ہوئے اوجالا
نیا نجھر نکلی گرھی ہر دار لہاری
جو بھیا وسوئی کرسے جیا ہا سو کیا

جو کچھ گرھے سو آج گڑھ حاجی لاگا واؤ
جنم سرانا جات ہے لوہے کا سا تاؤ

سوال برہمن

برہمن سوچ کی کاٹھ جون جس آپ بنا کا
چندن روکھ کتا کیے مین پلنگ بنایا
سندر سین نہ بہیجے جو برہمن دیا
ہیا لٹو مین گرہا دکھ جیچ لگائی

برہا بیری روم روم مجھ گہن سالا گا
تا پر لال بچھاونا یوکاج بچھایا
کروٹ کھینچ برابری دہ داد ہا گیا
الکس کس باندھی درسودھ کھینچ لیائی

کاندھے کو ہاڑا دیکھو کجیپے نہ دیہا
چھتیان لگا سن گری انکہیا شمیان
کھاٹ کھٹولی مین گرہی اور چھجا دولی
آپ سو ہاتا مین کیا مجھ سو پوچھی

برہن پیم بسو بیون مجھ نت کاٹھ جیرا
مخمل لیسی گینڈوا یو دھری سرہان
حاجی یہ جگ سنگت بنا کچھ مکت نہوئی
کہن بھولت کی لہر دل مارک دوجی

گڑھ گڑھ سو کی کاٹھ جون مرمر پران پرات
جرجر کو یلہ ہو گئی پیا نہ پوچھی بات

جواب برہمن

برہمن برہے کھجور جیون اونچا پھل لاگا
سُرت بسولا گیان لن سو تن ڈھول بنایا
کایا کوٹھی سمجھ کر صندوق بنایا
چاند چھپایا نا چھپے اوپوری لوئی

ہاتھا ونجا دن تب ملے جورا تون جاگا
دم آرا بہجا نکے سب ساج چلایا
دیا رتن جڑاؤ کا تن ماہ چھپایا
جیو جیون کو تا کیے یو پر گھٹ ہوئی
ہو تو کچھ بھی نہین جو ری سکوئی

بوند سوائی پیم برنت بہیا کیجے
تن من جیر گلھاریون گدھ باتی بائی
بہا چھو کی انبو جیچ جوت اُجیارا
پڑھی سندر سے رس دیا اُجیارا
لام الف دُود دور کر تو ہے تہا

مانو چندر چکور جیون تاکت ہی لیجے
بند بند سال بنا کر ایک مثا بنالی
تا وپر بڑھئی بیٹھ کر سب گڑھا سنوارا
اوندھے سر جمیگا ڈری دن رین اندھیرا

بھولا بھولا کیا پھری حاجی اُٹھ نیتہ لاگ
بھنور بہیا سنگ چل بسا سوئی بہی سنار ہی بھاگ

سوال نائن

[illegible]ین نکھ سکھ درپس مکھ چند براجا
[illegible]ن کاج بنا کیے مین درپن کینی
[illegible]ل چیرنی باندھ کے گرگھی کتری
[illegible]ہنر ن سر نگن جالی ندکوڑی

گھونگھٹ پٹ باتن کر جگی من لاجا
راج دوار کے ادھین ہمت بنی کہینی
خدمت بیچ کی نہین جو نوکری
جگت حجامت ہو کر پیم نہوری
باندھ کھینچ دبوالیون کر تا دیا

کہن ہو کے کس مین اُٹھے کہ بر درد دیکھ نا
ٹھور کو ٹھوران لاگی ناجل کو پائی
دُہن مہرو بت کردتال جیل نہائی
مرہم نت کردن جو مر جیا
برہا نشتر نت ہون مجھ لو ہو لیا

دکھیا رکیا دو کرا دکھیا رہ جاتا
جلا برا بہجا نک مہ
لاگا گھاؤ پیم کا مجھ جاسے نہ سیا

[illegible]ی پی اور بولی نہین ہنس ہنس سادھی مون
پیم دیکھائی دیگیا سو کائی اوپہ نوُن

Marfat.com

جواب نائن

نائن ہیا آرتی اور نین کٹوری
جوگ کھون سر سد ہو ہاتھ چلا یا
جس جتر موجنا کرے نہ ن سر کھوبجا
دکھیا سکھیا جو ملی نش دا رو دیکھی

نائن سیتل کہل جیل سہی کجوری
کنگھی گیان بچا کے الجھا سلجا یا
دھولا کالا سمجھ کر سب ایک ایک نوبجا
گھاؤ سیا ملہم دیا ادہٹی کیچی
جگ کتھیرا ناؤ گہنی اگر بات نانی

ہیم چھرا بنا کے پتھری پر پھیرا
گرستھیا نشتر سد سرہم کھولائی
تیل ملا مردن کیا تن میل چھڑان
اچھا کھین حجام کا تن نن اچھیانی
مونڈت مونڈت جگ گھیر ہی مونڈ کہانی

لاجی کو را مونڈ کے کر رہا نیٹرا
روگ کٹا نرمل بھیا تب بلہم لائی
نے بر بہائی کہون جے جتر گیان
پاکی صافی نت کرے گنو تانائی

گرو جتھون کے اندھرے چیلا لگے نہ گھاٹ | آگین پا جہلین ہو چلے سو دو بارہ باٹ

سوال کمہاری

گیان کتھا پڑھتی ہین گن بد بچاری
مانٹی کھود بنا کے مین کیا گلاوہ
گوندے بھرو بھر تھری اور ٹکا تول
بھسم لپیٹے نت رہو سر نیل نہ پاؤن

سانس بھر باس گدھی سن ییل کہاری
کو ٹراکرت سمیٹ کے نت چونکا آوہ
کوجی حقی جھنجھر اور چلم امول
کنگھی چوٹی ناکرون کھل جاپ بچھاون
جرت جرت مر مر جیو کہا لیتا ہے

پیو پر جابت کس کھون جو مجھ لن کو کیا
ہانڈی جیبی نت گرہن اور توا انگاری
درق بات کہہ سکون ہمن ہو ٹھا
کس کس دیا کا پھنا اور رکھی کو دائی
سانس نند کا رد سنا مجھ سہا نجانی

اگرھی لا دیلانگی انتر پیتھ لیا
کرڈے سر و سب گھڑے اور گاگر بھاری
بیو دونا سا کر کیا پھر جا ایک اوٹھا
پنیڈا پاکر کھدا انکا دہن دیت جانی

نت اٹھ لاتون کو مٹی جب اگ نار گنوار | بیاہ بھئی در بیت رہون سو مست گھر ہوئی

جواب کمہاری

چھیل کمہار مہا گنی پر جابت سانچا
پھر پھر دیکھا جگت سب کو ڈھونڈ نمانی
ہانڈی کونڈی دہی اور توا انگاری
کروا بولی ہون بڑا گاگر بڑا ہنڈا
سوئی مانٹی پائی سوئی کھوکون بچانا

ساکھی بھاجی جو جہی پاکا اور کاچا
دیکھی مانٹی روم ہتان لری کہا دی
بسن سبھی کمہار کے بن بھاجا نت نیاری
گاگر بولی ہو بڑی پیوہ ہنڈا
جو جیسا باسن بھیا تریہ سمانا

مانٹ پاین سانکے تن کیا گلایا
تل مانٹی اور پھر کی آسمان جا کا
بڑا بڑا سبھی کہی کو گھاٹ نہ ہوے
سکا بولی مین بڑا کو سکھی او نچا
گاگر بھوٹی جل گیا جب ہی بسکیا

دھر دھر دھوپ سکا کے تن اگن
دکھا دا دھندا گن تن پابن
اپنے اپنے رنگ مین رہا سب
رنجن بولی ہون ہنڈی سو رسیا
اپنی اپنی اصل کو سب جانا

مانٹی کہی کمہار سون تیرے کیا کیا پروان | واہو نکا سا پھوند نا سو مجھ سر دیا آ

سوال دھوبن

دکھ بائیں دکھ داہنی دکھ اور رنیا ہو
ساجی رسی میل کی جن بندھن بھاتی
پتھر ادھر ابنا کے اور گاد ھا کھونٹا

ٹھور ٹھور ادکھ چا کھا سب کا ہو
میل کی بیلی نا رہی انی روتا تی
جو جیسا میلا بھیا سو تیسا کو ٹا

جات برہ تن دینات نین منکا ور
ہیم پیاسی نت رہو ہون ندی کنارے
لا کا داگ پریم کا تن نت اٹھ دھووے

باکی جوری پھر کرنت کر
بانی لن سو باتین کری دو
پیو شکھ سمجھ لسو کے گن

Marfat.com

بات بٹوہی پنچھ سر جیسے نکوی	ٹھاڑی گھائین جھاٹکے نہین تک بھی لادی لاستھن ڈگر ٹروکوئی دیتہ کاندھا	ریت ڈوھوونت ہوکے دین بھرا بھیا نہ کر کو ٹھا موگری اوبیک جاباندھا	دھوبی درد فراق سون سوجھ کندی کیا

پھاٹن سون ڈری نہین کوئی بات چٹاک | دھوبی بیٹا چاندسا سیٹھی اور ٹپاک

جواب دھوبن

دھوبن دھووجگت سب پھر کیا گر میلا جو پھاپائین رکھی کون گری ٹھانی کہادی ملل بانسہ تہ ری پہانی جاٹرادھو بیٹا نے نت دھویا کیجے	لوٹی بھانی کو ڈاری پاٹ بہلا ملنتھا ہلک نہ بھار تجے جگت تیار جھانی زرتاریکا دھوتا کوئی برا جانی دھوکے دھوکا بناکے رنگا ہٹ دیجے پھری مزدوری جو راٹھ بن مانگے دینا	ہلکین بلکین دھوبری صابن لائی سمجھ بوجھ من دھوئی جوری ری پالیے رنگ بچایا جا ہیے کیجے سگھرائی پھر بدلی مین رہ گیا سو دکھ بھرپایا تاگا ہکا دھونا کیون کرو نہ لینا	ادنچلا کھینچ پچھاڑین سب لوٹ بجا لی جب سرلاگی ہوگری تب لوٹی تاگے نبوریسے دیہ دھوئی چھوٹ چکنائی میلا رہے تو بوجھیں کیون ایسا دھویا

صابن ساجی سان کی دھودھر پریم ڈبوئی | حاجی ایسا دھوئی جنم نہ میلا ہوئی

سوال چماری

نیچی جات چمارن سب جیتا چلا ڈال ڈوال جوپھری تن بھید نہ پایا تحنہ سانٹ دیکھ کی مجھ سنت دریا ہوے تن من کا تار ابیون اور سلہ کیا	جن جیتا پھر کیا وہ سو دیجارا حاجی ست گرجب ملے تب پیٹر بتایا کیا کہون کرنا سکون دیکھن بن آوے راتا ساجدہ تھلی بین جتا سیا آنچے سونے پیچھے کا ٹک آوے	برچھ ایک ڈال کئی بنچی او بلطہ نجی ڈر تمن بات کہ سکون ہوکے دکھیے برہا بیرنت پھری لین ستاری پی دار سہاونا او صفدر خانی سنگے پاؤن جو پھری بھید نہ یاد	پیٹر جہان پہچانی جہان ڈال پہونچی مین تو بیٹھ پکارہون جیسی دھرنی ایک من لاج کنتھ کی دوپیٹو بھاری چھوٹی بڑی بنا کے بین بین بجکانی

پوچھا پاتی رہ گئی رسنا رہستا ۔۔ اہم | برہا بیری ہو رہا نت اٹھ چیری چام

جواب چماری

سائین ہم تو سکل گئی۔ جن ایسا کیا کچھ پوچھا جب چھپایا نے سب لیا بھگت برہمن شیو سب لوگ کہایا سادھو رل جات لینتے کچھ ناہین	ہون تو بیچ۔ ساکی بین پرلدیا ایکھی سیرتی دیا بہیا پن آنکھی ہوئی جنم پوترنا دیا مردار نہ کہایا اندھی برکی نا یہا کون دیہی باہین	گر بھید سو ہاونا چیلا من مانا جو بھیو درشن کیجے تو ایسا کیجے تیرتھ تیرتھ ہو پھرن ساری سو ہر لیجے گر بھین دہر دا گرنا تہ دیا	حاجی تان ہمدم کی دکھ جیا نا تن مرزا من [illegible] امر یا من [illegible] ہو سیرت نت ہو میلی کی میلی

کلہ درپن ہیا سرت حاجی درس الیکھ | جو تو چاہے آپکون آپ آرسیا مین دیکھ

جیسا جیسا من بسا گیا من بولا جو بول زگنی مجھ ہیوار کانا	گیان ارتھ پانگے گہ امرت گھولا پاری بین بوگ دیکر کیا بیانا	جو جان سوئی کوئی دین [illegible] کاگے اڑاوت نت ہو سب لین [illegible]	پہلے راجا [illegible] بنیا راجا آدر مسلح حج عادل [illegible] سن ہوس

Marfat.com

پریم سندیسا ناہ کہا ناہ سرت بتائی
دیر کت پیتیان لکھوں ایک ہے میری

دھن دم پی دوئی ناہی سو بت جانی
چوک ٹہی مجھ بخشی لن ہو جیری تیری
کون گھر پکو پیچھے وگھر آہی بجھا نکا

ادھو بدھ بھیرا ہو کر تو نا تا نا
سو تو جاگت پی رن مجھ ہی اندیسا
برسا بہارت نت کرہی ان سا کا

حاجی کر کے موندری دھرا تب تھا نا
جوگن ہو ہی ڈھونڈ پھر پیو ون دیسا

رین اندھیری پیو دکھ کو کل کرت کلول
برہن جر پی دیکھ کے سرگ ہانسو نکھ کھول

برہ پون اندھی تن کہیں اودائی
جان بری بجائیکے ترونت بجاوے
کہن دو پی کہن ہیں انھی کہن آتا انا
دھیر دھیر ایک دھرنت [illegible]

مور کن سو پیدت کرہیں اور دل ادوائی
کایا یا مالی سب پھونک جلاوے
ایسا کھیل پریم کا کہن سپر تا تا نا
ہرن ہرن گرہ آدی پریم آئی
آسیا ہن بیٹھا جو جای بسرا

برہا امرت ان تو کھول تیا ئی
بند بند کاٹ لگاوے سو اور پون لگاوے
حاجی بازی پریم کی جرسیت لگایا
[illegible]
[illegible]

ڈالی ہای جر کو کر آپ دکھائی
آپ کھیل ہے جر دو جا نہیں بھاوے
دو بارین تو آرت بھلا جیسا جگ لایا
جیسا جیون اگلا لگا اور کنک لایا

ٹوھیلی کر ٹی لگام کی اور ترکش کہ کمان
پایو [illegible] گیے سو نکے پھیر سجان

ترکی سوداگر ہیں ہندی بجارا
ہانسو بھی ہو تو نہیں کچھ کہا تجا
ست گرو ادیں کیا پیند گن لایا
سو پوری گیا اور ترسون کھن

ادھر ین سوداگر [illegible]
حاجی ہیں ہو رہا کو سودا کھا
ہاٹ جگت خالق دین ملک لیا یا
کی پیو بیٹھا کی کی رکو بھین
بیٹھی کو ن نالہ جس سو چھون ہیلی

[illegible]
[illegible]
پیو پرویس [illegible] آئی
پایا ہم ہی [illegible] اسب [illegible]
گیا سوا پنا ناہ پھرا اس بات دہیلی

[illegible]
ڈوبا لی کر گیا سوداگر میرا
ان کچھ سودا ناہ جنا ناہ سب لیکا
لالچ لاگا جیہ کا سے لاپھر بنایا

سو دو سوا دی سب کریں اور سب بیٹھیں ہاٹ
ایک لادی ایک ارچلی حاجی انکی بات

سو سوادی سب کرہی اور رچاہیں دھنا
لیو ادیپی ہت کرہی حاجی بجارا
لادہ چلا نا سو کوان ملک دیسا بنجارا
گاہک میلا نکر سکی نادرخ بنا

جہے لیے چاہیں اور کا پونا
دھنیت گنیت پریم جیتا سو بیر ہارا
اپنی لن سو دو نا کری تب آگن دیکھاوے
پنچھی تن نت بیچیا سہر دھن سمجھاوے
کوئی کرے بساہنا کو آپ بجانا

حاجی پیو کے سات ہیں جو آپ بکانا
پریم سندر بجارن جیو بیچی جھاری
لاگی ہاٹ سو ہاونی جہا جو بکا رن
ایک گیا لاہا سو کوان دن بی گھر بجارا
اپنی اپنی سمجھ میں سب لوگ سیانا

دو نا گنا جو گنا تن لاہا پایا
سرت نرت کیسو سد اسا بنجا بیو پاری
دو جگ دینی بار تی تو پانیا ہین
ایک بچرا بیوپار کرنا سوت بسایا

پھیا لن ہلیت پنچھی ادھر گیا آیا آپ بکاسے
لالچ لاگا بانیان پرین بنیرین رہ جاسے

دو ترکی بیٹھ بولی اور سادہ مرادی
تارتار ہردوار کیں ہیں کام چکایا
نانا تن [illegible] پیا ہیں ہی
[illegible]

ساچ کیں سب ہی چلی تجراہ کو بازی
جوگ جگت دوبادہ کر تب کچ پھرایا
ممتا مایا کیں ہیں ماندا لگائی

ہون سکیں آج دھلت لیو ہی بڑا
جب ہین گیا جو سیر دھیرا ن لیا
چھری ان جو کریں گیں ہم نگائی

نانا بانا نت کری پیو موہن میر
سا ہیں او چلی جلال میں مجھ پیلا کر
جمنا گاڈھا سب ناپ مجھ نت پائی

Marfat.com

قول حدہم سون کیا جا اور نہ بیچے	مومن ہوا ایسی تو کہو کیا کیجے حسن شیخ فیروز کون مین نہ مناوات	پریم درد کا زنو اُٹھ مجھ جھگڑا اٹھان حاجی مومن تب ملے جب ڈھون بجاؤ	ٹھگ دیتا سبھی نہین ادب بات طاعت
خاصا ململ باقتا محمودی چوتار		حاجی تو نیا بنیا یکین تار نار نہ وار	
کایا کر بیٹھ کین مومن گونتا دم دھوتا بجا نکے جن تار چلائے کبرمنی جلتے نہین مسکین بچارا حاجی لالچ جا لگی جن نلی چورائی	حکمت سو ان تنیا ندری کہ چھوٹ گوتا سو دجا گت نت ہی درین سو ائے مومن سو جانے جن بنیا مارا اوجل سو ان میلا بھیا کہو کیا سدمائی تانتے بن بانا شین لیے پیت انا	کس بالی کہون ہتی دو بانہ ابھائی چجرن بھیت بچ سول پی بھرنیا یا آگا دیکھ کے گئی دھرنی نالی کوبائی موتن مین بھیا تل ارجورانا چیونسی بیری آجھ کے مومن پیرانا	جنتن کھونٹی بلدن جیسا تنا پالا وکی جیسا بھیر ویٹھا آپ [illegible] بجا لگ کر [illegible] تانا باتا ایک سا کہو کون جیسے لگا نا
دائیں ہاتھ قرآن دھر بائیں ہاتھ پرانا		چھیرن بیچ بنا سکے حاجی بنا تا دان	

تمت

Marfat.com

Marfat.com

مثنوی عطار

بسم الله الرحمن الرحیم

چشم بکشا که جلوهٔ دلدار
کل شئ محیط سے بینم
سرمهٔ گر ز نور بے بصری
شاهد لا اله الا هو
ثم وجه الله آیدت بنظر
احدیت را اگر تو بشماری
اسپ بیل و پیادهٔ فرزین
گر تو علم الیقین بدست آری
پس بجز و گو ای و خود شنوی
محو گردی چنانکه از مستی
گر بابن بال و پر کنی پرواز
بعد ازین ما و ساقیا لب حوض
من عرف ربه بنے فرمود
رمز من کان هذه الاعلی
من طلبنی وجدنی آمده است
چند خواهی نشست صم بکم
ثم آییم ما و او آب است
اگر میری تو پیش تر ز اجل
صید عنقا کجا تو اندکرد
چون حقیقت نقاب برگیرد
عین احمد کزین سلمان شو
صفت سر زند ازین مستی

متجلی است از در و دیوار
آنچه مے بینمش به نقش و نگار
بکشی در دو چشم بر سبکار
پیش تو پرده گیر و از رخسار
وهو معکم نمایدت دیدار
واحدیت رساندت بهزار
یرئ تو احد آن سپهسالار
سوعین الیقین بپایے آر
لمن الملک واحد القهار
نه شناسی ایمن سر و دستار
شاهبازی تو در جزیل شکار
بعد ازین ما و یار و بوس و کنار
گر شنید ید حیدر کرار
بشنوید ای گران کودن کار
عاشقان را بدست دستا قرار
یا بدامن چو صورت دیوار
بهم آمیخته شکر کردار
نکند بر تو تیر و خنجر کار
بوالفضولی کرد و دو به فکار
هر دو یک گردد ای نکو کردار
بگذر از خویش بگسل این زنار
بطراز علم صفحهٔ اظهار

نحن اقرب الیه آمده است
رو به پیش تو ایستاده چو سرو
اندرون و برون نشیب و فراز
کاروان نفخت من روحی
این تماشا چو بنگری گو لی
همه یک قطره ایست از دریا
مے نماید بچشم احول تو
روے عین الیقین عیان بینی
عشق او در دولت که منزل
ببین دیده بنگری ظاهر
روے بیگانه که مے نگری
هر که اینجا ندید محروم است
من رانی فقد را الحق
این سخن در تو کے کند تاثیر
کارکن کار پیش از آنکه اجل
منزل تو نه دور نزدیک است
فتمنو والموت ان کنتم
جمله ملکوت را شود بیقین
در شریعت بود هر آنچه حلال
نرع نعلک تعال را بشنو
خویشتن را تو در میان مگیر
بامل اللسان شود خاموش

دور افتادهٔ تو از پندار
سر فرو بردهٔ تو نرگس وار
از پس و پیش و از یمین و یسار
بسرائے تو بر کتا ید آر
لیس فی الدار غیره دیار
همه یک دانه ایست خردل دار
اشتر و پیل و اسپ و گاو و حمار
شتوی از کائنات بر خوردار
روز روشن نماید شب تار
صورت خویش را بصورت یار
آشنائی بر آیدت هر بار
در قیامت زلزلت دیدار
از چه او گفت احمد مختار
دارد آئینهٔ دلت زنگار
بر آرد ز هستی تو دمار
پای مردی بکن قدم بردار
معاد تیر آمد
دشوار
در طریقت بود همه مردار
ای برادر بگوش جنبه برآر
سر اسکندر را ز میان بردار
یا بلبل اللسان کند اقرار

Marfat.com

او خروشان چو بلبلان بهار
خود انا الحق زد از لب منصور
رب ارنی بگوش خود خود گفت
ناظر خود خودست و خود منظور
خود گنه ساز هر گناه که هست
من نیم او خودست قافیه سنج
قم باذنی و قم باذن الله
بحیه معنی عبارت کفر است
روز از روزها کلیم الله
راه سر کرد رو بحکم نهاد
گفت من از دم ازل دادم
بر زبان نیاورد بازش گفت
من نکو گفت تا چو من نشوی
خاطر خویش پاک کن بوضو
لیک غیری تو چیست هستی تو
در تو با خود ز خود خدا گوئی
متکلم در آ که مشرک کیست
هر که از وی نزد انا الحق نیز
چون دوئی از میان برخیزد
کرد توحید ایزدی آغاز
آنچه من با تو گفته ام بنهفت
من همین گویم و همین شنوم
ای پسر لا اله الا الله
آن یکی و ... شبلی ...
در تبسم در آمد و بگفت

او همش همچو طبلهٔ عطار
خود بر آمد ز فوق بر سر دار
خود بخود کرد حسرت دیدار
خود نما شاه خود تماشاکار
خود زند باز توبه استغفار
من نیم او خودست در گفتار
هر دو یک نغمه ایست از لب یار
هیچ فهمیده نکو کردار
خواست مرشد ز راه دداوار
رفت در پیش آن لعین ناچار
طوق لعنت بگردن او بار
کای تو در راه عقل پاک عیار
این سخن راز من بخاطر دار
باطن خویش را نماز گزار
خویشتن را کناره گیری کار
مشرکی باشی و خدا آزار
گفت ای هرزه گوی کون کار
بود او از جماعت کفار
تو نمائی و او کند اقرار
که یک است او چه در چه صد هزار
تو عیانش همین کنی اظهار
نیست کس غیر زن بهر دیار
خود ز شرکت خفی ست آئینه دار
گفت ای قبلهٔ صغار و کبار
همچو روی بهار چهرهٔ یار

گاه کل اللسان شود با خویش
گفت انا احمد بلا میم
باز خود رفت لن ترانی گفت
تاب در زلف و وسمه ابرو
عاشق خود خودست خود معشوق
حمد خویش از زبان خود گوید
قل هو الله وقت احمد دان
خویشتن را نگوئی من یعنی
حکم آمد برای دین هدی
گفت ایزد برای ارشادم
تو ندیم اله نداری ننگ
در تکلم در آمد و بکشود
شو بباطن ربوبیت بردار
پس وضو چیست فکر کردن دل
نور چشم من از خودی بگذر
سالک مرجنید را به رسید
هر که نادیده نام او گوید
هر که منکر شود بود مشرک
روز آدینه بر سر منبر
مگر آنجا جنید حاضر بود
گفت هیهات ای یگانهٔ عصر
تا نگاری یگانگی را نم
چیست شرک جلی رسول الله
که بگو لا اله الا الله
گفت معشوق من باستغنا

گاه طال اللسان زهی عیار
از زبان پاک احمد مختار
بهر یک کوچه و بهر بازار
سرمه در چشم و غازه بر رخسار
خود طبیب خودست و خود بیمار
تا که بر من شوند بر افتار
وز میانش ولیک بیم برآر
من را نے بگو پیمبر وار
پیش ابلیس مفسد سالار
بر سر تو نهاد تاج مدار
من کجا و طریق این اطوار
لب شکرفشان و گوهربار
کن بظاهر عبودیت بردار
صاف دل جدا شدن ز اغیار
خویشتن را جدا جدا انگار
کاے ز سر تا قدم همه اسرار
مشرک است و فضول ناهموار
من از و چون خدای او بیزار
گشت شبلی برای خطبه سوار
گفت ای پاک باز بان درکار
سخن مشرکانه را بگذار
کی دهد شاخ آشنائی بار
خویشتن را ازین دو شرک برآر
مغفرت را ز ایزد غفار
بکتاید ز روی رشوت ...

Marfat.com

روزنی خود دل است از خطرات
دل تو لقمه خوار هیچ و چهار
در لبوسے عبادتت بکشند
در بود خاطر تو مائل حق
که نباشد دل فرشته سرشت
لیک اینجا ستاونت مشکل
ای پسر در ره شریعت فرض
تو اگر مرد این خجسته رہے
فیض یزدان گران چو از کوه است
چیست تجرید گشتنت آزاد
غم اینها بهیچ نوع مخور
ماه و خورشید زهره و مریخ
همه بهر تو در مشقت و رنج
دین و دنیا و دوزخ و فردوس
گفتم امشب خلاف عادت خویش
چند خواهی چو شاخ گل بالید
روز تو گنده خوار و همچو خدنگ
چشم من وقف راه قسمت دان
دید کس بایزید را در خواب
بگو از سرگذشت اول شب
گفت آورده ام گناه که هست
ورنه هنگام رفتن تو امین
کیسهٔ من پر از گناهان است
این نه شعر است چیست معجزه
لیک باید که کار ... مانی

پس بود با مشاهداه فطار
بر باید که ننگرد زنهار
خطرات ملایکش بشمار
مستی تو بدل بود بخمار
مائل هیچ کس ازین هر چار
بلکه زینجا گذشتنت دشوار
عشبه ده یک بود بدین پندار
دامن از کائنات خود بفشار
کوه بر گردن فرشته مدار
از هزاران هزار دنیادار
بگذر از جمله و مجو بسیار
ابر باران زما همه آزار
تو برای همین کشی آزار
تو رها کن باین جزآن بگذار
سیر خوردم ازان شدم بیدار
کین بر دل برود این دلدار
تو و من باز ماند چون سوفار
تا والوقت خواندنت اقرار
بود شخصے که بود از اسرار
چه شنیدی تو از یمین و یسار
نام تو هم غفور و هم غفار
زیر بار آمدت همین مقدار
من خریدار و اپسین بازار
گرچه ماند بصورت اشعار
ورنه خون خورد لودل عطار

مسجد تو مقام تسلیم است
گر بود خاطر تو مائل علم
جان من این چه کار شیطان است
این کشاکش ز نفس شیطان است
ماه منزل تو او ادنیٰ است
حج چه باشد ز خود سفر کردن
در شریعت گذشتن آزاد است
هستی خویش را ز کوه بده
چیست غسل تو ورطهٔ توحید
پس ازان از برادر و خواهر
زانکه داریم ما همه خوردن
لبکه تجرید بایدت تفرید
فارغ از دین و تارک از دنیا
خورده بودم مگر شبی سیری
اذکر الله اولین فرمود
زود باشد که فی فنا فی الشیخ
هر چه بے یاد او تو پنداری
ای برادر عطای حق دهم است
گفت ای شاهباز عالم قدس
گفت آمد ندا ز عالم قدس
لیک از من ... شکر توحید
نام خود بر صحیفه ... ب
این قصیده است می ... ب
قلم راستی بدست آور
همه شوق است اندرین صفحه

قبله گاه تو طاق ابرو یار
آن خطرها ز آسمان پندار
بخطر اژدر است مردم خوار
شر ری آید است دست بهار
نیست جای شکیب جای فرار
یکجا جانب هدایت کار
در حقیقت گذشتن از انکار
بر سر دوستی بکن آثار
غوطه خوردن بیامدن یکبار
پس ازان از تمام خویش و تبار
زانکه داریم ما همه غم خوار
یعنی از آخرت شدن بیزار
تمکث فرق و افسر افشار
شکم را گرفته بود آزار
وقنا ربنا عذاب النار
یعنی از خویشتن شدی بیزار
ز هر لست از خود بیست مهر ما
که همین او فتی از سر دیوار
گفت ای عدو ده او لوالابصار
که چه آوردهٔ ...
... زار
خود رقم کردی دانا الغفار
تیغ دالا پسند آئینه دار
بر در قهای جان دل بنگار
همه عشق است اندرین طومار

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نه بینم در جهان
چون بجز تو نیست در هر دو جهان
این جهان و آن جهان در تو نهان
از ازل بودی و باشی همچنان
ای ز تو عالم پر از غوغا شده
ای ز وصلت عاشقان در اشتیاق
ای ز وصلت جانها بریان شده
ای ز وصلت زاهدان در تربیت
ای ز وصلت عاشقان آشفته کار
ای ز وصلت آسمان گردان شده
از وصلت آفتاب اندر سما
ای ز وصلت آب در کار آمده
ای ز وصلت آتش از غم سوخته
ای ز وصلت غرق توحید آدم
خود یکی بود و نبود او را دوئی
...
بی سرنامه را پیدا کنم

قادر و پروردگار را جاودان
لاجرم غیری نباشد در میان
آشکارا و نهان تو در عیان
تا ابد هستی و باشی جاودان
جان پاکان در هست فنا شده
جان ما در وصل تو هر دم ...
همچو اسماعیل صد قربان شده
همچو داود نبی در تعزیت
همچو عیسی آمده در پای دار
اندرین دریای بی پایان شده
غلغله عاشقان ... در زبان
هر زمانی هر سو پیدا آمده
اندران دم سنگ ... کوفته
...
لاجرم در عین تو پیدا آدم
از منی بر خیز ... اینجا تو ولی
من خدایم ... اندر بی خدا
عاشقان را ره نهانی کنم

من ترا دانم ترا دانم ترا
اولینی آخرینی ای خدا
هم نهان و هم عیان پیدا تو ئی
ای ز تو پیدا شده کون و مکان
ای ز تو چرخ فلک گردان شده
ای ز وصلت کار ما زار آمده
ای ز وصلت جانها اندر فغان
ای ز وصلت عالمان گیرد ...
ای ز وصلت جان ... یافته
ای ز وصلت کو کیان در طلب
ای ز وصلت ... خون در جگر
ای ز وصلت شیخ ... خون
ای ز وصلت هر زمان حیران شدم
من توام تو من ... تو ئی
من ز وصلت عارفی ...
فارغم از کبر و کینه و ز هوا
صد هزاران خلق حیران آمدند

خود ترا کی غیر باشد ای خدا
ظاهر و باطن در پدید
هم درون گنبد خضرا توئے
ای ز تو پیدا شده جان و جهان
صد هزاران دل ز تو حیران شده
همچو ابراهیم در غار آمده
همچو موسی در جواب لن ترانی
همچون سلیمان پادشاه ...
چون محمد یک شبی معراج یافته
می نیاساید هرگز از تعب
هر زمانی سر دگر کرده ...
هر زمان در خاک افتاده ...
...
... دل تو ئی
عارفی رفته ملک حق شدم
اندرین ره از گریبان آمدند

صد هزاران عارفان در گفتگو
اندرین ره لوح دل در شست و شو

عاشقان آتش بجان هر دو کون
تا رهی زین نقشهای لون لون

نقشها را جمله در آتش بسوز
بعد از آن شمع وصالش برفروز

چون نماند نقشها اندر میان
آنزمان نقاش را بینی عیان

با تو گویم سر اسرار نهان
ای برادر نقش را نقاش دان

چون ترا باشد کمال دین حق
خویش را هرگز نه بینی جز بحق

جملگی اعضای تو [illegible] خبیر
ذات کل این جهان [illegible]

عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم
از نشان شد اسم و عالم علم

جوهر جان در هوس تو کرده
[illegible] خود گرد کو

[illegible] برباد [illegible] جاودان
کی زمان آگه شد از سر جان

چون شوی آگه بجان خویشتن
ترک گیری این همه [illegible]

جمله را یکسر بینی ای مرد خدا
تا نه بینی ای پسر رشته دوتا

عمر تو راه عشق را مایل شوی
یک سر و یک [illegible] یکدل شوی

نگری در هیچ سوای مرد کار
[illegible] در عشق باشی بیقرار

عشق جانان چه هر جان آمده است
لاجرم از خلق پنهان آمده است

هست پیدا لیک پنهان از شما
کی بود خفاش را تاب ضیا

این جهان و آنجهان [illegible]
[illegible] یقین

عشق با عشاق دان آمیخته
روح اندر خاک دان آویخته

گفتم ای آرام جان عاشقان
هم تو [illegible]

ای وصالت عارفان نشناخته
مرکب معنی درین ره تاخته

ای وصالت سالکان [illegible] مردان
چند در ره [illegible]

ای وصالت صادقان [illegible] شده
در طریق عشق خود لایق شده

ای وصالت عالمان [illegible]
[illegible]

ای وصالت [illegible] احوال
ذات ایشان ماورای قیل و قال

ای وصالت آسمان هم زمین [illegible]
هست [illegible] رب العالمین

ای وصالت شمس را در تافته
ذره او بر جمله عالم تافته

ای وصالت ماه را [illegible]
[illegible] آمده

ای وصالت باد و آتش را بهم
داد وصلت از ره لطف و کرم

ای وصالت گرد آب و خاک را
[illegible]

ای وصالت بحر را گداخته
هر زمان دُرّ دگر پرداخته

ای وصالت کوه را در [illegible] زده
صد هزاران [illegible] زده

ای وصالت سیر دریای قدم
صد هزاران دُرّ آرم از عدم

ای وصالت آشکارا و نهان
ای وصالت [illegible]

ای وصالت انبیا و اولیا
ای وصالت صوفیان اصفیا

ای وصالت عاشقان [illegible]
ای وصالت [illegible]

ای وصالت [illegible]
ای وصالت مست گشته [illegible]

ای وصالت از جهان [illegible]
ای وصالت عالم [illegible]

ای وصالت هر دو عالم [illegible]
ای وصالت خان و مانم سوخته

ای وصالت [illegible] جهان
ای وصالت [illegible]

ای وصالت [illegible]
ای وصالت شمع جان یکسان

ای وصالت [illegible]
ای وصالت [illegible]

ای وصالت شور مشتاقان شده
ای وصالت وصل عشاقان شده

ای وصالت [illegible] آمده
ای وصالت [illegible] آمده

ای وصالت ترک تجرید آمده
ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت [illegible]
ای وصالت [illegible]

ای وصالت وصل [illegible]
لاجرم در عشق جان درباخته

ای وصالت [illegible]
[illegible]

بار دیگر سالکی [illegible] شدم
سالکی رفته تا می حق شدم

مرحبا [illegible] مرحبا
فارغم از کبر و کینه و ز هوا

Marfat.com

بند دوم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
آن نموده سر اسرار قدم
سر حق را او نموده از لطف حق
عارفان این معرفت دریافتند
عاشقان دیدند روی او عیان
ره از وجه گر تو مرد ره روی
هر که در راه محمد راه یافت
سیم را بردار احمد شد احد
کور را از حور رخ زیبا چه سود
راه مردان راه توحید آمده است
اسپ را در راه احمد تاختم
عقل شیطان گفت من به آدمم
معنی آدم ندیدی با یقین
گر ترا دیده بود در راه ما
بگذر از کبر و نفاق و کیش دین
نفس انسان سد راه عشق شد
نفس را بین حجاب راه دین

عاشقان را در جهان شید کنم
آوریده دُر معنی از عدم
در ره حق داد مردان را سبق
سالکان هر که دیدند یافتند
در سها نشستند هر ساعت زجان
تا نمانی در بلای کثر روی
سر حق را از دل آگاه یافت
فهم کن مصطفی الله الصمد
گرچه دارد تاجه با تک آمد و جود
کار ما تجرید و تفرید آمده است
جان خود در راه احمد باختم
کو ست نطهان و من نیز رانیم
روح پاکش رحمة للعالمین
آدم ما را ندیدست هیچ ما
تا رسی در قرب رب العالمین
عاشقان را ره ز بیمار عشق شد
این سخن را از دل آگاه بین
من بر عطار نه عطارم ببین
سر حق را ام من حیدرم من خدا

گفت احمد خواند ما را آن امام
راه را بنمود آن بحر صفا
طالبان در جستجوی او بدند
زاهدان یکسانه ازوی یافتند
رهبر عالم محمد آمده
راه راه کامل دنیا و دین
احمد ست اینجا احد ای مرد کار
هست این اسرار ز جانی دگر
خود پرستی راه شیطان آمده
من طریق عشق احمد داشتم
من شراب از جام احمد خورده ام
حق تعالی گفت ملعون شده
او نمی‌خواهد من دیدم تو بیخبر
ای برادر در کمال خویش باش
حق پرستان اندرین ره گم شدند
عشق را بگزین که نفست ابجد
مصطفی شیخ من اندر راه دین
در ره حق راز اسرارم ببین
فارغم از کبر و کینه و زهوا

انبیا و اولیا او را غلام
خواجه دنیا و دین خیر الورا
عالمان در گفته و گوی او شدند
سالها با سوختن در ساختند
اسم او محمود و احمد آمده
سر حق و رحمة للعالمین
سر حق را با تو گفتم آشکار
سر این را کی شناسد کور کر
بت شکستن راه یزدان آمده
تخم این در راه احمد کاشتم
گوی را از خلق عالم برده ام
از طریق راه حق بیرون شده
لاجرم در راه ماند کور کر
در ره توحید حق یک کیش باش
از طریق عشق حق آگه نیند
تا شب تاریک گردد چو روز
او مرا بنمود این راه یقین

بند سوم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
سر بیسر نامه را کردم عیان
در خدا اجزای من کلی بجم
در وجود خویش را فانی کنم

عاشقان را در جهان شید کنم
این بیان خود نخواهد شد روان
فارغم از خود و از شادی و غم
در بقا سر حق حق باقی کنم

بعد از خون سر ندیدم از صفا
گر سرت باید بیک سر کن
گنج پنهانم درین جسم آمده
من با سرار آورم این جسم را

سر بیسر نامه را
در سرت باید بترک در کن
سر اخیا دانم درین اسم آمده
پس بگفتار آورم این اسم را

Marfat.com

تا بداند عاشق دل سوخته	اسم اعظم گشت بر تن دوخته	من برای جمله عالم آمدم	لاجرم در راه آدم آمدم
من برای راه عشاق آمدم	لاجرم در عشق مشتاق آمدم	جسم خود در راه حق در باختم	سر عشق را بجان بشناختم
	اولین و آخرین من بوده ام	ظاهرین و باطنین من بوده ام	

من خدا ایم من خدا ایم من خدا　　فارغم از کبر و کینه و از هوا

بند چهارم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بود عطاری عجب شوریده حال	در ره تحقیق او را صد کمال
حال او حال عجب بود ای پسر	نی چه حال این خسیسان بخبر	در رموز سر حق ره برده بود	نی که هیچ او تو در پرده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود	در یقین خویش واصل گشته بود	در علوم خود وثوق داشت او	هیچ علمی را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او در مانده اند	عارفان از عرفت او وا مانده اند	عاشقان از عشق او حیران شدند	هر دم از نوع دگر حیران شدند
زاهدان از زهد او رسوا شدند	در خیال زهد او شیدا شدند	بعد پنجه سال او اسرار یافت	از فرید این لقب عطار یافت

من خدا ایم من خدا ایم من خدا　　فارغم از کبر و کینه و از هوا

بند پنجم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	در نگر ای عارف صاحب نظر	تا که مردان را چه آید بسر
جمله مردان در فنا او ره شدند	در بقای حق بحق آگه شدند	جسم و جان و دین و دنیا باختند	تا کمال راه او را یافتند
زهد را و علم را و قال و قیل	جمله را انداخته در آب نیل	دیده ها از غیر او بر دوختند	غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس	این معنی را ببین یکجا و بس	گر تو غیر حق نه بینی در جهان	بر تو روشن گردد اسرار نهان
چونکه اندر راه حق بینی شوی	از وجود خویشتن فانی شوی	گر ز جسم و جان شوی کل بری	آن زمان از سر حق یابی خبر
هر که اندر بند نفس خویش ماند	از ره حق همچو کافر کیش ماند	در ره توحید جان ایثار کن	دیده را در یار او دیدار کن
در جلال حق جمال حق ببین	با صفات ذات رب العالمین	من نمودارم برای جمله تان	وا نمایم سر حق را آن زمان

من خدا ایم من خدا ایم من خدا　　فارغم از کبر و کینه و از هوا

بند ششم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بود شطحی گفت ما را این چنین	نی تو کافر نی تو داری خیر و دین
پیشوای ما و تو چون مصطفا است	لاجرم تو هیچ گوئی کی رواست	بعد از ان عطار گفت ای کور کر	از رموز سر عشق بیخبر
تو به بند صورتی وا مانده	کی تو حرف حق احمد خوانده	لی مع الله گفت احمد ز میان	تو کجا دانی که هستی بی نشان
راز من گفت است احمد از صفا	تو کجا دانی که هستی بیوفا	تو بصورت همچو کافر مانده	واصل حق را تو کافر خوانده

Marfat.com

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ	آن گهی سالوس را کوشیدهٔ	بت پرستی می کنی در زیر دلق	می نمائی خویش را صوفی بخلق
تو سلوک راه از خود کردهٔ	لاجرم در صد هزاران پردهٔ	دام گاهی کردهٔ این خرقه را	می فریبی هر زمان این خرقه را
در خودی خود گرفتار آمدی	لاجرم در عین بند آمدی	راه تجرید و فنا راه تو نیست	تو سخن کم گوی گو راهی تو نیست
رو که در تقلید ماندی مبتلا	بر توحید از کجا و تو کجا	رو که راه بی نشان راه تو نیست	این سلوک عشق آگاهی تو نیست
	تو ندانی که من هستم چنین	بی سر و پایم بر روی زمین	

من خدایم من خدایم من خدا | فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند هفتم

سربسر نامه را بیدا کنم	عاشقانرا در جهان شیدا کنم	این سخن را تو سر مردی شنو	تا نمانی در قیامت در گرو
جوهر عشق از تو چون پیدا شود	هر دو عالم در دولت یکتا شود	بیش تو بی شک بماند ز یقین	بگذری از کفر و ز اسلام و دین
آن زمان تو عشق را لائق شوی	عشق حق را عاشق صادق شوی	گر ترا از عشق خود باشد خبر	مرد مے باش براه پر خطر
آنچنان خواهم که کل گم شوی	عشق حق را عاشق بی غم شوی	ورنه همچون زاهدانی کور و کر	چون ز هستی خودت باشد خبر
کی توانم کرد پنهان بحر را	من بزیر کاسه ای مرد خدا	بحر معنی بی نهایت آمده است	لاشکی بیحد و غایت آمده است
یافتم یک قطره زان بحر صفا	زان برآرم هر زمان این جا	راه توحید عیانی داشتم	گنج اسرار نهانی داشتم
	ور ره حق عشق صادق آمدم	حق حق است و حق مطلق آمدم	

من خدایم من خدایم من خدا | فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند هشتم

سربسر نامه را بیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم	این جهان و آن جهان از تو علم
گفتم ای دانای پنهان آمده	خلق عالم از تو حیران آمده	سیکنم من ختم بی سر نامه را	سیکنم آلوده در خون خامه را
لیک در دریای خون غوطه زدم	بعد از ان کردم وضو ز خون چشم	مردمان گفتند این چه دیده	کردی خود در خون چرا آلودهٔ
گفت ایندم می گذارم من نماز	پس وضو سازم بخون ای پاکباز	این نماز عشق را اینجا وضو	راست نامد جز بخون پاک رو
بعد از ان گفتند مردان مرد کار	از تصوف این زمان رمزی بیار	گفت کمتر زینکه می بینی ببین	تا ترا در راه حق [illegible]
بار دیگر گفت کاسه صاحب نظر	از طریق عشق ده ما را خبر	گفت بس اینجا بود گردن زدن	[illegible] زدن
این بگفتم این چنین شد حال من	منتشر شد از جهان احوال من	ای دریغا ختم بیسر نامه شد	لیک در سیلاب خون تر خامه شد
ای دریغا در خودی واماندهام	لاجرم در صد بلا درماندهام	ای دریغا پیشوایان یقین	[illegible] رفتند و بماندم این چنین
ای دریغا عارفان با وفا	شان برفتند و بماندم در قفا	ای دریغا سالکان راه دین	با خوشی رفتند و من ماندم حزین

Marfat.com

ای دریغا صوفیان با صفا
ای دریغا عاشقان با ادب

شان بر فتند و با ندم مبتلا
جمله در بحر اندوه ماندم خشک لب

ای دریغا نفس ما در معصیت
هر که او خود را فنا کلی شناخت

خود خودی کرده بری از معرفت
ندران جا جان او کلی بیافت

تمت

به عون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و آسمان

مثنوی بو علی شاه قلندر

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور [illegible] مطبوع شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحبا ای بلبل باغ کہن | از گل رعنا بگو با ما سخن
مرحبا ای ہدہد فرخندہ فال | مرحبا ای طوطی شکر مقال
مرحبا ای قاصد طرّار ما | می دہی ہر دم خبر از یار ما
در زمان ہفت آسمان را طی کنی | مرکب حرص و ہوا را پے کنی
و بہر دم روشن کنی در دل چراغ | ہر نفس از عشق سازی سینہ داغ
از تو روشن گشت فانوس تنم | از تو حاصل شد مرا و حاجتم
مرحبا ای رہنمائے راہ دین | از تو روشن شد مرا چشم یقین
یافت قالب طینت پاکے ز تو | شد پریشان آدم خاکے ز تو
غرق بودی در محیط ذات پاک | از تو روشن شد چراغ تیرہ خاک
ای کہ بودی در ہوای لامکان | چون جدا گشتی بگو راز نہان
پاک بودی در حریم کبریا | از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا
خوش خرامیدی تو از کتم عدم | خوش نہادی بر سر ہستی قدم
جان من با ما بگو اسرار خویش | چشم دل روشن کن و دیدار خویش

Marfat.com

[illegible]

بهر آب و نان نگردی دربدر | آبروی خود نریزی بهر زر
ترک سازی صحبت اهل دول | گوشه گیری تا نیفتی در خلل
بر در سلطان مرو درویش میر | گنج قارون گر دهد کویش مبین
گر به فاقه جان بر آید در قفس | چون مگس هیچ مزن بر خوان کس
تلخ به جلاب شیرین را مچش | پیش دونان بهر نان خواری مگیر
بر سر خوان قناعت دست زن | گر نباشد دست در فرمان شکن
باش در کنج قناعت با سکون | پا منه از گوشه عزلت برون
پشت پا زن تخت کیکاوس را | سر بده از کف مده ناموس را
گر بدست آید ترا گنج و نقود | ور نداری همت عالی چه سود
الحذر از حب دنیا الحذر | بهر نان و زر مخور خون جگر
آبرو ریزند بهر سیم و زر | این سگان را مثل گاو و خر شمر
مرد کم همت حقیر ست در نظر | خوار باشد گر بود با صد شتر
هر که عالی همت ست و با سخا | عفو گرداند گناهانش خدا
خلق گردد رام او با دلبری | سرفراز و بر سپهر چنبری
زهد و تقوی نیست آن هرگز بخلق | صوفی گوئی و پوسی کهنه دلق
شانه و مسواک و تسبیح و ردا | جبه و دستار و قلب بے صفا
پیش و پس گردی مریدی خلف | چون خرا به بے آب و علف
چون نه بینی چند کس بیهوده گرد | خویش را گوئی منم مردانه مرد
دام اندازی برای مرد و زن | خویش را گوئی منم شیخ زمن
وعظ گوئی خود نیاری در عمل | چشم پوشی همچو شیطان دغل
مکر و تلبیس و ریا کاری بود | هر نفس شیطان ترا یاری بود

[illegible]

Marfat.com

می کشائی دست از بهر غنا — مزد خواهی از عبادات خدا

مے کنے با مکر عالم را مطیع — می دہے تسکین شیم فرد شفیع

شیخ میگوئے و تسبیحت بدست — صد بتی داری نهان ای بت پرست

یکدلی داری و صد آرزو — چاک دل از دستاؤ صد چاک تو

ای ز بغض و مکر عجب آراسته — از نفاق و زور خود پیراسته

ای بجل آراسته زشت و پلید — خویش را گوئی منم چون بایزید

از تکبر مے کنے ہر سو نظر — خویش را گوئی کہ ہستم با خبر

بت پرستی می کنی ہم بتگری — شد دلت رشک بتان آزری

چند مغروری تو بر اصل و نسب — از تکبر دور باش از بی ادب

بت شکن برہم زن این بتخانہ را — چون خلیل اللہ بنا کن خانہ را

پیر گشتی صد ہوس داری بدل — جاہلی چون خر فرو ماندہ بگل

آرزوہائے تو ہرگز کم نشد — قامت حرص و ہوایت خم نشد

دل چو آلودہ است از حرص و ہوا — کے شود مکشوف اسرار خدا

صد تمنا در دلست ای بوالفضول — کے کند نور خدا در وی نزول

بر تو قسمت میرسد ای بے خبر — پس چرا قانع نئی بر خشک و تر

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست — این فضولیہا مکن ای خود پرست

ہست دنیا پیر زال پر فریب — می کند پیر و جوان را ناشکیب

عارفان دانند او را صد طلاق — ہر کہ عاشق شد برا او کرد عاق

این سخن در گوش داری ای جوان — مولوی گفتہ زوری امتحان

ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون — این محالست و خیالست و جنون

بہر دین دل کند از دنیا علے — آن علے والے ملک نبے

Marfat.com

کور گردد روشن چشم یقین ‌ ‌ بسته گردد بعد از آن دریای دین
مهر طاعت لقمه خور از حلال ‌ ‌ تا نیفزاید ترا رنج و ملال
لقمهٔ شبهه چو افتد در شکم ‌ ‌ قوت او می کند از رشته کم
بر تو یابد دست گر این حیله ساز ‌ ‌ دست بهر ظلم گرداند دراز
چشم شهوت چون کشاید آن لعین ‌ ‌ کور گردد دیدهٔ اهل یقین
از تکبر مر ترا رسوا کند ‌ ‌ شهوت حرص و هوا پیدا کند
پس نیاید کار تو علم و عمل ‌ ‌ از دغل افتد در ایمانت خلل
نفس کافر تا بود همراه تو ‌ ‌ آتش دوزخ بود جایگاه تو
گر تو مردی نفس کافر را بکش ‌ ‌ گر نداری دست پس بنشین خمش
گر نداری همت مردان دین ‌ ‌ چون زنان اندر پس پرده نشین
گر ز دست تو نیاید کار مرد ‌ ‌ همچو حیوان در پس مردان مگرد
ای مخنث نه تو مردی نه تو زن ‌ ‌ مثل شیطان راه مردان را مزن
مرد باید تا نهد بر نفس پا ‌ ‌ بگذرد از شهوت و حرص و هوا
دست همت را برافرازد بلند ‌ ‌ نفس آرد صید را چون در کمند
دست را کوتاه سازد از هوس ‌ ‌ بشکند با چنگ همت آن قفس
گر خوری یک لقمهٔ وجه حلال ‌ ‌ نور تابد بر دلت مهر کمال
گر کنی از لقمهٔ شبهه نفیر ‌ ‌ نفس را سازی بفضل حق اسیر
دل شود روشن ز نور آئینه وار ‌ ‌ پرتو اندازد در آئینه نگار
چون کشائی چشم ای اهل یقین ‌ ‌ هر طرف تابان جمال یار بین
ذره را می بین تو در هر آئینه ‌ ‌ سوز و سازی اوست در هر طلعنه
که ذرات حق اند ای بیخبر ‌ ‌ هر چه آید در نظر از خیر و شر

Marfat.com

هر که پند این از من عاشق شنید — بی‌شک اندر مجلس جانان رسید
هر که او از خویشتن بیزار گشت — بی‌شک آن کس محرم اسرار گشت
هر که او سر باخت اندر کوی او — بنگرد صد بار جانان سوی او
یک نگاهی گر کند سوی ما نگار — جان چه باشد گر بود صد جان نثار
عاشق دیوانه و سرگشته ایم — یار جویان گرد هر در گشته ایم
هر که بوی بشنوم از بوی او — مست افتم بی خبر در کوی او
سنبل از بوی او شد تابدار — لاله اندر خسار او شد داغدار
صد زبان در وصف آن سوسن کشید — غنچه با صد شوق پیراهن درید
نرگس بیمار چشم از سر گشاد — جام زرین در کف سیمین نهاد
نخل سرو از قامت زیبای او — سبز و خرم گشت سرتا پای او
بلبل و قمری به بستان نوحه کرد — هر یکی در صحن دارد کرب و درد
هر طرف برخاست از شیدای او — هر زمان نی دارد از وی گفتگو
هر شنیدی نغمه چنگ و رباب — سینه بریان شد ز سوز دل کباب
مطرب از شوق و طرب چون ساز کرد — این ترانه را به سوز آغاز کرد
یار را می‌بین تو در هر آینه — سوز و ساز اوست در هر منزلش
هر چه بینی در حقیقت جمله اوست — شمع و گل پروانه و بلبل از وست
هر چه آید در نظر از خیر و کل — بوم صحرا بلبل و بستان گل
عارفان را نقش زیبا چه زشت — دوزخ و جنت هر نیک و بد را خوب و خوش
مرغ ماهی مار و مور شیر و ببر — چشمه حیوان و باران [illegible]
سنگ خاره لعل و کان یاقوت و در — ظلمت و نیز و نور و ماه [illegible]
هر چه باشد آب و آتش باد و خاک — جمله را مخلوق کرد از صنع پاک

عمر با خامی و طبع سرسری — بلکه از ملعون شیطان برتری
شهوت و خواب و خورش داری تمام — در عبادت کاهلی و ناتمام
جهل با خر داری تو ای بیهده گر — آنچه تو کردی گنه شیطان نکرد
نفس بدکردار تو چون ای پلید — دست ایمانت بدندانش گزید
یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو — از تو آموزند بازی طفل دیو
مکر و تلبیس از تو شیطان می خورد — هر زمان صد شبهه می برد
حیلهٔ تو مژده آرد سرنوشت — سگ صفت تو داری ای آدم سرشت
بهر لقمه اے سگ مردار جهد — می دوی صحرا به صحرا کو به کو
خوار می گردی ز بهر آب و نان — در پے سگ تا بکے باشے دوان
همرهان رفتند بیکس مانده — همچو لنگ لنگ در پس مانده
ترک خفتن کن که می آید پلنگ — تا بکے بنشینی ای معیوب لنگ
خواب چون آید ترا ای بے حیا — چون پلنگ موش داری در قضا
باش گرسنه هم خیز و پلنگ — تا قیامت حبسی اندر گور تنگ
تا ترا فرصت شود کاری بساز — اسپ تازی زین کن تازی بتاب
دو که در ملک بقا سلطان شوے — تا نظر منظور آن سلطان شوے
عاشقان را تاج شاهی بر سر است — ساقی همدم لبالب ساغر است
بر شرف ننشیند ه سالک چه گفتا — گریه کرد این سبب را سوز گشت
چشم بند و لب ببند و گوش بند — گر نه بینی ستر حق بر ما نجند
زهد و تقوی نیست ای اهل جنون — بهر شهرت می کنی خود را نگون
سرکشے پایین و پا بالا کنے — در ریاضت خلق را شیدا کنے
مجنون عشق ورزی در جهان — همچو لیلے از رخ نانی گه نیا

عشق باده از غم جانانه است — هر که خورد از خویشتن بیگانه است

ای خوشا می کو رهانده از خودی — صاف گرداند ز نیکی و بدی

هیچ میدانی که اصل عشق چیست — عشق را از حسن جانان زنده‌گیست

حسن جانان چون نظر در خویش کرد — گشت شیدا چون نظر در پیش کر

عشق چون جبرئیل در معراج حسن — بر سر عاشق نهد صد تاج حسن

عاشق و معشوق گردند هر دو یک — هم تویی معشوق و عاشق نیست شک

ای گشته واقف اسرار عشق — نه قدم مردانه اندر کار عشق

سر برآور زیر پای عشق نه — بعد از ان سر در هوای عشق ن

عشق بازی نیست کاری بوالهوا — خام طبعان حاضر اند همچون

گر کنی جان را تو بر جانان نثار — در عوض یکجان و صد صد جان

کشتگان عشق را جان دگر — هر زمان از غیب احسان

تا توانی ای دلا در عشق کوش — این حکایت زار عاشق از

ای خنک جانی که خود را باخته — سوخته خود را و با حق ساخته

خرم آنکس کو قمار عشق باخت — خویش را نشمرد و جانان

همت پروانه بین ای بی خبر — سوز چون پروانه تا با بی

سوخت چون پروانه همرنگ دوست — گرد محرم جنگ را در جنگ

رو محبت تا بسوزی بال و پر — گر شوی همرنگ آتش سربسر

سوز چون پروانه چشم قفس — تا شوی با جان جانان همنفس

زهد و تقوی چیست ای عالیجناب — بر مراد خویش گشتن کامیاب

یک زمان خوشدل نباشی در جهان — داری فارغ شوی از این و آ

دل بدست غم چنان داری گرو — شاد ے عالم نیرزد نیم

Marfat.com

رحم از دلہائے مردم از نہان ... سختی پیدا شدہ در مردمان
خلق نیکو شد ز عالم ناپدید ... طبع مردم سگ صفت گشتہ پلید
مہر کم شد از دل فرزند و زن ... فتنہ برپا گشت در دور کہن
چون حیا برخاست عالم گشت تنگ ... دختران با مادران دارند جنگ
نیست مہری در دل خاص و عوام ... پس میفگن خویش را در قید دام
چون عدم شد دانۂ مہر و وفا ... پس مرو در دام چون مرغ ہوا
بند بگسل دام را برہم بزن ... آشیان حرص را آتش فگن
جز خدا کس نیست بر تو مہربان ... دل مدہ غیر از خدا اندر جہان
شکر نعمت کن کہ اے ربّ عباد ... داد با تو آنچہ مے بایست داد
چشم دادہ گوش بینی ہم زبان ... بر تو روشن گشت اسرار جہان
غافلے از یار خود اے بے خبر ... چند باشے بے خبر چون گاؤ خر
نیستے آگاہ از لطف خدا ... ہمچو عاشق ہر زمان بیند ترا
مہربان ہم شد چو معشوق مجاز ... گر نہ بیند جانب عاشق بناز
عاشق صادق کند جان را فدا ... مرحبا بر عاشقان صد مرحبا
طالبے کو در پے جانان رود ... چشم گردد روئے جانان بنگرد
گر ترا از عشق او باشد خبر ... از تو مشتاقست او مشتاق تر
گر ترا چشم محبّت وا شود ... بر تو آن معشوق خود شیدا شود
با تو نزدیکست آن جان جہان ... ہمچو جانست در تو بین آنجا نہان
چون تو داری چشم احوال ای پسر ... کے در آید روئے جانان در نظر
این حجاب آن تست ای محجوب من ... بے حجابست ورنہ آن محبوب من
پیش مرگ میرا اے نیکو سیر ... جان بجانان دہ ز جان خود گذر

Marfat.com

حکایت

بود مرد عارف صاحب کمال — کو چه دل بست از وہم خیال
پارسائی کرد در اقلیم دل — بود او از نام غفلت منفعل
سالها کرده عبادت بے ریا — در دلش نگذشت جز ذکر خدا
چون چنان بگذشت او را چند سال — خویش را از لامکان کرده خیال
گفت اشتلم نیست کامل در جهان — چون مخمس گشته‌ام بر دل پاسبان
شهوت حرص و هوس کردیم دور — از تعلقها دلم دارد نفور
این تصور کرد چون مرد خدا — ناگهان در گوش او آمد ندا
از تکبر چون نظر کردی بخویش — دور افتادی حجاب آمد به پیش
تا نگردد رفع تو از پردہا — کی نهی پا در حریم کبریا
منفعل شد شیخ از اسرار خویش — شد پریشان توبه کرد از کار خویش
تا ببسته عهد تازه از خدا — تا کند در راه حق خود را فد[ا]
پاک کن آئینه دل از غبار — تا بماند عکس بر دل آشکا[ر]
آنچه می خواهد دلت ای حیله جو — نفس تو در حجت آرد بهر تو
گرچه امشب میکنی بر خود حلال — میشود تسکین دلت با صد خیال
چون مسلط بر تو گردد این غرض — عدل و انصاف بود بهر غرض
جهد کن با نفس تا عادل شوی — باش منصف تا که صاحبدل شو[ی]
یا الهی چشم بینائی بده — در سرم از عشق سودائی بده
آتش افگن در دلم مانند طور — شعله برخیزد دگر دورنگ دو[د]
سالها شد از تو می خواهم ترا — حاجتم را چون نمی سازی ر[وا]
از لسان الغیب این دارم نوید — از در تو کس نگشته نا امید

Marfat.com

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ [illegible]
بدانکہ این کتاب مرغوب القلوب از گفتار شیخ المشائخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین [illegible]
میدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای ہدایت کردن مریدان [illegible]
بر سند اول توحید تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ بیان کند **بیت** بگویم حمد رب العالمین [illegible]
عقل و دین را + **حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم** کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ [illegible]
بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ **بیت** درود مصطفیٰ بعد از ثنایش + فرستم با دل از جان [illegible] السلام
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً **بیت** مقام چند [illegible]
ز حق توفیق جویم + **قال علیه السلام** وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ [illegible] **بیت**
سلوک مختصر موزون جامع + بنظم آرا بگویم باش سامع + **قال النبی علیه السلام** کُنْ عَالِمًا اَوْ
مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا وَّلَا تَکُنْ رَابِعًا **بیت** شریعت را مقدم دار اکنون + طریقت از شریعت [illegible]
قال علیه السلام اَلشَّرِیْعَةُ کَالسَّفِیْنَةِ وَالطَّرِیْقَةُ کَالْبَحْرِ وَالْحَقِیْقَةُ کَالصَّدَفِ [illegible]
کَالدُّرِّ فَمَنْ اَرَادَ الدُّرَّ رَکِبَ فِی السَّفِیْنَةِ ثُمَّ شَرَعَ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَصِلُ اِلَی اللّٰهِ [illegible] وَمَنْ
تَرَکَ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةَ لَمْ یَصِلْ اِلَی اللّٰهِ یَعْنِیْ اِلَی اللّٰهِ **بیت** کسی کو در شریعت [illegible]
بروی خود کشاید + ز راه تربیت پیران بشارت + بگردہ جا منزل با عبادت + **قوله تعالیٰ** وَمَا [illegible]
اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ **حدیث قدسی** اَلشَّرِیْعَةُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَةُ اَفْعَالِیْ [illegible]
وَالْمَعْرِفَةُ عِرْفَانِیْ **قال علیه السلام** اَلنَّاسُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ قِسْمٌ یَّتَشَبَّهُوْنَ [illegible]
الْمَلٰئِکَةَ قِسْمٌ یَّتَشَبَّهُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ اِمَّا قِسْمٌ یَّتَشَبَّهُوْنَ الْبَهَائِمَ فَهِمَّتُهُمْ [illegible]
الْمُبَاشَرَةُ اَمَّا قِسْمٌ یَّتَشَبَّهُوْنَ الْمَلٰئِکَةَ فَهِمَّتُهُمُ التَّسْبِیْحُ وَالتَّهْلِیْلُ [illegible]
اَمَّا قِسْمٌ یَّتَشَبَّهُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ فَهِمَّتُهُمُ الْمَحَبَّةُ وَالشَّوْقُ وَالْعِشْقُ [illegible]

Marfat.com

جل جلاله نظم یکی منزل که آن ناسوت نام است + دران اوصاف حیوانی تمام است +
ازان منزل اگر خود بگذرد کس + رسد در منزل دوم ملک بس + دران عالم چو او معروف گردد +
ملائک آسمان مکشوف گردد + چو برگیرد قدم را او ز ملکوت + رسد در منزل سوم بجبروت + یعنی
صفات الافعال بیت مقام روح بر من حیرت آمد + نشان از وے بگفتن غیرت آمد + حدیث
قال علیه السلام انا غیور والله اغیر منی قوله تعالے قل الروح من امر ربی بیت
دران منزل بود کشف و کرامات + ولے باید گذشتن زان مقامات + قال علیه السلام من
احب شیئا فاکثر ذکره قال علیه السلام الدنیا لکم والعقبیٰ لکم والمولیٰ لکم
بیت اگر دنیا و عقبیٰ پیش آید + نظر کردن بران هرگز نشاید + قال علیه السلام من اراد الدنیا
فله الدنیا ومن اراد العقبیٰ فله العقبیٰ ومن اراد المولیٰ فله المولیٰ طالب الدنیا
مخنث وطالب العقبیٰ مؤنث وطالب المولیٰ مذکر بیت بنور ذکر باید درگذشتن + ز آب توبه باید دل
شستن + قال علیه السلام قلب المؤمن حاضرة من ذکر الخفی فهو حی بیت
چو کرد و جان و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاهوت بیباک + قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم
بیت دران منزل چهارم هست وجوئے + نباشد با خدا جز گفتگوئے + قوله تعالی فاذکرونی
اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون بیت مقام قرب منزل بے نشان است + بجز کون و مکان
دگر جسمان است + قال علیه السلام من کان لله کان الله له حدیث قدسی
الانسان سری وانا سره بیت بعون حق رسد آنجا چو سالک + شود او بر همه اشیا مالک +
فصل اول در بیان توبه گوید بیت بریزم اشکها چون در مکنون + کنم توبه ز سر آغاز اکنون +
قال علیه السلام یا رب ای بکاء افضل عندك فقال بکاء الضاحکین کثرة الضحك تمیت
القلب بیت بهر دم توبه باید کرد عادت + نخستین توبه باید پس عبادت + قال الله تعالی
یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا وسبحوه بکرة واصیلا بیت کزین توبه عبادت چون
سرابست + بود نسبت چنین کوزه آب است + قال علیه السلام من تزهد بغیر علم جن او مات کافرا
بیت بهر کس فرض آمد توبه کردن + بهر دم توبه کن تا وقت مردن + قوله تعالی واذکر ربك
اذا نسیت قال علیه السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب له بیت بکافر فرض آمد تا ز کفران +
برون آید بتوبه سوئے ایمان + بعاصی فرض آمد تا ز عصیان + کند توبه همیشه چون مطیعان + قوله تعالی
یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة

Marfat.com

فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی **قوله تعالے** یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا **بیت** بجاں جان توبه کردن از مقامات ✤ بهر دم فرض باشد از کرامات ✤ **حدیث قدسی** مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُوْلِ فَقَدْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ وَتَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ **بیت** زدون حق بباید توبه کردن ✤ بحق باید درین ره جان سپردن ✤ **قوله تعالے** وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ **قال علیه السلام** كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ وَطَاغُوْتُكَ **فصل دوم**

در صفات وجود گویدا بابات چنان گفتم ببالا دقیقت ✤ شریعت هم طریقت هم حقیقت ✤ وجود آدمی از هر سه مجموع ✤ کرده حق تعالے جمله مصنوع ✤ یکے نفس و یکے روان و یکے دل ✤ ولے در صرف هر یک هست مشکل ✤ **حدیث قدسی** جَعَلْتُ فِی النَّفْسِ طَرِیْقَ الرَّاغِبِیْنَ وَجَعَلْتُ فِی الْقَلْبِ طَرِیْقَ الزَّاهِدِیْنَ وَجَعَلْتُ فِی الرُّوْحِ طَرِیْقَ الْعَارِفِیْنَ **بیت** شریعت راه تن آمد بطاعت ✤ طریقت راه دل شد با قناعت ✤ **قوله تعالے** وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی **بیت** حقیقت راه دان سر نهانست ✤ درویش از دل بیرون جهانست ✤ **حدیث نبوی** اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا یَفْنٰی اَبَدًا **بیت** اگر طالب بود صادق درین راه ✤ ز جان و دل بخیزد از سر جاه ✤ **قال علیه السلام** اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْكِذْبُ یُهْلِكُ **بیت** اگر بوئے ز تن خواہے که یابی ✤ ز هستی پا برون نه در خرابی ✤ **قال النبی صلی الله علیه وسلم** اَلتَّوْحِیْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ **قال علیه السلام** كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ كَعَابِرِیْ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ **بیت** قلم را بر وجود خویشتن برزن ✤ حصار نفس ما از بیخ بر کن ✤ بعون شهر دل آباد گردان ✤ بهمت جان و دل را شاد گردان ✤ **قوله تعالے** فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ **قال علیه السلام** قِیْمَةُ الْمَرْءِ عَلٰی هِمَّتِهِ اَلطَّیْرُ یَطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ وَالْمَرْءُ یَطِیْرُ بِهِمَّتِهِ **بیت** دو دل را نیست ره اینجا یکے شو ✤ دوئی بگذار و آنجا و انکے رو ✤ **قوله تعالے** مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ **حدیث** اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ **بیت** بره مرنفس خود را گوشمالے ✤ که دشمن رو نباید هیچ حالے ✤ **قوله تعالے** اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اَعْدٰی عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْكَ **بیت** صفات نفس شهوتها براران ✤ صفات دل همه طاعت بگردان ✤ **حدیث** تَرْكُ الدُّنْیَا

Marfat.com

رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ **بیت** صفات نفس را بگذار اکنون + صفات
دل بجو کان هست بیچون + **حدیث** قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللهِ تَعَالےٰ **ابیات**
صفات روح جمله حسن ذوق است + گهی در ناز گهه در عین شوق است + چو دل هر یک صفات روح گیرد +
شود مقبول در دلها پذیرد + **قوله تعالےٰ** وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَفِی الْاَرْضِ
اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ **بیت** طلب کن در صفات ذات رحمٰن + بباید هر یکی را قدر امکان + **قوله تعالیٰ**
وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

فصل سوم

در بیان وضو گوید بیت چو این گوهر محمد مصطفیٰ سُفت + وضو را کو سلاح مومنین گفت + بباید بود
دائم با طهارت + بظاهر هم بباطن با بصارت + **حدیث** اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ
وَالصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ **بیت** بود ظاهر طهارت از نجاست + طهارت باطن آمد از خباثت +
حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِالطَّهَارَۃِ وَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ
بیت چو وقت آید نماز وقت بگذار + فرائض با جماعت هوش مے دار + **قال علیه السلام**
مَنْ صَلّٰی خَمْسَ صَلَوٰتٍ بِالْجَمَاعَۃِ اَعْطَاهُ اللهُ تَعَالٰی اَجْرَ اَلْفِ شَهِیْدٍ نِ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللهِ عَابِدِیْنَ مُقْبِلِیْنَ غَیْرَ مُدْبِرِیْنَ **بیت** ز وقتے تا بوقتے منتظر باش + بذکرے یا بفکرے
محضر باش + **قال علیه السلام** اَلْمُنْتَظِرُ لِلصَّلٰوۃِ کَاَنَّہٗ فِی الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ الذِّکْرِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ **بیت** سخن با کس مگو الا ضرورت + خلل تا در نیفتد در حضورت +
قوله تعالےٰ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ **ابیات** بهر جائیکه باشی ذکر میگو +
بهر جائے خدا را شکر میگو + بهر جائیکه باشی با خدا باش + ز خود بیگانه با حق آشنا باش + **قوله**
تعالےٰ وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ **بیت** مده مردود حق را جای در دل + درونت تا نیاید
ره عزازیل + **حدیث قال علیه السلام** کُلُّ مَا شَغَلَکَ عَنِ اللهِ فَهُوَ صَنَمُکَ
وَطَاغُوْتُکَ **بیت** حواس خمس را چون دزد در بند + چو بستی دزد ایمن باش میخند + **قوله تعالیٰ**
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ **بیت** بس آنگه دار طاعت را سلامت + ببر در حضرت
حق با کرامت + اگر خواهی که با تو حق تعالےٰ + سخن گوید بقدرت بے مثالا + بخوان قرآن کلام او
بشنو + قدیم است این ز حق منزل بنازو + **قال علیه السلام** لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ
یٰس **بیت** ندامت را امام خویش گردان + همیشه اقتدا کن با دل و جان + **قوله تعالےٰ**
فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **بیت** اگر خواهی سخن با حق بگوئے

Marfat.com

نمازی با حضور دل بجوئی + قال علیہ السلام الصلوٰۃ معراج المؤمنین و بعد الصلوٰۃ
تلاوۃ القرآن قال علیہ السلام الصوم جنۃ من النار و حصن الایمان
نظم چو روز آید بباید بود صائم + چو شب آید بباید بود قائم + شب و روزت چو گردد با تو یکسان +
نماید کار مشکل با تو آسان + قولہ تعالےٰ ان للمتقین مفازا و ان خیر الزاد التقویٰ
بیت بغفلت میگزاری روزگارے + مگر در گور خواہی کرد کارے + فصل چہارم در
بیان ترک دنیا گوید بیت زدنیا ترک گیرے بہر دین تو + توکل بر خدا کن با یقین تو + قال
اللہ تعالےٰ و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ قولہ تعالےٰ و علی اللہ فتوکلوا
ان کنتم مؤمنین حدیث قال علیہ السلام الدنیا ساعۃ لیس فیہا راحۃ
فاجعلہا طاعۃ بیت ترا گر رفتن است از دار دنیا + چرا بندی تو دل در کار دنیا + قال
علیہ السلام اخرج عن الدنیا تصل بالاخرۃ بیت نباید بست دل با زن و فرزند +
بباید بود تنہا با خداوند + قولہ تعالےٰ یا ایہا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم
عدو لکم فاحذروہم یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ
بیت زہے غفلت کہ ما را گور کردہ + کہ یاد مرگ از دل دور کردہ + حدیث قال علیہ السلام
الموت باب لابد من دخولہ والقبر منزل لابد من نزولہ بیت بغفلت اے دنیا خلق مغرور +
زبن فکرے مرگ دل چہ سرور + قال علیہ السلام الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب قال علیہ السلام القبر اول منزل من منازل الاخرۃ و اخر
منزل من منازل الدنیا بیت زدنیا اہل آن چون تیر بگریز + چو بگریزی بدرویشان بیامیز +
قال علیہ السلام الدنیا جیفۃ و طالبہا کلاب بیت علائقہائے دنیا قطع گردان +
حزین دل باش دردے جوان عریان + قال علیہ السلام کن فی الدنیا کانک
غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور بیت اگر در دل
جمعیت حاصل آید + عبادت گر کنی آنگاہ شاید + قال علیہ السلام قلب المومن
من ذکر الخفی فہو حی و دعوۃ المظلوم مستجاب بیت نباشد
ہمدمے را ہیچ بہ زین + کہ پیرے را بجوید راہ بردین + قال علیہ السلام من لا شیخ لہ
لا دین لہ و من لا دین لہ لا عرفان لہ و من لا عرفان لہ لا حرب لہ و من لا
حرب لہ لا انس لہ و من لا انس لہ لا مول لہ قال علیہ السلام ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم

Marfat.com

غَیْرِیْ بیت اگر خواہی کہ خلوت را گزینی + پس آن بہتر کہ پیش شیخ شینی + زنیکے بہتر اہم بازگویدت اسرار
نہانش راز گوید + مثالش را بگویم گوش دارید + دران تمثیل ہریک ہوش دارید + اگر بے پیر کارے
پیش گیرد + ہلاکت راز بہر خویش گیرد + قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ لَا شَیْخَ
لَہٗ تَشَیَّخَہُ الشَّیْطٰنُ حدیث مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ وَمَنْ لَا دِیْنَ لَہٗ لَا عِرْفَانَ لَہٗ
وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَہٗ لَا حِزْبَ لَہٗ وَمَنْ لَا حِزْبَ لَہٗ لَا اُنْسَ لَہٗ وَمَنْ لَا اُنْسَ لَہٗ لَا مَوْلٰی لَہٗ
مثنوی چنان اندر جہان رادیدبانی + بباید تا خدا را زد نشانی + اگر آن دیدبان در دے
نبودے + بجز غرقش نبودے ہیچ سودے + قال النبی علیہ السلام مَنْ یَعْرِفُ الْحَقِیْقَۃَ
وَالشَّرِیْعَۃَ بِلَا اِمَامٍ فَقَدْ کَفَرَ نظم خطر در راہ دین بسیار باشد + گل خوشبوے
بر از خار باشد + چراغ نور باطن را برافروز + بخلوتگاہ بنشین شام تا روز + قال علیہ السلام فَضْلُ
الذِّکْرِ الْخَفِیِّ قال علیہ السلام اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ قال علیہ السلام تَجُوْعُ تَرَانِیْ
بیت بکم خوردن بکم خفتن و گفتن + بکن عادت تو کم با خلق بودن قولہ تعالیٰ وَابْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ نظم اگر یک ذکر گوید صبح تا شام + رسد
کارش بفضل حق با تمام + چنان حاصل شود در دل صفایش + بیک لحظہ کشاید کار ہایش + چو گردد جان
و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاہوت بیباک + دو چشم خویش را ہمہ بند چون بار + درونت
تا دہ گم گشتہ آواز + عروس معرفت چون رخ نماید + ز حسن خویش عقل تو رباید + بیک ساعت ترا
ہفتاد ہنجار + نماید روے زیورہاے انوار + قولہ علیہ السلام اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ
الْجَمَالَ ابیات دران حالت تمامی نور باشد + ز باد و آب و گل او دور باشد +
دران خلوت بعاشق عشق بازیست + ز دون حق مرا او را بے نیازیست + حدیث قدسی لَوْ
عَرَفَ الْاِنْسَانُ مَنْزِلَتَہٗ عِنْدِیْ لَقَالَ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ مِنْ اَنْفَاسِہٖ اَنَا الْمُلْکُ در بیان
تجرید و تفرید گوید بیت درین رہ مرد را تجرید و تفرید + بباید تا کشاید کار توحید + قولہ تعالیٰ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ابیات نخستین مرد را
تجرید باید + ز دون حق بدل تفرید باید + بہ پیوند قناعت بایدش کرد + بفقر و فاقہ باید بودنش مرد + لباس
فقر رائے پوش بر تن + درخت حرص را از بیخ بر کن + اگر چیزے بود در ملک و بیش + بمقدار درم یا کم ازان بیش
حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ بیت ز ملک خویش تا بیرون
نہ آید + حجاب از پیش وے تا کے کشاید + قال علیہ السلام وَمَا شَغَلَکَ عَنِ اللّٰہِ

Marfat.com

فهو صنمك بيت مقام قرب بس اعلے مقام است + سنی ای دران منزل حرام است + حدیث
اذا تم الفقر فهو الله بيت بجز صادق نباید رہ بدان سو + بجز عاشق نگنجد کس دران کو + حدیث
الفقر فخری والفقر منی قال عليه السلام الصدق ينجي والكذب يهلك بيت
طریق فقر راہے ہست مشکل + یقین باید درین رہ توشہ دل + حدیث القناعة كنز لا يفنى
ابدا قوله تعالے وتزودوا فان خير الزاد التقوى بيت درین وادی
بسے گمراہ گشتند + یقین را توشہ با خود نبردند + بجان باید برفت آن رہ نہ از پاے + رجا نا زیست جان ہم
دو درین جاے + حدیث قال عليه السلام موتوا قبل ان تموتوا بيت شکم پر در چہ
داند این سخن را + مگر آنکس کہ بازد جان وتن را + قوله تعالے الا ان اولياء الله لا خوف عليهم
ولا هم يحزنون بيت میان کفر وایمان راہ فقر است + دران راہے بسے از خوف کفر است +
قال عليه السلام الايمان بين الخوف والرجاء بيت نشاید خوف غالب نہ رجا را +
میان ہر دو باید بود ما را + **فصل ششم در بیان معرفت** گوید بیت سخن در معرفت
چون رفت اکنون + برون آرم ز دریا دُرّ مکنون + لباس زہد وتقوے تا بپوشی + شراب معرفت
راکے بنوشی + کسے گو معرفت راکرد حاصل + مقام قرب حق را گشت واصل + حدیث تفكر
ساعة خير من عبادة سنة بيت کسے باید تفکر کرد بر خود + کہ از خاک تخمر صورتم کرد +
حدیث قدسے ۔ صورة الانسان بنيان ربه ۔ حدیث نبوی الانسان بنيان
ربی حدیث قدسی خمرت طينة ادم بيدی اربعين صباحا حدیث
قدسے ان الله خلق ادم على صورته **نظم** عجب چون نقش بر دیوار آمد +
چو دی حیران بود در کار آمد + زہے پاکی کہ از خاک بقدرت + وجود آدمی را کرد صورت + بگوہر ہا مزین کرد
ما را + بنفخ روح در تن کرد جان را + قوله تعالے اذا سويته ونفخت فيه من روحي
فقعوا له ساجدين ۔ حدیث تفكروا فی ذاته ولا تفكروا فی ذاته
حدیث تفكروا فی آلاء الله ولا تفكروا فی ذات الله قوله تعالے وفی
انفسكم افلا تبصرون ابيات بصر را داد بینائی کہ بیند + کمر را داد قو[illegible] + زبان را
داد گویائی کہ گوید + خرد را داد جویائی کہ جوید + زبان را داد نطق صدق کارے + کہ تا گوید ثنائے شکر باری +
بکر دو دست گیرائی دو پا را + روائی داد ہر یک جملہ ما را + حدیث قدسی یا غوث الاعظم جعلت
الانسان ونفسه وروحه وقلبه وسمعه وبصره ولسانه ويده ورجله كل ذلك اظهرت له

Marfat.com

لنفسی لا ھوا لا انا غیرہ **نظم** چو از خاکیم آخر خاک گردیم + بجان و اون چرا غمناک گردیم + چو ا د ما
نقش بر دیوار آمد + ہر انچہ بود او ما کار آمد + بر بگو نہ چو بشناسے خدا را + شوی عارف کنی حاصل بقا را +
فصل ہفتم در بیان عشق و محبت گوید بیت بران کین عشق اندر دل قدیم است +
جگر پر خون نہ درد دل عظیم است + تنم با جان درین عالم بر آمد + نہ تنہا ماند با مونس در آمد **قولہ تعالے**
الرحمن علی العرش استوی **حدیث** و من احب لقاء اللہ فقد احب اللہ لقاءہ
نظم محبت در دلست و عشق در جان + تنم با ذات او چون زلف پیچان + محبت گر شود ظاہر
بہ پیر کت + دران صورت فنا بودن ضرورت + نخواہد چشم جز معشوق دیدن + کلامش گوش خواہد
شنیدن + کہ از سر تا قدم این جملہ مشتاق + ببوئے دوست مے گردد بعشاق +
فصل ہشتم در بیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود در یاد معشوق +
نباید یاد او را ہیچ مخلوق + **حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم** اذا عرفت ظاہر
العشق فعلیک بالفناء عن العشق کان العشق حجابا بین العاشق والمعشوق
ابیات نہان اندر نہان بیند جمالش + بگوش دل کند فہم کمالش + تو ئی عاشق بظاہر در طریقت +
تو ئی معشوق باطن در حقیقت + نہان در خویش بیند آشکارا + شود عاشق بروے خود نگارا +
چو عاشق گشت واللہ روے معشوق + ندارد او نشان جز کوے معشوق + **حدیث قال**
علیہ السلام رایت ربی بر سبے **فصل نہم در بیان فنا و بقا گوید نظم** فنا در
جملے بین فنا است + بقا اندر بقا بین بقا است + اگر گر دے تو در توحید فانے + بحق یابی بقا
زندگانے + فنا ترک ہوا را نام کردن + بقا جملہ صفا لش را شمردن + نباشد موت ہرگز اولیا
را + نہ ہر یک اصفیاء و اتقیا را + ز دارے تا بدارے نقل باشد + ز شغل کار دنیا عزل
باشد + **قال علیہ السلام** الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلبون من
دار الی دار **نظم** بذوق و شوق عمر خویش بردن + ز دارے تا بدارے نقل
کردن + چو او باست تو ہم باش با او + دل خود را ز دنیا پاک تر شو + **قولہ تعالے** وھو معکم
اینما کنتم **فصل دہم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال**
علیہ السلام حب الوطن من الایمان **نظم** مسافر باش دائم راہ میرو + قدم
ساہر ش دار از چاہ واز گو + چو رہ دور است منزل بے نہایت + یقین را توشہ کن بہر ہدایت +
ہر آن منزل کہ آن در پیش آید + اقامت کردن اندر وے نشاید + ز صورت پاے بیرون نہ

Marfat.com

روان شو ✤ ره حق بیش گیر و بس روان شو ✤ بهر ملکے عجائب ها به بینی ✤ بهر عالم غرائب ها به بینے ✤
سفر اندر دل خود باید ت کرد ✤ نه در دنیا زمین سے بایدت کرد ✤ سفر از خود بدل از دل بجان رو ✤
نه از اجسام بر ملک جهان رو ✤ ره نزدیک از دور و تا ئے ✤ اگر یکتا شوے مرد خدائے ✤
قوله تعالے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ **نظم** مریدان را
همین قدر است کافے ✤ مریض راه دین را هست شافے ✤ درین ره کار هر چه بود بر اصل ✤ مرتب
کرد شمس الدین بده فصل ✤ بسی سیپاره قرآن تا عم است ✤ تمامے صد و پنجاه بیت تمام است
✤ ز هجرات هفصد و پنجاه و هفت است ✤ حساب حاسبان تاریخ وقت است ✤ تمامی مختصر منظوم موزون ✤
که مرغوب القلوب است نام اکنون ✤ که نام این کتاب گفت مرغوب ✤ مرتب شد بوقت طالع
خوب ✤ اگر درویش این دایم بخواند ✤ همیشه کار دی اعلی بماند ✤ شود اسرار مکشوف بیشک ✤ نماید کار هر یک را بهر یک ✤

تمام شد مرغوب القلوب

آیت	حدیث قدسی	حدیث	بیت
۳۴	۱۲	۶۱	۱۵۰

Marfat.com

Marfat.com

١

مثنوی راجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روی که من بدیدم اندر جهان نگنجد | لطف جمال آن رو اندر بیان نگنجد
آن روی محض مطلق بیچون و بیچگون است | از وهم و فهم بیرون صورت در آن نگنجد

گر کس مرا بپرسد چیزی بده نشانی | آن روی بی نشان است اندر نشان نگنجد
اندر کنار جانان اسرار ها بگفتم | جبریل با ملائک اندر مکان نگنجد

پرواز مرغ قدسی جز لامکان نباشد | این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد
سرمست لاابالی پروای کس ندارد | آنکس که کس نباشد اندر کسان نگنجد

باده دست حق پیاله دانی چه ذوق دارد | در ذوق آن پیاله باغ جنان نگنجد
همت بلند باشد عشاق مست مے را | مردی غریب همت در عاشقان نگنجد

بسیار زور باید در کار پهلوانی | مردی ضعیف لاغر در پهلوان نگنجد
پیش قضا و کرسی علمی ز حق گرفتم | این قیل و قال کسی هرگز در آن نگنجد

الوان هر طعامی اندر زخوان در آید | الا طعام سیری اندر زخوان نگنجد
آدم که در میان با یاد حق نباشد | آدم دمیست باقی اندر زبان نگنجد

تیری ز دست دلبر جانان جگر بدوزد | آن تیر ناگهانی اندر کمان نگنجد
باری برو قضا را آتش غیب خیزد | آفت رسد که پر شد اندر کمان نگنجد

این خاک بی ادب را لست یا چه باشد | اما چو او نوازد کس را زبان نگنجد
عصیان نفس او را دم از میان گریزد | تقدیست وحی پاکان جیب آن نگنجد

یک لقمه چون چرا زد اندر قهار بارش | کسرا بهیچ حالی اندر زمان نگنجد
بلبل چه گل برهنه گو یا بگل نشیند | بیچاره زاغ مسکین در بلبلان نگنجد

دوام وصال دارم جز این حرم باد | با دل وصال دارم اندر نشان نگنجد
در آستان شیران بیگانه را چه دخل | آنکس که نیست محرم در داستان نگنجد

اندر جمال جانان احاد دوم عزوست | در فرع آن سراب اندر جهان نگنجد

تا نیاید یک جذبه ترک دنیا کی بود | با وجود ما سوی الله بوی لی کی بود
ایجوان تا بر نیائی از بیان لا اله | صد هزاران جان ببازی لا اله کی بود

ترک دنیا سر عبادت حب دنیا سر خطاست | از جمال زینت ترک دنیا کی بود
مردان چاه زندان جهان افتاده اند | بی پناه عشق او از چاه بالا کی بود

قد مردان حب دنیا زهر قاتل آمده است | زهر خوردن از جوان جز کار عقبا کی بود
عاشقانرا در دو عالم جز خدا محبوب نیست | پیش مجنون هیچگه جز نفس لیلا کی بود

از ریب باشد ایجوان از حیلها | جان ما را در جهان جز عشق بالا بود
صادقانرا جا باشد کاذبانرا جای نیست | صدق باشد در ره عدل کارها کی بود

Marfat.com

تا به تیغ دلبر مامقتول نشوی در جهان
یک ولایت چون من سلطان بادشاهی ملک
دل چه داری جز خدا انگیز یک یک در فریق

در بهشت خاصگان جز جا نخواهد بود
در ولایت دیا جز شور و غوغا کی بود
چاکر مخلوق بودن کار دانا کی بود

این چه بی نقش دنگی چند روز پیش نیست

قلب مومن حرم خانه وصل خدا شد حرام
ای جوان با غیر ماندن ظلم کردن بر وجود سبت
بر در مخلوق رفتن جز نخواهی نشست

چون بجویی نقش دنگی آن جهانی بود

هر زنی را با دو شوهر عقد یکجا کی بود
ظلم کردن بر تن خود کار بینا کی بود
آنکه خواری خویش عمدا کار عقلا کی بود

بی کام بیزبانم مست الست هستم
سلطان بی وزیرم دانای بی نظیرم
هم بنده هم خدایم هم شاه هم گدایم
من مست می الستم از خیر و شر رستم
هژده هزار عالم یکسانست در صالم
هر شاه و یا گدا یا زم در عشق او نازم

بی نام بی نشانم مست الست هستم
گرچه به تن اسیرم مست الست هستم
هم وصل هم جدایم مست الست هستم
سر نهفته گفتم مست الست هستم
این است کمال عالم مست الست هستم
جز نزد حق نه نازم مست الست هستم

راجا که نور حق است در ذات محض غرق است

در دور پاک زاده بار دی با سباده
همیش بی هدایت بی شهر بی نهایت
با سر سر و رزم نوری زدل فروزم
از شرع و دین گذشتم در نا کیفر نیستم
مفتاح غیب علیم برتر ز نقص و عیبم
من مرغ لامکانم جز لامکان نخوانم

اندر میان چه فرق مست الست هستیم

ساقی بیار باده مست الست هستم
اینجا کجاست غایت مست الست هستم
ز اسلام و کعبه دورم مست الست هستم
بقال مست خفتم مست الست هستم
در نور به عنم من مست الست هستم
بر تخت قدر مانم مست الست هستم

با دوست چونکه هستم در دهر شاه رفتم
زان روز عهد بستم سر مست می الستم
دریا شراب آرم در دل برد سپارم
ساقی شراب وحدت خالص ز رنگ کثرت
رندان فراغ دستان در دست مست مستان
انظر الی الحبیبی گوید رأیت ربی
جز نام او نشاسست جز عشق او حرام است
گشتم ز خویش فانی رفتم بدو عیانی
با غیر او ننازم آتش ز دل فروزم
در نور دل رسیدم عین العیان بدیدم
صحرای غیب رفتم بر شست شاه نشستم

بنگر سخن چه گفتم مست الست هستم
زین بادهای رفتم مست الست هستم
بی می بقا ندارم مست الست هستم
بر کن ز جام خلت مست الست هستم
آیند می پرستان مست الست هستم
جز ذوق شوق عالی مست الست هستم
جز این شرف گداست الست هستم
دیدم لبی زبانی مست الست هستم
که این را بسوزم مست الست هستم
سر نشان شنیدم مست الست هستم
[illegible] گفتم مست الست هستم

هر دم همی بجنبم در پیچ زلف بندم
جام ز عشق نوشم دنیا و دین فروشم
در کوی می فروشان عشاق عام نوشان
زاهد زمی گریزد عابد زمی ستیزد
دیدم جمال بجوزین چشم سیه گون
بی دوست در عذابم بیرون او خرابم
از خویشتن بریدم باده خود رسیدم
از غیر خود شکستم کون و مکان گذشتم
در روی خوبرویان در چشم مست غلطان
شهباز شهسوارم پر باقدس دارم
رفتم بعرش اکبر خوردم شراب اطهر

بیجا گهی ندیدم مست الست هستم
جز ذکر این نکوشم مست الست هستم
افتاده سینه جوشان مست الست هستم
سر سجده بریزد مست الست هستم
منگر ز چشم بیران مست الست هستم
بی وصل او کبابم مست الست هستم
جز عین خود ندیدم مست الست هستم
در لامکان نشستم مست الست هستم
دیدم جمال سلطان مست الست هستم
سبحان بسکه آرم مست الست هستم
خفتم کنار دلبر مست الست هستم

زنبیر گفت اجادانم بیا تو اینجا

با ما تو باش یکجا مست الست هستم

گردم ز ذره سرم [illegible] کس را نباشد [illegible]
گه شیر یار [illegible] گه نوازم [illegible]

[illegible] یادم گر نم کس را نباشد چه چرا
شهریار گذارم گر گنم کس را نباشد چه چرا

در ملک خود مالک هم هر چیز را مالک هم
این خاک را مهمان کنم آن را سلطان کنم

این کار کنم آن کار کنم کس را نباشد چه
هم این کنم هم آن کنم کس را نباشد چه

Marfat.com

از کافر احمد نگر از نوح شد کافر پسر
حیران کنم طیران کنم معمور او یران کنم
بلعم بر صیصا به بین صد داغ لعنت بر جبین
اندرین دنیا هزاران آمدند و صد هزاران رفته اند
زهی عاشق که با معشوق از ذوق و شوق
گدا یا گر گدائی میکند از طوق عشق
آن علا عشق بازی ترک دنیا آمده است
همه مردان بی دعوی اندرین ره آمدند
درین راه طالبان را سرفرازی فضل او

از لات بت آمد عمر کس را نباشد چون چرا
آتش هم سوزان کنم کس را نباشد چون چرا
راجا بیا در امر این مشو از تهمتن
خوشا وقتی که ایشان شهسواران رفته اند
زهی مستان که ایشان عشق بازان رفته اند
صد هزاران شکر و الحمد که سلطان رفته اند
به همت بی علائق پیش جانان رفته اند
ولاکن با وصالت مرشد از فنا رفته اند
بترک ما سوی الله حق پرستان رفته اند
عزیز آنکه آتش عشق در دل داشتند

مومن کنم بیگانه را مسجد کنم بتخانه را
ایوب را دادم بلا باکرم کردم مبتلا
تحقیق دان شهر من کس را نباشد چون چرا
شراب لایزال را همیشه نوش میکردند
آن کسان که ترک دنیا کرد آمد بهر دست
در ولایت فقر فخری چون به پیر دور گرد
برو در کنج بنشین ایدام در با خیر
بهوا اگر پرستی حق پرستی کی بود
بجز محبوب خود را دل سپردن ناروا
از بهر او آتش عشق سوزان رفته اند

عاقل کنم دیوانه را اکس را نباشد چون چرا
این گردش دین اندر قضا کس را نباشد چون چرا
در شهر ما رسم است این کس را نباشد چون چرا
زهی مستان که ایشان می‌خواران رفته اند
او بمردی در میان شهسواران رفته اند
بد لبر لایزالی شاه داران رفته اند
که با عزت بدان عشق بازان رفته اند
بلا شرکت درین راه حق پرستان رفته اند
که دل دلبری سپرده این محبان رفته اند

برقصیم برقصیم که خوبان جهان ایم
از خویش بنازیم که آن مست چنان است
ز دوزخ نترسم نخواهم بهشت
قلم چون گذشتم بترسم چرا
کشد داغ لعنت قلم بر جبین
ندیدی که فرعون چه دعوی کشید
بجز خود پرستی ندیدم بدی
ندیدی که او را اگردی زمان
نباید که گردی مخالف خدا
اگر یک سر موی ماند خلاف
نوری که لطف است هم از غم نهانست
آدم علی صورته گشته مزدا
معلوم چنان گشته چه درین دو بهر بد است
هو هست هر گوش و گویاست هر کام
همه هر گهی پیر و گهی طفل و جوانست

بنازیم بنازیم که در عین عیان ایم
والله لیس ازموت بمقصود رسیدیم
که تقدیر بر من سابق نبشت
یکی را نوازد کجا در رسد
چه قدرت کسی را که گوید چنین
خود ایش مراد او را از انجا کشید
تو از خود گذر کن که کفر است بدی
بحشر کند از ایشان سگان
بدوزخ فرستی بیابی سزا
رضای خداوند را جا بجوی
آن نور بهر وجه درین خلق عیانست
والله به تحقیق همه چیز درانست
آن که خضر خورد درین جو هر جانست
با این که به هر حال همه وقت نهانست
پیدا است درین بهر به هر شکل نهانست

مرغان سحر خیز همه بانگ کشیدند
این شربت خون است بجز خون جگر نیست
بنشست خدا هر کسی را بدید
یکی را گذارد کجا در رسد
ز ابلیس عبرت بباید گرفت
خودی گر نمود که هامان لعین
نظر کن به بلعم چه محنت کشید
ز قطمیر کسوت یکی بر کشید
اگر راست خواهی برو راه راست
بجز امر باری دل خود مشو
شری که بیس به پرده نهان بدیلم
آنها که درین شهر رسیدند نگشتند
یک نور حمید است که هر جا گرفت است
نزدیک کسانیکه به تحقیق رسیدند
نقاش بی نقش جهان چون تو بدیدست

از بهر دلارام تن خویش بریدیم
ماییم که با خون جگر خویش کشیدیم
یکی را بریده دگر را گزید
بجز تقدیر رفته نگردد مرا
خودی در خدائی نباید گرفت
بدوزخ نرفتی که ابن لعین
ز رحمت گذشته به لعنت رسید
بیارند با هم در اندر کشید
بجز راست رفتن درین ره خطاست
حذر کن ز بیمردی [illegible]
آن [illegible] بیاست
اسرار جهان دارد درین جو ردانست
آن نور بهر کس تو در کون و مکان است
با این که همه وقت بهر حال نهانست
این نقش چه نقش است که از دست نهانست

Marfat.com

این گفت جنانست ور این هیچ جهات نیست
این دل کمی دیده که نمرد است و نمیرد
صد روح بداند چه داند که درین چشم
از خویش جدائیم که با خویش نباشیم
بر در نشستیم چه احوال بگوئیم
مشتاق نشستیم که دیدار بیابیم
سجاده نشستیم و به تسبیح چه گوئیم
هر جا که برفتیم و بجز دوست ندیدیم
هر چیز همه ذات خداوند تعالی است
دائم که ما نور خدائیم درین دهر
مردی که شناسا جهان است چنین گفت
فردوس رخ نماید بتوجه کار آید
دولت هزار دولت نعمت هزار نعمت
کونین را بیار همه بر ره دی بدارد
مرآة حسن تو صنع خدای حاصل شد
هر زمان عاشقان بهر شکار طرزل
چون صدای اصطلاح عاشقان یافتن
کور مادر زاده هرگز نه بیند آفتاب
بهر جانان گشت کردم گرد عالم هر طرف
راست گفتم نیست شیدا در عالم کسی
سالها باشد که من جستم حبیب خویش را
صد هزاران بادشاهی میروند در بارگاه
یک نور را خصلت چنین خود هم سما و هم زمین
هم کوه و هم صحرا شود هم آب هم دریا شود
هم خود پدر هم خود پسر هم خود جوان هم خود صغر

لیکن چه تماشاست که حق جلوه درا نیست
آن مرد بود مرده که در عشق خدا نیست
چون عشق خداوند دران موج عطا نیست
افسوس بران ها که از خویش جدا نیست
از درد چه پرسی که درین درد دوا نیست
بنمای رخ خویش که این خیر نهان نیست
دستار چه بندیم که در قلب صفا نیست
راجا که برین چشم عیان جلوه نمایان است
جز ذات خداوند همه وهم و گمان است
اما چه توان کرد که دل کور از آن است
راجا که درین سر نهان بود همین گفت
در حور رخ نماید بتوجه کار آید
عزت کمال عزت بتوجه کار آید
راجا بگفت هر دم هر ذره هر اعلا
ترا شناختم آنکه خداشناس شدم
در قضا لایزالی آیت هست رانده اند
در دو عالم جز خدا از روح خود نشناختم
قطره دعوی میکند من عین خود دریافتم
گاه احمد گاه آدم گاه حوا یافتم
زین معانی گاه مجنون گاه لیلا یافتم
ایجوان آن پیرم بر خویش شیدا یافتم
گفت راجا تا گمان سلطان خوبان دیده ام
هم خود ملک هم خود فلک در هر سر به بین
هم خشک هم چون تر شود در هر سر به بین
هم خود بمیر جن و تر در هر سر به بین

فانیست همه چیز که اینجای بقا نیست
آن عمر حیاتست که در روی حبیب است
بار است نکردیم اگر راست نبودیم
ما آه نیاریم اگر تیغ برانند
مائیم گدائیم درین دار گرفتار
سجاده پیران چه جز راست بتحقیق
ما عین هماییم که از عشق رسیدیم
اما چه توان کرد که چشم شما نیست
آن چیز خبر داد درین پرده بهر کس
آنرا که درین دهر ازین سر خبرست
چیزیکه همه هست آن عین همان است
مرهم همه دادی لطف شبابت کردی
بالای عرش رفتم بر تخت نور خفتم
یکبارگی بیابم بتوجه کار آید
عارفان اندر جمال خوبرویان مانده اند
نیست شکی از دو عالم در گذشتن عاشقان
درمیان عاشقان این سر نهان یافتم
آشکارا یافتم آن سر نهان جهان
گاه او معشوق گشته گاه عاشق آمده است
چون تعین حق تعالی نفی کردم خاطرم
چون وجودی کینه رود در حقیقت جز خدا
از خزانه گنج مخفی آشکارا یافتم
هم شمس گردد هم قمر هم نجم گردد هم شجر
هم چشم هم جوهر شود هم لعل و هم گوهر شده
هم طیر هم حیوان شود هم جن و هم انسان شود

بردار دل خویش که اینجای وفا نیست
معشوق که دران کوی بیاید بدا نیست
ما راست بنازیم که اینجای دغا نیست
گریز ازین تیغ که این عشق قضا نیست
دردیست درین سینه بجز درد شفا نیست
بی پرده درین دار که در عین بقا نیست
کذاب بود مرد که او عین فنا نیست
این قول که گفتم که ثواب است خطا نیست
یک نور همین دار همین است همان است
تحقیق همین است که این طفل زبان است
آن یار بهر صورت در جمله نشان است
شاهی بمن سپردی بتوجه کار آید
والله راست گفتم بتوجه کار آید
بر دست من سپارند بتوجه کار آید
نسخه نام الهی هر زمان دم خوانده اند
هر دمی بر تخت دل آن شاه جانم نشسته اند
هر که را من جسته بودم عین خود دریافتم
صد هزاران شکر واجب چشم بینا یافتم
هر مکان گاه پنهان گاه پیدا یافتم
آن جمال دلبار خود در عین صحرا یافتم
این زمان هر چه دیدم عین او را یافتم
آن وجودی محض مطلق عین جان
هم شام گردد هم سحر در هر سر به بین
هم مشک شود هم عنبر در هر سر به بین
هم حور هم دیوان شود در هر سر به بین

Marfat.com

هم خود ستاره ماه خود هم گدا هم شاه خود
گه روح گردد گاه تن گه مرد گردد گاه زن
گه نور گاهی نار شد گه یار گه اغیار شد
جان ما از سرگذشت عشق او بر سر گرفت
مرد بر در کی بگردد اندرین ره مرد عشق
گر کسی را ملک ان الفقر آمد ضبط او
پیش عاشق هفت دوزخ زد آمد در گریز
پاک کردم جان و دل از هر دو عالم بهر دوست
مظهری باید که ظاهر میشود در هر حبیب
چون بصورت روی خوبان شد تجلی بر دلم
جز دوست دگر دوست ندیدیم دگر دوست
علم باید علم کامل تا بیابد راه را
یکدم که بلا دوست برآریم بود حیف
صرف باید نحو باید فقه باید تا اصول
علم حق نوریست روشن مثل او کس نور نیست
همان وحدت همان کثرت همان خلوت همان مجلس
ندیدم من مگر او را که غیر او عدم محض است
یقین او را عیان دیدم اگر فانی شوی از خود
اگر موی خودی آمد هزاران پرده با شنید
تجلی را نهایت چون نباشد در همه عالم
ز لازم بجز آن معنی خدا جز من انا الله گفت
هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن
گوش هوش بشنود هر سخن همون گوید
هیچ چیزی آن ندیده بجز او را ببیند
پیر کشف نور تم کردن سر آنحضرت

هم خود روان همراه خود در هر سر زمین
گه بچه گردد گه فتن در هر سر زمین
گوتاه کن راجا زبان یکسو بگردان دنیا
گشت فارغ از دو عالم گوی لعل بر گرفت
مرد عاشق آن بود کو در جهان دلبر گرفت
شاه گردد هر دو عالم ملک اعظم بر گرفت
زانکه عاشق در جهان آن نوع حجر در گرفت
در دل و جان دوست آمد خانه خوش بر گرفت
مرد عاشق سر بسجده شد شبلی دلبر گرفت
نیست مشکل العشق بی روی خوبان بحجاب
رفتیم بر آن در که همان دوست بدیدیم
پیر باید پیر کامل ره نماید شاه را
حقا که درین دهر چنین حیف ندیدیم
علم کلی خوب باید تا شود او را وصول
بی چراغ علم هرگز پیش یابی بار نیست
ولیکن اختلاف و همان علم آن دیدم
فنا دیدم همه کس را چو او را در میان دیدم
فنا گشتن ز خود کلی یکی در اعتقاد دیدم
فنا دائم بقا دائم یقین در عارفان دیدم
تجلی او بیان کرد میان یکسان دیدم
بدین هیئت ظهور آن حقیقت در جهان دیدم
همو ظاهر همو باطن بهر مظهر عیان دیدم
زهی طرفه که او را پاک از گوش و زبان دیدم
بحمد الله که این دیده نقاب دیدگان دیدم
بهر جا لیک از مینا شد این جا نیز گوش

یک نور دید اندر جهان هم خود دلی هم خود زبان
گه صید گاهی دانه شد گه زلف گاهی شانه شد
هم خود شده جهان همان در هر سر زمین
جان کوی جانان یافته سا افتاد تو اندر فضا
ترک دنیا گشت آسان هر کرا یکبارگی
در توکل صدق باشد گر کسی را با خدا
طور عقل عاشقان را در نگنجد ذره
خوبصورت نور آمد نیست روی با یقین
کعبه عشاق باشد روی خوبان جهان
صید را جا گشت همچون خصلت دیگر گرفت
علم باطن همچو مسکه علم ظاهر همچو شیر
ابتدای علم باید انتهای ذوق و شوق
با دوست کسانیکه نباشند زهی عمر
علم را آموز اول آخرین اینجا بیا
وجود محض مطلق را همه جا هم نشان دیدم
بنور شرع چون کمل کرده نظر ظاهر بصر باطن
یکی بینا یکی بیند دو بیند نارو اگوید
خودی کفر است اگر چه پارسال صد هزاران نیست
حقیقت لا یزال را که دوئی کم و کیف است
زهی معنی که اندر وهم ناید هیچ یکی بر من
اگر رفتیم با او رفتیم اگر شستیم با او نشستیم
هزاران شکر واجب که اگر شب اهل جهان بر من
زهی ... ستر دیدم ز دنیا نشان دیدم
خراب آباد رفتیم دوست دیدم مست او گشتیم
بنور چشم باطن عین خود را عین آن دیدم

نگاهی چنین گاهی چنان در هر سر زمین
گه شمع گه پروانه شد در هر سر زمین
گه گفته گه پندار شد در هر سر زمین
ناگاه آن یار آمد خود جان ما را گرفت
در کمال لطف باری کار او در بر گرفت
نیست مشکل عالم او را یار از در بر گرفت
عاشق سرمست او دیوانگی از سر گرفت
زین سبب آن نوع را احمد مرتبه در بر گرفت
صد هزاران شکر واجب کعبه اکبر گرفت
زین سبب آن روی خوبان منزل اکبر گرفت
کی بود بی شیر مسکه کی بود بی پیر سیر
شوق قمری بنگر از عشق او پوشیده طوق
بر بام فلک قدسی چنین شور شنیدیم
جاهلان را پیش حضرت نیست جا آمنا
بهر سو بهر کو بهر صورت عیان دیدم
بصورت جمله عالم آن جمال بی نشان دیدم
من این بینا درین عالم مگر در کاملان دیدم
مسلم عشقبازی در میان خود دان دیدم
ندیدم در مکان لاکن منزه از مکان دیدم
همان معنی بهر [illegible]
ند [illegible] او را عیان دیدم
[illegible] از دست نظر هم آشکارا هم نهان دیدم
همان شد ظاهر و حقیقت ابصور بندگان دیدم
زهی ملکی زهی [illegible] دیدم
کمال کشت [illegible]

Marfat.com

خورشید مهر و عالم تابان شده است ما را
افلاک با کواکب سکان ملا الاعلی
احمد سرش حاضر موسیٰ بکوه ناظر
فال خجسته میمون آخر کشاد طالع
بینند روی ما را دوزخ حرام گردد
دریای بی نهایت پایان کجا است او را
احسان شکر احسان مردم کجا تواند
صد هزاران شکر واجب بیش جانان یار شد
دلبرم بر تخت خود در خواب مستی خفته بود
کوی او هر بار رفتم تا ببینم روی او
در جدائی مانده بودم کرده یکجا کار ساز
یون تجلی کرد جانان بر دل من ناگهان

از عرش تا ثریا غلطان شده است ما را
هر یک ز جا گرفتی شادان شده است ما را
از لطف در کنارم رحمن شده است ما را
غنچه دهن چو بسته خندان شده است ما را
هر کس درین عجائب حیران شده است ما را
بنگر بغیر کشتی پایان شده است ما را
با خلق احتیاجی راجا نماند آنجا
روی خندان با جمال نازنین دیدار شد
نام من بشنید چون از خواب خود بیدار شد
لطف او بر من نگر دیدار او هر بار شد
بعد یکجا ناز نازی با صنم بسیار شد
این دلم بعد از تجلی مخزن اسرار شد
مطربان را زود گو تا طبل شاهی زن شد

روح الامین بسوزد بر راز تجلی او
چیزی که انبیا را امکان نبود گاهی
ذاتی که بیچگونست صورت نبود هرگز
دیدار حق تعالیٰ در ما عیان است او بیدار
او صفات ذات خود را ایزد بداد ما را
آن تخت رب جلی زحمن لا مکان است
زیرا که در اطاعت یزدان شده است ما را
در دو عالم کی تواند وصل جانان یار شد
بهر دیدار روی جانان مرده بودم سالها
خاطرم افگار بود از در هجران سالها
چون بخوردم آن شراب لایزال از دست او
چون ز فضلش جان ما در سر اعظم در رسید
بخت راجا گشت میمون یار دیدار باشد

هر صبح و شام آنجا طیران شده است ما را
آن چیز خود بآسان امکان شده است ما را
آن ذات حق بصورت آسان شده است ما را
دیده بصیر بینا برهان شده است ما را
با ذوق این معانی عرفان شده است ما را
هر یاد لطف ایزد دیران شده است ما را
چندین هزار عالم یکسان شده است ما را
وصل جانان یافتم چون بخت من بیدار شد
زنده گشتم ناگهان دیدار او بر بار شد
بعد دیدن خاطرم فی الحال دل افگار شد
بعد خوردن جامها هم مست و هم هشیار شد
یک بیک این سر اعظم پیش من اظهار شد

پیش از وجود هر کس کاتب نبشته حرفی
تدبیر گشت هر کس بیرون ز دست هر کس
بوجهل با جهالت در کفر ماند خاسر
انبیاء و اولیا را حق بدان
من رآنی گفت احمد مصطفیٰ
لی مع الله گفت احمد درمیان
چون جان ز تن گردد جدا
گوهر توئی از کان ما دیگر چه میخواهی بگو
تو نیست بود دینی نام بود بی نشان
انواع باده کو بکو آماده کردم سو بسو
سجاده با باده بود
این تن هر تو در کوی من بی تو نگنجد سوی من

حیف لقا با هو اکنون چگونه گردد
اکنون نه جست جز این فرزند چگونه گردد
راجا بخواه رحمت زیرا که گفت حمد
سر معنی کرده ام با تو عیان
چند باشی در حجاب ای بیوفا
لیکن این معنی چه داند جنان
از فعل تقدیر شد جدا
تو نور هستی انما دیگر چه میخواهی بگو
با وصف خود کرده عیان دیگر چه میخواهی بگو
باده خور آمد کو دیگر چه میخواهی بگو
آن شیخ بر جاده بد دیگر چه میخواهی بگو
ای تائب خورد روی من دیگر چه میخواهی بگو

آنرا که حق تعالیٰ با هو نکرد هرگز
آن در درون دوزخ تقدیر شد در ازل
مرحوم حق تعالیٰ ملعون چگونه گردد
انبیاء و اولیا را حق ببین
وان نگه بست چار یار شرباک دین
از رموز شعر حق آگه نئے
پس تو چه گوئی ای گدا انگه بگو احوال خود
در حسن تو زیبا صنم در عشق تو شیدا منم
آنجا که باشی بیرون از تو جدا هرگز نه ام
نظری بکن بر ما من لقمه تجو از دست من
جز عشق نبود کار ما چیزی یار نبود یار ما
اسرار من آگنده تجو عشق من دیگر چه خواهی

بعد از هزار کوشش با هو چگونه گردد
بعد از دعا سیرش بیرون چگونه گردد
آن بخت نحس کافر میمون چگونه گردد
این سخن تقلید نبود هست یقین
بشنو این اسرار تو مرد یقین
لاجرم کور است و هر دره نئے
هم هند قرا آتش چرا انگه بگو احوال خود
از بروشید امنم دیگر چه میخواهی بگو
هر جا که باشی بر توام دیگر چه میخواهی بگو
مستی بکن ای مست من دیگر چه میخواهی بگو
ساقی بود خمار ما دیگر چه میخواهی بگو
گرمی خوری عشق خور دیگر چه میخواهی بگو

Marfat.com

جز عشق در بازار من عشق و شوق توای یار من
این سر را معلوم کن بی واسطه مفهوم کن
جز عشق اندر راه من بالا نشد ای ماه من
دلدار روی خود را ستار نباشد
عشاق که معشوق تجلی است دیدار
بهشت است آمرد بهشت که دیدار آید است
تحقیق جنید گشته که مرا یار گذشته
ای زاهد بی ساز تو در زهد حیران
ای در میدان بیا گر سر رود رفتن بده
در عشق چون سر اشود از عابد بیگانه شد
معشوق خود را در جهان گر نیابی در نهان
دریافتم سر در بین اسرار را دیدم برین

جز عشق نباید کار من دیگر چه میخواهی بگو
این عشق را معبود من کن دیگر چه میخواهی بگو
نقاش را جا سبحم اندر نقشها گر دید پیدا شد
نقاش سوی شمس جمع هشیار نباشد
این عشق چه عشق نیست اگر یار نباشد
آن بهشت کجا است که تکرار نباشد
آن عمر که معروف به آزار نباشد
این زهر چه سود است اگر انبار نباشد
با عشق در میدان بیا گر سر رود رفتن بده
شادی کنان دیوانه شو سر رود رفتن بده
گفتم ترا از بهر آن گر سر رود رفتن بده
این سر رود [illegible] گر سر رود رفتن بده
راجا بیا باشد ... حال آزادی کن

منظور من این عشق تو جز عشق دیگر نیست تو
انی انا الله گوش کن یک جام می نوش کن
دیدار بین دلدار را دیگر چه میخواهی بگو
گلزار هر دیار که بی یار بود خار
آنکس که در این راه خرابات کبر شد
بازار بود آنکه در سر خمر فروشد
عشاق کند سجده به رخسار در اسلام
آواز ز لاهوت چنین خانه جبروت
آید ترا باد صبا گفته بیا ای مرحبا
از بوی خود بر خود ختم از جان دل اور ابا
در کنج با جانان نشین گر عاقلی گم شو از این
این سر را روح الامین گر نمیگوید در خفا
این سر را تو ذکر کن گر سر رود رفتن بده

در عشق دایم صدق تو دیگر چه میخواهی بگو
تو فرح را سر پوش کن دیگر چه میخواهی بگو
جز عشق حوایی شاه من دیگر چه میخواهی بگو
گلزار بلا یار که جز خار نباشد
او در غم تسبیح که دستار نباشد
بازار بلا خمر که بازار نباشد
این سجده کجا است که بر خار نباشد
عشاق بود است که هوشیار نباشد
از تحت تیغ دلربا گر سر رود رفتن بده
با حسن جمال بر ساختم گر سر رود رفتن بده
عشاق را هر دم همین گر سر رود رفتن بده
تو حمله کن از بهر این گر سر رود رفتن بده

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

رسالۂ رموزات الحقیقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واگر طریقت خواہی اختراع واگر حقیقت خواہی انقطاع باقی ہمہ صداع شریعت میغز باید پاک دامن باش طریقت میغز باید بے ما و من باش حقیقت مے گوید با من باش شریعت مر حقیقت را آستان ست بی شریعت بحقیقت رسیدن بہتان است آز بالا در آے بسر در آئے از در در آئے در بر اسے شریعت را استاد باید حقیقت را پیر درخت را آب باید طفل را شیر حقیقت دریا است شریعت کشتی در دریا نشین بے کشتی تجہ پستی کرامات نہ بر آب رفتن است کرامات سر دیدن است اگر بر ہوا پری مگسے باشی واگر بہ سر آب روے خسی باشی ولے بدست آر تا کسے باشی نماز نافلہ کار پیرزنان است روزہ تطوع داشتن صرفۂ نان است حج گزاردن تماشاے جہان است ولے بدست آر کہ کار آنست چنان زی کہ تنہا ارزے چنان میر کہ بدعا ارزے تو تجلی ناگاہ آید ولے بر دلے آگاہ آید توحید نہ آنست کہ او را یگانہ شناسے توحید آنست کہ او را یگانہ باشی طاعت را رہا مکن چون کردے بہا مکن صحبت با اہل تابہ جان است و با نا اہل تاب جہان چون یار اہل است کار سہل است آنکہ حلاج گفت من ہمان مے گویم او آشکارا گفت و من نہان مے گویم سخن حلاج را شنودم نہ قبول کردم نہ انکار مرا با قبول و انکار چہ کار زندہ نشدم تا نسوختم این خانہ من و نہ ختم اعتقاد نیک گنج بے زوال است راستی کہ بدروغ ماند مگوے منکری سرمایہ ہمہ بلہا است نیکوی کردن بہانہ جوے مباش مگوی آنچہ نتوان شنید وفا از مردم اصیل جو عمر بکاستی عذر نخواستی از روے راستی نہ رواہستی دوستی گزین کہ از وی ہیچ کس ملول نشود سلطان از ملک معزول نشود تا بر خودے لرزی دران حضرت بجوے سے ... الیست بر کف کہ در وجود نیست کفچہ الیست دوست را از در بیرون کن ... خدا این کار بدل آگاہ است نہ بدستار و کلاہ است اے جوان مرد دل تنگ بخیز کہ صد صال نیک است آفتاب مہر روشن است اگرچہ شب فراق تاریک است ...

Marfat.com

کار برو بار یک است وہر کہ او را نشناخت راہ برو تاریک است ابلیس در آسمان بود و ابراہیم
در بتخانہ کار عنایت دارد باقی بہانہ آبوجہل از کعبہ مے آید و ابراہیم از بتخانہ کار عنایت دار باقی ہمہ افسانہ
یکے را بدست فضل میکشد و یکے را در پای عدل میکشد بیدار باش کہ کاروان بر سر راہ است اگر تو واپس
مانی مرا چہ گناہ است از دید شناخت نہ آید و دیدار بمقدار شناخت آید اگر بقا میخواہی در فنا است کی فلاح
یابد آنکہ بخود مبتلا است آتشک ندامت در سیکدہ افگندہ بہ از صوفی دل برآگندہ از عارف در جہان
نشان نیست زبان کہ از عارف نشان دہد در ہیچ دہان نیست عارف را از انکار منکران چہ باک نہ دریا بدہان سگ
پلید گردد و نہ دہان سگ بدریا پاک کار نہ بحسن عمل است کار آنست کہ در قبول اول است از طاعت چہ نفع
و از معصیت چہ خلل است چون سعادت و شقاوت از ازل است گنجے بودم نہانی کلید آن بدست
خرقانی ناگاہ رسیدم بچشمہ زندگانی چندان بخوردم کہ نہ من ماندم و نہ خرقانی ظلم اگرچہ بسیار بود بسر آید
ظالم اگرچہ جبار بود بسر در آید پیری کردن مہلکی است از غیب خبر دادن منجمی است مقام ہر کس
بانمودن مقویت خلق در حق سپردن غمازی است تکلف کردن شومی است خود بینے
محرومی است اسرار معرفت فاش کردن دیوانگی است امید ثواب و عطا داشتن دکانداری
است راہ ملامت رفتن ضعیفان را خواہی است شیوہ سلامت رفتن با بزرگان ہمراہی است
کردن نجوج است گریہ کردن شفائے است صبر کردن با حق مبارزے است شکر با او برابر
نعرہ زدن والتنگی است جامہ دریدن سبکی است خود را بزبان شکستن رعنائے است یاد کرد
بزبان غافلے است طلب کردن بمسافت غائے است شادی کردن سبکسرے است
از خلق خواستن مشرکیست از خدا غیر خواستن کافریست آزردہ گین بودن از گران جانی است
آرزومندی مردہ دلی است بہشت جستن مزدوری است لطف کردن مفید زیست تواضع کرد
بیچارگی است بردباری حمالی است خویشتن شناختن بطالے است خورسند
تعیشے است نومیدی کافریست نوش خوئی سلیمے است در پیش رفتن جاہ طلبی است در پس
رفتن بوالعجبی است در ہوا پریدن بے ادبی است بخود مشغول بودن سردی است از خود
مردمی است کہ اصل خطا ناکند و بیاموزان آن گناہ کمتر از عفو دان سرمایہ ہمہ گناہ با جہل
دلیل [illegible] است سر ہمہ آفتہا زبان است دار وے ہمہ گناہان توبہ است زد
[illegible] شکر [illegible] است آن [illegible] چہ سید [illegible] چہ گوئی در حق دنیا گفتم چہ گویم در حق چیز
[illegible] بگذارند چہ بندہ گو بندہ است و یا بندہ خاموش

Marfat.com

نوشی است ہمہ زہر و خاموشی زہریست ہمہ نوش ہرچہ بزبان آید بریان آید نفس بت است
وقبول خلق زنار جملہ را ترک کردم بیکبار چنان نمائی کہ باشے چنان باش کہ تمامے دے
رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید قصۂ دوستی دانی کہ چرا چندین دراز است زیراکہ دوست
بے نیاز است طہارت کن کہ قامت نزدیک است توبہ کن کہ قیامت نزدیک است چون
پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چہ کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول کردی رستی واگر
یک کس قبول کرد پیوستی یکے در عتاب زیادت متقاضی و دیگرے در تشنگی بقطرۂ
آب راضی ہرکہ بدانست کہ حق تقصیر نکرد از عیب برست وہرکہ بدانست کہ قسام در قسمت
بد نکرد از حسرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی سقط است ہرکہ از (ہوالذی
انزل السکینۃ) برخوردار باشد او را با برادر مسلمان چہ کار باشد خلق می بیندارند کہ چیزے
مارند باش تا پردہ از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست توحید خواص جز او نیست دوستان
او را مرگ نیست منکران را ازین سخن برگ نیست اگر حاضری مائیکے و اگر غافلے دہ بدانگے
این کار نہ برنگ و پوست این کار بعنایت اوست کار عنایت دارد طاعت زیور است
ابراہیم را از آن چہ کہ پدرش آزر است عنایت دوست عزیز است و نشان
او دو چیز است یاد صحبت با دل باریا توبہ با آخر کار معرفت حق دریاے بی کرانہ است جان
آدم آن را خزانہ است آنجا کہ شناخت است نہ عرش است و نہ کرسی سخن را جملہ بگفتم دیگر چہ
پرسے عشق مردم خوار است بے عشق مردم خوار است عشق نہ نام دارد نہ ننگ عاشق صلح
جوید و نہ جنگ عشق با محبت قرین است عاشق را یک بلا در پیش و صد در کمین است دیدہ
براے آن مے بند کہ خود را سے بیند بہشت نزد عارف خوار است بندۂ حق را با بہشت
چہ کار است اگر دست عارف بحور عین رسد طہارت معرفت وے شکستہ شود واگر درویش
از غیر حق چیزے طلبد در اجابت بروے بستہ شود بہشت بہانہ است مقصود خداوند
بہانہ است اگر بہشت چون چشم و چراغ است بے دیدار درد و داغ است ...
بہشت است جمال آن جمال است باقی زشت است بہشت را بہانہ ...
بہانہ مے دہند مزدور بہ بہشت سے نازد و عارف بردست از صوفی خود چہ گویم کہ صوفی آن
است مزدور بہ بہشت مغرور است و صوفی در مشاہدۂ نور است و آنکہ دنیا مے خواہد کور است عارفان را
دنیا عار است و آخرت در پاے ایشان خوار است عاشقان را باین و آن چہ کار است نعمت

بے شکر عذر درین حبابی است سخنے بے صبر بلاے جاودانی است طاعت بے اخلاص
ضایع کردن زندگانی است صحبت با خلق در دوست داروے آن تنهائی است نہ مارا با خلق
صحبت و نہ از دوست جدائی است شانزده چیز باید تامرد دوستی را شاید اول جودے
باید بے طاعت دوم صحبتی باید بے ملامت سوم گفتنی باید با سلامت چهارم یاری باید
بے عداوت پنجم عشقے باید بے تهمت ششم دیدہ باید با امانت هفتم شناختی باید بے جهالت
هشتم نفسے باید با صیانت نهم خاموشی باید با عبادت دهم حکمے راست باید بے اشارت
یازدهم لقمہ حلال باید با حلاوت دوازدهم از یار جرم آید از تو عذر است سیزدهم شب نماز
باید چهاردهم روز زیارت پانزدهم همت صافی باید شانزدهم دل بہ
هدایت ناکار با آخرت گردد کفایت جسم بجز و مدار کہ هر آفت کہ بمردم رسد از جسم خود رسد جشم بدارد
و است اما جشم خود را دو انیست آدم را جشم بد رسید بجو بہ شفا یافت ابلیس را جشم خود
رسید لعنت و شفا یافت بلا از دوست عطاست پس از عطا نالیدن خطاست بلا چہ
نیکو بود چون در میان بلا او بود دل در دنیا مبند کہ خستہ گردی در مولی بند کہ رستہ گردی
هر کار کہ ترا پیش آید باید کہ حق را از ان پیش آید اگر داری بگوے و اگر نداری دروغ مگوے
گمان تو این است کہ ترا از رزق چارہ نیست اما حقیقت آن است کہ رزق را از تو چارہ نیست
مردم از سہ چیز است از وقت پیش میخواهند واز قسمت بیش میخواهند و انچہ از دیگران است از ان
خویش میخواهند حق قسمتے کرد بعلم ازلی خویش نہ ذرہ بیش باشد و نہ لحظہ پیش
ذوا اعتماد را نشاید حال را غنیمت دان کہ دیر نپاید بسے بر نپاید کہ ... کاری
رسیدم کہ از وے پرسیدم در دامے آویختم کہ از وے گریختم این چہ ... شور انگیز هر جا کہ
بنشینم گویند برخیز شبے برخیز و قیام نماے تا قیام قیامت دست گیر و شکستہ باش و خاموش کہ
شبے در ... بدست بزند و شکستہ را بدوش اگر بغفلت بگذشت دوش امشب ... است
باش و مخروش گرم باش و مجوش کسے اگرچہ تلخ است اما از بوستان اوست عبداللہ اگرچہ کس
نیست اما از دوستان اوست عکس آفتاب در جهان فاش است اگر علتے است در چشم خفاش است
نشان زهد سہ چیز است کوتاہ دیدن امل و حقیر دیدن عمل و نزدیک دیدن اجل هر کہ سہ چیز را بشناخت
از سہ چیز برست هر کہ دانست کہ آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست هر کہ دانست کہ قسام
در قسمت میل نکرد از حسد برست و هر کہ دانست کہ او را از چہ آفریدہ اند از کبر برست اگر داری مغروش و اگر نداری مخروش

Marfat.com

توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت و آخرش شهادت از دوست که عیب نماید
چشم دوست بر عیب نیاید دان که چه می ارزی بنگر که چه می ورزی اگر درین راه بی مرادی مردی
و اگر با مرادی نامردی خواست که قدرت نماید عالم آفرید خواست که خود را نماید آدم آفرید یکی را چهل
سال علم آموز چراغ نیفروزد دیگری سخن گوید دل خلق بسوزد آه ازین تفاوت راه دو آهن در یک کارگاه
یکی نعل ستور سازند و از دیگری آئینهٔ شاه لقمه خوری هر جای کار کنی ریائی زن کنی هوای فرزند خواهی
خدائی زهی مرد سودائی کار زاهد نماز و روزه بود عارف ازین هر دو بر دوزه بود کار نه روزه و نماز
دارد کار شکستگی دنیا ز دارد زنده با دل پراگنده چون دینار بد بر سنگ افگنده همه تن گوش باش
چون سخن گویند خاموش باش سرمایهٔ عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج بیزوال شمر طاعت حق را
غنیمت دان دنیا پرست مباش صلاح از علم ساز از آموختن میاسا از راستی شفیع انگیز نجات
آخرت در عبادت جوی سخن از شهادت گوی همه وقت مرگ را یاد کن گذشتن از خود رسیدن
بحق دان نفس را مراد مده که بسیار خواهد اگر راحت جوید رنج کش نادان را زنده مدان زاهدی
که جاهل باشد اعتقاد مکن بر طاعت حریص باش و تکیه بران مکن از دشمن دوست
نمای حذر کن از نادان مغرور اجتناب نمای خود را از همه کمتر دان مردم را بافراط مستای
راست گوی عیب مجوی راستی که بدروغ ماند در آن مبالغه منمای در جواب تعجیل مکن قول از
راستی باز مگیر تا نپرسند مگوی تا نخوانند مرو معروش آنچه نخرند در گذار تا در گذارند بلا نتیجهٔ هوا دان
آنچه نهاده برمدار از خود لاف مزن ناکرده کرده مشمار دل را بازیچهٔ دیو مساز در نهان از
آشکارا بهتر باش هرچه بخود نخواهی بدیگری مپسند بندهٔ حرص مباش خفتهٔ غفلت مشو نان همه کس
مخور نان از هیچ کس دریغ مدار دهنده خدا را دان سرمایه بسود از دست مده گرد سودی که در آخرت
زیان دارد مگرد خود را اسیر شهوت مساز از فرمانبرداری هوا حذر کن عافیت را بفرمان نفس از دست
مده از دشمن اگرچه حقیر باشد ایمن مباش از دشمن خانگی بیشتر ترس از عاجز درگذر و انتقام مکن
با ناشناخته هم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران بدان تا بتوانی بار خود بر خلق [illegible]
شعار خود ساز بیهوده گوئی را سر رشتهٔ همه آفتها دان عافیت مزاج را [illegible] برادر
و منت منه مردم نااهل را در صحبت خود راه مده سعادت دنیا و آخرت در صحبت دانا شناس
بیا دلی که با او دوستی کن خویشتن را بندهٔ چیره مردم ساز حاجت روای را بزرگ
کاری دان عقوبت باندازهٔ گناه کن عهد را بوفا رسان از نادان دامن درکش از دست

Marfat.com

بیک جفا برگردیار را در خشم و غضب بیازمائے صحبت با خلق زہر است تریاق آن جدائی است با خلق صحبت مدار کثرت با حق آشنائی است وقت را غنیمت دان سخاوت راستی وعدہ را دان دوستی دلہا از کم آزاری شناس تا از محاسبۂ خود باز نپردازے با دیگران شروع مکن مگو آنچہ نتوانی شنید کار کی مسکین تا کاہل نباشی روزے از خدائے میدان تا جاہل نباشی حق تعالیٰ دنیا را بیافریدے و بر قومے بیار است وگفت اینجائے بلاست و آخرت را بیافرید وگفت این بستان عطاست و خود را بر قومے بیار است وگفت ای جوانمردان دو کسی از آن ماست دنیا نہ جای آسایش است بلکہ جائے آزمایش است یکے راہمت بہشت و یکے راہمت دوست آسے من خدائے آنکہ ہمتش ہمہ اوست طالب دینار رنجور است و طالب عقبیٰ مزدور است و طالب مولیٰ مسرور اگر طالبی راہ پاک کن و پشت بر آب و خاک کن چون اغیار گذاشتی مسافت از میان برداشتی چون از خود بریدے بدوست رسیدی و دیدی آنچہ دیدی صاحب غلبات از خود آگاہ نیست و آنچہ درستی کند او را گناہ نیست چون آتش زیادت گردد محبت بے طاقت گردد تجلی دوگونہ است تجلی ذات و تجلی صفات تجلی صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات عاشق را مست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر بجز و نیستی نمایم گوید بامست باش و اگر خود نیست شوم گوید ہمہ ہست باش یک چند طلبیدم و در دن فرسودیم آخر چون بسوختیم فرا آسودیم ذکر زبان عادت است و ذکر دل عبادت است و ذکر جان سعادت است اگر دارے طرب کن و اگر ندارے طلب کن یار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشے اسلام است خود فروشی کفر تمام است ہر کہ ازین خبردار د از درخت معرفت ثمر دارد و اگر روزے صد بار خاک شوے بہ کہ در پسند خود ہلاک شوے دل بخلق منہ کہ خستہ گردی بحق بند کہ رستہ گردی یکے مست شراب و یکے مست ساقی آن فانی است و این باقی روزگارے او را می جستم خود را مے یافتم اکنون خود را مے جویم او را مے یابم پنج چیز نشان بدبختی است بے شکری در نعمت بے صبری در محنت بے رضا بودن در قسمت کاہلی در خدمت بے حرمتی در صحبت مہر از درم بردار و بر ایمان نہ مہر از کیسہ بردار و بر زبان نہ ترس نہان باید کہ ترا بر طاعت دارد مہر چنان باید کہ در دل تخم خدمت کارد اگر امروز نترسی با فردا بترسی با ہر کہ با علم بود درخت امید او پر بار بود و ہر کہ با تقویٰ بود دین او در حصار بود و ہر کہ با یاری بود دل او بیدار بود سرشک چشم را مایہ ساز تا نوازد ترا آن بندہ نوازد در ذکر کی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی خدا را کی پرستی این کار ربل آگاہ است

Marfat.com

نہ بدستار و کلاہ است درکار باش کہ کاروان بر سر راہ است اگر تو واپس مانی مرا چہ گناہ است
در جستن ولہاے کوشش و عیبہاے پوش و عذرہاے نیوش و دین بدنیا مفروش و ستاہم رہبر
تمام است شرابا طہورا اکرام است و ران محلت کہ محبت جاے گیرد عافیت زہرہ ندارد کہ پاے گیر
و درویش آب در چاہ دارد و نان در غیب شمر پندار دو نہ زر در جیب توانگران بازر و سیم نازند
درویشان با محن قمنا سازند درویش را نہ دنیا وطن است و نہ عقبے جاے نہ دوزخ
مسکن است و نہ بہشت سراے درویشے چیست خاکی بیختہ آبی بران ریختہ نہ کف پا را
ازان دردے و نہ پشت پا را ازان گردے درویش چیست انچہ در سر داری بنہی و انچہ در
دست داری بدہی و انچہ بتو رسد نجہی آز درویش دو چیز ماند لب آبی در دیدہ و آتشی در بس
اگر بستۂ عشق خلاص مجوے اگر کشتۂ اوئی قصاص مجوے عادت معشوق حیلہ فروش است
و کار عاشق حلقہ بگوش است ہرکرا خواہند براندازند باش دراندازند ہمہ از روز پسین می ترسند
و عبداللہ از روز پیشین ہرکہ برخود بند و برخود خند خوش عالمے است نیستی ہرکجا بایستی کس
نگوید کیستی اگر میدانی کہ میدان پشیمان باش و اگر نمے دانی کہ مے نادانی مسلمان شو یکے میدود
کہ نمیرسد و یکے خفتہ و میرسد اگر تو خالق را مے شناختی بمخلوق نمے پرداختی خلق پندارند کہ
وارند باش تا پردہ بردارند عیبے کہ در شما ست دیگران را ملامت نکنید ہر نعمت کہ دران شکر نیست
نقصان دو جہانی است و ہر ایمان کہ دران اخلاص نیست کفر نہانے است محنت کشیدن
بے صبر ہلاک جاودانی است طاعت کردن بے اخلاص باد دادن زندگانی است بندگی کردن
غیر حق بر بندہ حرام است او را بندہ باش ہمہ عالم ترا غلام است آزہی تا بندہ دو کار است در دنیا
نہ سراے مراد و کام است اگر بخدا نیاز داری پیران را نیاز داری زاد برگیر و سفر دور و راہ باریک
است آزند است چراغ افروز کہ عقبہ تاریک است ایمن مشو کہ ہلاک شوی ایمن اگر شوی
کہ با ایمان بخاک شوی دردمند بہ درد تو ستا است بندہ در بند تو عزیز تر از آزاد است
برگناہ دلیری مکن کہ حق صبور است خویشتن را ناامید مساز کہ ایزد غفور است دل
معمور است بیدار شو کہ بیگاہ اے شود کار اول تو بنا بکر با آخر تو را شود [illegible]
در نقد دوست بنگر بعاریت نادیدن کار زنان ست آز [illegible] تیران [illegible]
ہرکہ پنداشت کہ بخویش ترا شناخت نہ ترا شناخت نہ خود را شناخت آز دوست عذر خواستن
از بے مروتی ست عذر قبول ناکردن از بے فتوتی است [illegible] بندہ است از زندگا

Marfat.com

محروم است و آنکه بجای بخشیدن زنده است حی قیوم است و آنیم که هست و ندانیم که چون است
آنکس که بدانست که چون است از دائرۂ اسلام بیرون است ای جوان مرد درخت هستی
خود را از بیخ برکن و در دریاے نیستی افگن آفریدن عرش نہ تلبیس است هر که حق را محتاج عرش
گوید نیز از ابلیس است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود دع ما یریبک الی ما لا یریبک شک
را بمان و یقین را بگیر عیب نفس تو یقین است و عیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش نہ عیب
هر فاش در مشاهده دوستی نماید اما دوستی در غیب به پراید مبتدیان را گفتار است بزبان منتهیان را
نہ گفتار است نہ بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانه است و اگر سخن گویم گویند از عقل بیگانه
است هیچ چیز همه چیز را چگونه شناسد و آنچه بوده را چگونه داند نہ زنده است آنکه زنده بجان ست آنکه
زنده بدوستی ست زنده حیاه و بیدار است حق از همه مستغنی است پس چندین بیوند جن و انس
باکیست هیچ ندانم تا این روز با بیدلان پرست و خون عاشقان در کدام مذهب روا است
بزبان هرچه گوئی نور روا است بندگی رضا و ادراک رضاست اصل در محبت دل است باقی آب
و گل است قالب پرستش است و حقیقت دیدار چون تو سنی حجاب از میان بردار قرآن هم یادا
و هم یادگار بنازش پیدا تا بوقت و پر دیر اشتیاق که از تعظیم مالے است حرمان است هر حقیقت
که از شریعت خالی است خذلان است تا او و تو در میان ست چه جاے امان ست حکم گردان
است و قضا روان است مرد آنست که در رنج و راحت یکسان است قضاے حق تیغ بران
نام را از تیغ چه زیان است ... درویش بر جان ست و دوستی نام بی نامان
است نشان ... نشان است اگر ... جبرئیل عیسی مریم حاصل شود چه عجب که به
فضل ... از ... خواهم تا از محبت قطره از جان او چکانم
... آنسان یک نفس عمر از وبستانم
... نشاینده را مبارک باد و چنبده
را نوش مردی ... ساز و کرم سے نواز و بس
لطف با کرم عشق ... ناگاه آید اما بر دل آگاه آید صوفی
... قرب کجاست صوفی را ما و اے آنجا
است ... و دل تسلیم فرمان کند و قالب را در
... آن دارد که دردش را درمان کند

Marfat.com

مهر را با صبر خویش نیست در عشق توانگری و درویشی نیست مطرب با چنگ به از زاهد
با جنگ ترا کلید نجات بجنگ نیست دل تنگ مکن که دوست با کسی بجنگ نیست در جهان
هیچ عجب ترا از مرگ نیست و این عجب تر که ترا هم برگ برگ نیست بهشت بلطف آفرید و دوزخ
بغضب نه مومن بطرب زید و صوفی بطرب نه فراغتی که دل رسیده را باز جوییم نه ساعدی که
روزگار شوریده را باز گوییم حق تعالی مصدق که علم شریعت باز گوید نه پیری محقق که آداب
طریقت باز گوید آن مایه داران که مایه خود کار کرده رفتند و از ایشان یادگار جز رنگی نماند و بدست
پسینیان جز لقمه و خرقه و بانگی نماند خرقه با دل پراگنده گنجی بود بر سنگ افگنده این کار نه بعلم است
نه بدانش نه بکوشش است نه بخواهش از الله عنایت است و بخشایش هر که بندگی کند آزادی
یابد و هر که آزادی را [illegible] بندگی کند پادشاهی یابد هر وقتی پیری روی بجمعی کرد که ایشان
از رنجهای نالیدند گفت [illegible] باشید که هزار نیکویی کنید که حق تعالی از شما پسندد
چنان نبود که او کاری [illegible] کند که شما از وی پسندید و تسلیم کنید خدای پرست درویش
توانگر آنست و هوا پرست توانگر درویش اگر کوشم که خویشتن بپوشم برهنه مانم و اگر جهد کنم
که بسعی خویش از تو چیزی یابم بی بهره مانم با دوستی جان غواصی نتوان یا جانی کم گیر یا دور از
میدان حرمت کعبه از آن است که به تعظیم کعبه فرمان است میان کعبه و حاجی بادیه در میان است
و میان بنده و حق نفس در میان است با دشمن ظاهر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی
است که قصد او با ایمان است تاویل مکن که سر آن پنهان است تشبیه مکن که راه بی راهان است
چون باد مباش که بر همه ناخوشی وزی و چون آتش مباش که بر ناجنس بیامیزی و دین در سر [illegible] مکن
و دل در سر شکم مکن آسی پارسایی دین فروش دین خود را لقمه مفروش [illegible] سلام او بواسطه
است مرد ور است و آنکه سلام او بی واسطه است در نور است یکی سلام [illegible] یکی سلام کننده
[illegible] قافلهٔ عشق در ره دل که مقام کند ویران کند و در کار خود سرگشته و حیران کند [illegible]
خودی چه کرد با دل عاشقان همان کند یک چندی ترسیدم بیازماسی
بی عطا درین راه لقمه باید مرده دلی باید زنده جانی باید فرخنده [illegible]
بدی در کنف راحت گشتی ناچیزی مصلحت اگر من بیکبار در دوستی قدم نهم بر فرق هر دو عالم نهم
چون حاضر است بادب زی و چون ناظر است در طلب زی [illegible] زود آر تا در [illegible] دلی گریز
[illegible] خوش دار تا در مهر دلی آویزی [illegible] بیافرید بقدرت پروردنا باندازه مهر یک جامه برید از بوده نالم یا [illegible]

Marfat.com

بوده محالست و از نابوده بیهوده دنیا نه سرای آسایش است اگر آسایش است آن هم آزمایش
است آز زندگانی در عذابم گوی بر آتش کبابم نه خورد پیدا و نه خوابم در میان دریا تشنه آیم از آنکه
از خود در حجابم منتظرم تا مگر رسد جوابم چون صبر قسمت میکرد و من نبودم ازین سبب چندین
ناشکیبائی نمودم یکی ازین کار چاشنی کرده است و یکی چندان خورده است که مست خراب
افتاده است آنکه خبر این کار بوی رسیده است از طلب هیچ نیاسوده است و آنکه بوی این کار
در او رسیده است شب او را صبح ندمیده است و آنکه ازین کار چاشنی کرده است بسر کار رسیده
است و آنکه چندان خورده است که مست خراب افتاده نسبت او از آدم و حوا بریده است
و بدنبال چشم بفردوس اعلی نگریسته و از دوزخ نه اندیشیده است همه آن کنند که او را باید داد
آن کند که ما را باید پاکی هر چیزی در شستن است و پاکی هر چیزی در جستن است هر که خدای را
جوید در علم شریعت باید خواندن علم شریعت دستگیر باشد فاما در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مرا
بر خواهی و خود را نیک نه مرا به آید نه ترا نیک جوان مرد دریاست و بخیل چون جوی پس دریا دریا
جوی نه از جوی چون معشوق عیان بود عاشق بیچاره دل نگران بود یار باش بار مباش گل باش
خار مباش نفس بد را دره پاسی ترکیده را موزه گناه بتقدیر الله دان تا بیگناه باشی طاعت بتوفیق الله
دان تا براه باشی هر چه در عالم است نشان آن در دم است کمال کار در بندگیست عیب مرد را فگندگیست
از نادان حذر کن بر ما نیست هر لعبی باش و تکیه بر آن مکن چون پیش بزرگی شوی همه گوش باش او
چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفته و دوست یافته پادشاهی است بی دل و بی دوست
زیستن گمراهی است دست و پای عبدالله بکام بسته به که بکام نشسته پیری بعقل است
نه بسال توانگری بدل است نه بمال علم بعمل است نه بقال دنیا سرای عبرت است گور منزل
حسرت است میان عبرت و حسرت چه جای عشرت است شادی از غم زاید و محنت از کاهلی
و دل از نفاق خیزد دولت از عادلی زاد برگیر که سفر نزدیک است دل را ادب آموز که خدمت کوی او
باریک است دوزخ گرم است تا شته و آنرا از درگاه روی بر تافته عشق مردم خوار است آنچه کنی
او را بکار نیست آنچه او کند ترا بآن کار نیست سنی باش تا با اینان در خاک شوی راه بدعت مرو که
و هلاک شوی اگر نسیم رحمت بوزد همه کافران در نیاز باز کنند و اگر سموم قهر بوزد همه مخلصان در
فراز کنند این سخنان را نه اسناد بکار است نه استاد گوینده این سخن آدم است و نه از آدم زاد
هر که ازین باب سخن گوید بحکایت یا باسناد و روایت نه از یافت ولایت آن گفتار بود حجت

Marfat.com

خیانت تصوف ظاہر بے رنگ است و باطن بے جنگ است آشت بر یار مکن کہ مقصود مشاہد پیشانی است شفقت باز مگیر کہ مایہ درین طریق مہربانی ست اگر تو تو نی حق گو و اگر حق است حق یکے است نہ دو در ورق سخن از دل نیست از جان است از جان ہم نیست لیکن بہانہ باز آلست ابلیس از ان گفتند چرا فرمان نبردی گفت فردا ہزار ہزار را بروز رخ برند کہ چرا دو گفتی بگذار تا یکے نیز برند کہ چرا دو نگفتی بہر ما یکے مگریز کہ اصل صحبت جاودانی است تعیب دوست را مگذار کہ پاکے نعمت سبحانی است شوق انگہ برخیزد کہ مرد بجمال وصال رسد در رسیدن بجمال وصال ممکن نیست فردا کہ او را بینی بقدر خود بینی نہ بقدر او پس شوق کے برخیزد ازانجا بود کہ موسیٰ علیہ السلام فریاد میکرد کہ ارنی جواب سے آمد کہ لن ترانی اے موسیٰ این دیدہ را کہ تو طالب آن نہ بینی اگر بپاسے بجان کہ من بزدانم توانائی اگر خواہی بکوہ نگر تا برانی چہ لذت وار داز زندگانی آنکہ از دوست شنود و لن ترانی ہر کس را دلاسیے و مرا پاسبانی ہر کس راندا سے و مراد یدہ بانی در دہر کس از مرگ داں عین جاودانی پروانہ چون بہ شمع رسید بسوخت نہ نیست شد بلکہ عین شمع شد در مستی

تمام شد رسالۂ رموزات الحقیقت

Marfat.com

Marfat.com

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی حضرت شیخ بہلول

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بزیور طبع مزین شد

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

آن خدا اول بنام کردگار
آن خداوندی که آدم را ز خاک
باد را از شمس نورے داد باز
خلق را بر آب بنیاد او نهاد
آن که فرمان داد قهرش باد را
بے پدر فرزند پیدا او کند
این نجوم بس بروج آمد پدید
انبیا را داد حکم کن فکن
انبیا را داد سر لا مکان
انبیا را داد هر دم صد عطا
اولیا و انبیا را حق ببین
لو کشف گفته علی پاک دین
از ره [illegible]

خالق هفت و شش و پنج و چهار
آفرید و داد او را جان پاک
تا شود ماهی زلزلش درگداز
خاکیان را عمر بر باد او نهاد
تا سزاے داد قوم عاد را
طفل را در مهد گویا او کند
(گهواره)
تا عبور تا عروج آمد پدید
اولیا را داد شرح لم یکن
اولیا را داد سوز عاشقان
اولیا را داد صدق با صفا
این سخن تقلید نبود شد یقین
بشنوی این رمز با صد تحسین
[illegible] کورش دیا دیوانه

آن خداوندی که [illegible]
آن خداوندی که انبیا را [illegible]
[illegible] چون [illegible]
آن یکے [illegible] داد [illegible]
آن خداوندی که خویش [illegible] کرد
گه یکے را ره دهد تا پیشگاه
انبیا را در ره کل سر نمود
انبیا را داد سر ذوق عشق
انبیا را داد هر دم رفعتے
انبیا و اولیا را حق بدان
مرن ان گفت آخر مصطفا
لی مع الله گفت احمد در میان
مصطفے آمد در این ره پیشوا

هر دو عالم صنعت آیات اوست
هر یکے را او لباسے وا نمود
تا شود وحشی ز زورش در بلاد
وآن دگر را داد آرام و داد
بر خلیل آن نار را گلزار کرد
گه کند او گر به را مکشوف راه
اولیا را دامن پرور نمود
اولیا را داد راز شوق عشق
اولیا را داد هر دم خلعتے
سر معنی کرده ام با تو عیان
چند باشی در حجاب ای بے وفا
لیک این مرتبت از راز نهان
پیشواے انبیا و اولیا

Marfat.com

مصطفی آمد درین ره سرفراز — سوی منزل در روش بحر نیاز
مصطفی آمد درین ره با نشان — هر زمان از راه داده صد نشان

مصطفی آمد درین ره بحر کل — قطره با او بحر او یابند مل
مصطفی آمد درین ره نور پاک — جمله ظلمات جهان را کرد خاک

مصطفی آمد درین ره بهر راه — دامن او گیر تا گردی براه
مصطفی آمد درین ره فخر جان — تاجدار و پادشاه جاودان

مصطفی آمد درین ره رهنما — جانبازا اندرین جا ترا
مصطفی آمد درین ره راز دان — دیدهٔ معنی درین ره باز دان

مصطفی آمد درین ره بحر نور — هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره عقل کل — قفلهای جمله زو یابند حل

مصطفی آمد درین ره پاکباز — سالکان را رهنما و کارساز
مصطفی آمد درین ره راز دان — سر معنی را ازین جا باز دان

مصطفی آمد درین ره سر حق — از دو عالم برده در عالم سبق
مصطفی آمد درین ره با وصال — زاهدان را از جمال او کمال

مصطفی آمد درین ره غیب دان — سر معنی را بدیده او عیان
مصطفی آمد درین ره شاه دین — قطب عالم رحمة للعالمین

مصطفی آمد درین ره حال را — از برایت عالم گفتش قال را
مصطفی آمد درین ره مرد عشق — این کسی داند که داند درد عشق

مصطفی آمد درین ره شهریار — حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفی آمد درین ره ذات حق — این کسی داند که پیدا است حق

مصطفی را حق بدان حق بین — تا شوی تو مرد راه مرد دین
مصطفی را حق ببین حق بدان — تا شوی در هر دو عالم بی نشان

مصطفی را نور حق میدان یقین — تا رسی قرب العالمین
مصطفی و مرتضی را یار دان — جمله را حق دان و برخیز از میان

مصطفی حق بود و حق با مصطفی — بشنو این معنی که پاکی با صفا
مصطفی و مرتضی هر دو یکیست — در ابوبکر و عمر خود دین شکست

سر احمد بود عثمان در جهان — احمدش گفته رفیق در جهان
سر جان مصطفی و مرتضی — کشتهٔ زهر و شهید کربلا

جمله در توحید حق یکتا بدند — گرچه محو کثرت صدتا بدند
عاشقا یکدم درآ در سر جان — تا بیابی سر عشق لامکان

عاشقان بینی بجان حیران شده — هر یکی نوعی دگر بریان شده
عاشقان بینی درین ره کشتهٔ عشق — از قدم در خون نشسته تا بفرق

عاشقان بینی ز خود فانی شده — جمله در احوال یکسان شده
عاشقان بینی ز خود واصل شده — وانگهی در عشق حق کامل شده

عاشقان بینی بخود باقی شده — از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان بینی زبان قال آمده — وانگهی از عشق در حال آمده

عاشقان بینی بخود باقی شده — وانگهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان بینی بری از خویشتن — همچو ابراهیم آزر بت شکن

عاشقان بینی بری از لامکان — هر نفس در بادیه دان جهان
عاشقان بینی درون خانمان — در دمی بگذشته [illegible]

عاشقان بینی زند در عشق خویش — سر برهنه پا برهنه دل زریش
عاشقان بینی ز عشق دوست مست — جمله [illegible]

عاشقان بینی تمامی جان شده — همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان بینی [illegible] — [illegible]

عاشقان بینی همه جان شده — وانگهی در مصر جان سلطان شده
عاشقان بینی لب [illegible] — همچو موسی رفته اندر [illegible]

عاشقان بینی لبی در معرفت — همچو داود نبی در [illegible]
عاشقان بینی بشادی آمده — چون سلیمان شاد در [illegible] آمده

عاشقان بینی برفته از جهان — همچو عیسی بر فراز آسمان
چون محمد عاشق [illegible] بود — عاشقان را نیز [illegible] بود

Marfat.com

عاشقان خود جمله در راه وی اند　　جمله حاجتمند درگاه وی اند
از سر دل نگه کن این کتاب　　تا که برخیزد ز پیشت صد حجاب

از سر دل نگه کن ای پسر　　تا شوی از سر معنی باخبر
این کتاب دیگر است ای مرد دین　　رهروان را رهنماید در یقین

غیر قرآن این کتب های دگر　　پوست دان این جمله را ای باخبر
بار قرآن معنی است ای پر کمال　　تو چه دانی تا چه گفته ذو الجلال

من همه تفسیر ها را خوانده ام　　مغز قرآن را از آن برخوانده ام
از فرو خواندن پشیمان مرا　　تا بگویم اصل را و مغز را

هر چه گفته دیگران افسانه بود　　عقلها را این سخن افسانه بود
یک زمانه ترک کن افسانه را　　گوش کن از سر تو جمله … را

هر که خواند این بکام دل شود　　زود باشد کاندرین واصل شود
نام این کردم … … من　　زانکه وصلت دیده ام از خویشتن

هر که میخواهد که او واصل شود　　در د بلولش … واصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سرانجام … او

ای برادر قصه تو گوش دار　　تا شوی در هر دو عالم مرد کار
دست لطف حق چو آدم آفرید　　وز غذای سر عشقش پرورید

چل صباحش از قضا تخمیر کرد　　بعد از آنش برکشید و میر کرد
بعد از آن فرمود کای افلاکیان　　سجده آرید پیش آدم در زمان

پس نهاده ذات هم در پیش او　　سر کشیده آن لعین از کیش او
حق تعالی گفت ای ملعون برو　　تو چرا سر میکشی از حکم شاه

زاد می معنی تو آگه نیستی　　لعنت مغروری و در ره نیستی
چونکه تو سر میکشی از راه دین　　لعنت ما بر تو شد تا یوم دین

ای لعین گنج ست آدم در صور　　تو چه دانی زانکه هستی بیخبر
آن زمان آدم نشسته در بهشت　　بود با روحانیان در باغ گشت

صد هزاران حور هر دم در برش　　صد هزاران نور هر دم در سرش
صد هزاران لطف او دریافته　　صد هزاران ملک با سر …

صد هزاران عز و شادی و طرب　　نی در انجا رنج دیدی نی تعب
سلسبیل و زنجبیل … ان　　شیر شهد و میوه های جاودان

جمله از لطف خدا آدم بدید　　هر زمان میگفت هل من مزید
حق تعالی خواست اسرار را　　فاش گرداند سزای مرتبه

آدم از جنت چو بیرون آورید　　صد هزاران در مکنون آورید
صورت ابلیس را ابلیس دان　　وسوسه کرده در آدم هر زمان

آدمی معنی تو ای بیخبر　　سر به بین و سر بدان …
نفس شوم هست ابلیس لعین　　سر کشیده … نازنین

روح را فرمان پرست آن فضول　　لاجرم نامش نهاده بوالفضول
باز گویم سر تو اسرار جان　　گرچه آمد آدم اندر خاکدان

بود گنج بی نهایت در عدم　　رو نمود این جایگاه او دمبدم
گاه آنجا آدم و حوا شده　　شیث را اندر جهان شیدا شده

نوح گشته در جهان سالی هزار　　دعوت حق کرده هر دم آشکار
باز ابراهیم بوده در جهان　　بت شکسته پیش حق …

باز اسمعیل همچون جان شده　　در ره حق هر زمان قربان شده
باز اسحاق نبی پیر آمده　　در ره حق سر بزیر آمده

باز یعقوب نبی آمد بدرد　　بوده در عشق خدا آزاد و فرد
باز یوسف بود اندر مصریان　　پادشاهی کرده اندر عیان

باز داود نبی بوده یقین　　در تضرع پیش رب العالمین
باز آمد چون سلیمان در جهان　　تخت را بر باد کرده …

باز زکریا چو شد اندر درخت　　اره کرده آن درختش تخته تخت
باز یحیی آمده اندر یقین　　سر فدا کرده ز بهر راه دین

Marfat.com

باز عیسی آمده از سر خلق ۔ صد ہزاران خلق را داده سبق
باز احمد آمده در لامکان ۔ صد ہزاران نور زو اندر جہان

باز احمد آمده از عشق نور ۔ خلق عالم یافته از وی حضور
باز احمد آمده از عشق کل ۔ عاشقان جملہ ازو پابند گل

باز آمد مصطفیٰ با صد بیان ۔ از برات طالبان و عارفان
باز بوبکر آمده در صدق کل ۔ صادقان جملہ ازو پابند گل

باز عمر آمد درین رہ عدل ناک ۔ عادلان را کرده اندر نور پاک
باز عثمان آمده اندر حیا ۔ صد ہزاران رہروان را پیشوا

باز حیدر آمده با صد کمال ۔ آفتاب شرع نور ذو الجلال
از حسین و ز حسن صد از یمین ۔ صد ہزاران سر حق را باز بین

باز آمد بایزید اندر مزید ۔ ہر زمان گفته ز جان ہل من مزید
باز لقمان آمده آن قطب حق ۔ اندرہ حق برده از ہر دم سبق

صد ہزاران سرفرازان نو شہان ۔ آمدند از پشت آدم در جہان
کے توانم جملہ را تکرار کرد ۔ عشق پاکان در دل من کارگرد

گر صد است و گر ہزاران خود یکیست ۔ مرد حق را اندرین رہ کی شکست
آدم از جنت برون آمد چو جان ۔ تا جمال دوست را بیند عیان

آدم معنی مکرم آمده است ۔ او ز نفخ روح خرم آمده است
آدم معنی ز جملہ دوست دان ۔ ہر چہ غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت شاہ

بیامد پیش حیدر مرد دانا ۔ کہ سری باز گو ز اسرار ما را
کہ اندر جنت ما دا بود روز ۔ بود این شمس انجا مجلس افروز

علی گفتش نہ روز است و نہ شب ہم ۔ نہ شمس است و نہ بدر است و نہ مظلم
ہمین آدم بود سالار افلاک ۔ ہمین آدم بود معمار این کاخ

ہمین آدم درینجا سرفراز است ۔ ہمین آدم در انجا شاہباز است
ہمین آدم بود کرسی یزدان ۔ ازین آدم شده ست این چرخ گردان

ہمین آدم بود عقل مصفا ۔ ازین آدم شده است اسرار پیدا
ہمین آدم بود روح مطہر ۔ ازین آدم شده است عالم منور

ہمین آدم بود عرش الہی ۔ ازین آدم بدان ہر چہ خواہی
ہمین آدم بود دست معانی ۔ ازین آدم خدا را باز دانی

ہمین آدم بود جنات اکبر ۔ ازین آدم شود جنات اصغر
ہمین آدم بود جبریل فتوا ۔ نہ فتوا گنجد آنجا و نہ دعوا

ز بہر آدم این حوران غلمان ۔ ز بہر آدم این طوبی و رضوان
ز بہر آدم ست انہار جنت ۔ ز بہر آدم ست انوار رحمت

ز بہر آدم ست این ہر دو عالم ۔ ز بہر آدم است ہر بیش و ہر کم
ہمین آدم بود معبود عالم ۔ ہمین آدم بود مقصود عالم

ہمین آدم توئی گر باز دانی ۔ ہمہ عالم توئی گر راز دانی
بگر بنما ترا تشریف داده ۔ در معنی بروی تو کشاده

اگر تو اندران در خام باشی ۔ بزیر بار کالانعام باشی
اگر تو اندران دم جام باشی ۔ ازان [illegible]

ازان تا اندران اشباه باشی ۔ بمعنی چون رسی اللہ باشی
زہی توحید حق توحید دان کو ۔ [illegible] دانند جان کو

کسی ز غیر حق بیزار باشی ۔ یقین میدان کہ مرد کار باشی
ز غیر حق درین رہ میل درکش ۔ چراغ عشق نور داینل درکش

بغیر حق مبین در ہر دو عالم ۔ اگر ہستی ز ذریات آدم
کہ اندر ہر دو عالم جز یکی نیست ۔ درین معنی کہ میگفتم شکی نیست

یکی دان جملہ را انجام و آغاز ۔ یکی بین جملہ را در گوش کن باز
یکی دان صورت عالم سراسر ۔ یکی دان جملہ اشیا ای برادر

اگرچہ صد ہزاران نکتہ بیش است ۔ بہر جا دو صد دین و کیش ست
ولیکن اصل آن بیرنگ آمد ۔ ازان ہر دم درینجا رنگ آمد

Marfat.com

زمینی ابرها هر دم برنگی
درختان کرده او هر دم برنگی
هزاران رنگ گوناگون شده آب
گهی زرد و گهی سرخ و گهی ناب

خاک را خود رنگها افزون ترست
زانکه قرب و بعد او کامل ترست
این همه تقدیر زان کردیم ما
تا نه بینی جز یکی را ای فتا

این همه برهان و آیات از یکیست
این همه ذرات و طامات از یکیست (نزدیکی را، دوری را)
این همه زنده منو ذات دان
ای پسر این جمله آیات دان

حکایت در ظاهر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال با وفا
خواجه یابان غلام مصطفی
اوفتاده بود آن در ثمین
در میان آن جهودان بی یقین

مرد دین بود او طلبگار آمده
عشق احمد را خریدار آمده
روز را از بهر جهودان کار کرد
شب همه شب خدمت جبار کرد

روز و شب در دین حق بیدار بود
واقف سر بود مرد کار بود
آن جهودان لعین گره شدند
از طریق عشق او آگه شدند

چند تن زان کمرهان جمع آمدند
تا بلال پاک را چوبی زدند
تا که برگردد ز عشق مصطفی
ترک گیر این طریق مصطفی

بعد از آن گفتند از نفس دنی
تو چرا تعظیم احمد میکنی
راه او را تو چرا کردی قبول
گشته در راه ما تو بوالفضول

گفت راه او حقست و بهترست
راه بی راهان تمامی ابترست
پس بلال از شوق دل گفت ای احد
قادر و فرد و خداوند صمد

صد هزاران گر زنند اشتم من
من یکی دانم ترا بی ما و من
گر هزاران پاره گردد جسم من
من یکی دانم یقین بی ما و من

ما و من بگذار بگذر از دوئی
تا درین ره مرد صاحب سر شوی
چون بلال با وفا بگذر ز خود
تا رهی از نام و ننگ و نیک و بد

تا دم آخر بساز ای محترم
بگذری از کفر و از اسلام هم
تا دم آخر بیکتائی رسی
در کمال ذات یکتائی رسی

چون تو یکتا باشی ای مرد خدا
پس بقا باشد ترا بعد از فنا
چون تو یکتا باشی ای مرد یقین
هم ز دنیا بگذری و هم ز دین

چون تو یکتا باشی ای مرد فقیر
بر همه عالم توئی سلطان و میر
چون تو یکتائی درین ذره ایست
هر دو عالم در ره تو قطره ایست

چون تو یکتا باشی اندر لامکان
ساقیت باشند هر دم قدسیان
چون تو یکتا باشی اندر ذکر نور
وصل یابی شوی اندر حضور

چون تو یکتا باشی در دین همه
از خدا یابی تو صد گنج عطا
چون تو یکتا باشی اندر بحر جان
جان نماید خویشتن را در میان

چون تو یکتا باشی اندر سر دل
سر دل را باز دانی هم ز دل
چون تو یکتا باشی هم یکتا بدان
سر معنی کرده ام با تو بیان

چون تو یکتا باشی اندر راه با
تا سازی صد هزاران شاه را
انبیا را جمله رنگ گفتند باز
از یکی گشتند ایشان سرفراز

چون جهان را جمله رنگ پیدا شده
خطها را جمله رنگ پیدا شده است
چون تو یکتا باشی اندر معرفت
معرفت اندر ترا هر دم صفت

شرح و ترتیب از یکی شد آشکار
بشنو این معنی و گیرم هوشیار
آسمان را از یکی گردان شده
ماه و خورشید از یکی تابان شده

از یکی شد این جهان پر گفتگوی
از یکی شد عالمی پر جست و جوی
از یکی شد این نجوم بیشمار
از یکی شد عالم هفت و جها

از یکی پیدا شده آب و هوا
این جهان را داده هر دم با صفا
از یکی پیدا شده اشجار ها
داده هر دم لون لون اشیا

از یکی شد قطره باران پدید
گشته نیز از هل من مزید
از یکی شد کوه پیدا در جهان
از برای ساکنین این جها

از یکی پیدا شده عین و عوان
اینجهان را شیر کرده رایگان
از یکی پیدا شده خیل و حشم
اشتر و گاو و خر و اسپ و

Marfat.com

از یکی پیدا شده زر و گهر — در و لعل و سنگهای معتبر
از یکی پیدا شده صد ماهرو — سرو قد و تنگ چشم و مشک بو
از یکی پیدا شده وحش و طیور — هر یکی را صد نوا و صد نفور
از یکی پیدا شده صد نازنین — هر یکی را در لباس خوش ببین
از یکی پیدا شده صد دل خراب — کرده با عشاق هر دم صد عتاب
از یکی پیدا شده صد گلعذار — ابروان چاچی و چشمان پرخمار
از یکی پیدا شده خوبان چنین — چشمها بادام لبها شکرین
از یکی پیدا شده صد ماهوش — دست‌شان در گردن یاران خوش
از یکی پیدا شده جمله جهان — از یکی شد آشکارا و نهان
از یکی پیدا شده صد مه لقا — عاشقان را کشته هر دم از جفا
از یکی پیدا شده صد نامدار — عاشقان را کرده هر دم جان نثار
از یکی پیدا شد این جسم و جان — سر این معنی بداند عاشقان
از یکی پیدا شده علم انبیا — از یکی آمد حضور اولیا
از یکی آمد نبوت در جهان — از یکی آمد ولایت در جهان
از یکی آمد خلیل ذو فنون — در ره حق تاجدار ذوالنون
از یکی احمد شده سالار شاه — عقبها را برگرفت او ز راه
از یکی موسی شده صاحبقران — حیرت آورده به بیم لن تران
از یکی عیسی شده بر آسمان — ترک کرده خطهٔ این خاکدان
از یکی این هر چه بینی سربسر — چه بر و چه بحر و چه خشک و چه تر
این همه تفسیر از بهر یکیست — مرد معنی را در اینجا کی شکست
این یکی اندر یکی آمد مدام — تو یکی اندر یکی بین والسلام
خود یکی اندر یکی آمد یکی — اندر این معنی کجا باشد شکی
تو یکی اندر یکی توحید دان — بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یکی اندر یکی دان بیخبر — تا شوی در معرفت صاحب نظر
تو یکی اندر یکی عشق و روح دان — این سخن را تو در مفتوح دان
تو یکی اندر یکی خدا باشد خدا — بشنو این معنی پاک با صفا
ذات حق را در صفات حق ببین — بگذر از کفر و هم از کیش و دین
بس جلالش در جلالش بازبین — شک بسوزان و گذر کن از کمین
بس نهان اندر عیان میدان مدام — بس عیان و نهان بین والسلام
هم زمین هم آسمان هم فلک — هم نجوم و هم بروج و هم ملک
هم نبی و هم ولی و هم علی — دو مبین تا تو نباشی احولی
این یکی آمد یکی آمد همه — عقل افتاده است اندر واهمه
دمبدم در هر دو کاره نمود — چون مکانش نیست هر جا می‌نمود
این سخن از ترجمانی دیگر است — مرد این ره را نشانی دیگر است
این سخن از لامکان آورده ام — سر مخفی را عیان آورده ام
این سخن از عقل وز جان برتر است — این کسی داند که عالی گوهر است
این سخن از بهر معنی آمده ست — نه بدعوی و دعوا آمده ست
این سخن از بهر و ملت آمده ست — نه ز راه تقلید و کثرت آمده ست
این سخن از عرش اعلی آمده ست — از رموز حق تعالی آمده ست
این سخن از بهر عشاق آمده ست — از برای جان مشتاق آمده ست
این سخن برهان معنی آمده ست — از طریق عشق مولا آمده ست
این سخن از سر نهان آمده ست — صد هزاران [illegible] برهان آمده ست
این سخن از عشق جانان آمده ست — لاجرم از عقل پنهان آمده ست
این سخن را درد باید بیشکی — تا بدانی از رموزش اندکی
گر ترا درد است این کار را — اندر این ره باز دان اسرار را
گر ترا درد است برهان هم بود — گر ترا عشقست جانان هم بود
درگذر از علم و زهد و قال و قیل — در درا اگر [illegible]
درگذر زین عالم فانی جهان — چند باشی آشکارا و نهان
درگذر از خویشتن یکبارگی — تا رسی در عالم [illegible]
بگذر از خود [illegible] از فنا — تا رسی اندر فنا عین بقا

Marfat.com

چون وجود خود کنی کل خراب / آنزمان محبوب بینی بی حجاب
عاشق و معشوق تو خود خود شوی / جان و تن بگذار بگذار از دوئی
گر یکی بینی تو جان ره بین شوی / در دو بینی احول کثر بین شوی
هست او ستاد حکیم پاکباز / بود اما با حق تعالی گفته راز
در همه عالم در اهتمای نیست / همچو او در عالم سر غوغائی نیست
رازها با حق تعالی گفته است / سرها از رازها دانسته است
روز و شب در راه با او در رهست / بی دلید و خفت فردی فرد هست
هیچ کس از راز او آگه نشد / هیچ کس بالو دمی همره نشد
این حکیم است دو جهان معمور اوست / این حکیم ست هر دو عالم نور اوست
همچو او دیگر حکیمے خود نبود / جمله عالم را ز حکمت کشود
صد هزاران حکمت از حق یافته / هر زمان نوعے دگر پرداخته
ای بسا کس را که ره از وی کشود / ای بسا کس را که سیر حق نمود
ای بسا کس را که او آگاه کرد / ای بسا کس را که شاهنشاه کرد
ای بسا کس را که درد عشق داد / ای بسا کس را که در صدق داد
ای بسا کس را که جام فقر داد / ای بسا کس را که خانه زر براد
ای بسا کس را که شاه و میر کرد / ای بسا کس را که قصب تیر کرد
او حکیم صادق سر خدا است / همچو او دیگر حکیمے خود کجاست
از خدای خویش حکمت یافته / در سلوک خویش رفعت یافته
صد هزاران حکمت بے منتها / از خدا دریافت آن بحر صفا
هیچ کس از علم او واقف نشد / احول با او کرم همخانه شد
اندران خانه یکے آئینه دان / هفت عالم اوازان آئینه دان
هست آن آئینه در پیش حکیم / روی خود را دید در روی خود مقیم
بز و کل گفت ای حکیم باخرد / هر زمان در آئینه مے بنگرد
حکمت او بیشکی در آئینه است / لاجرم زیبا رخش چون آئینه است
حکمت او من ازین پیدا کنم / در جهان خود را چو او زیبا کنم
وانگهی در آئینه کرد او نگاه / دید او صورت که زشت است و تباه
چون بدو دیده احولک در آئینه / لاجرم کثربین شده در آئینه
جهد کن تا کثر نه بینی ای پسر / تا نباشی همچو احول کثر نظر
جهد کن تا کثر نه بینی ای سوار / تا نباشی همچو احول شرمسار
جهد کن تا کثر نه بینی ای فقیر / تا نمانی همچو احول در سعیر
جهد کن تا کفر نه بینی ای فتا / تا نگردی همچو احول مبتلا
هر که دو بیند نشان غفلت ست / زانکه او اندر مقام احول ست
دو مبین و کج مرد راه ای پسر / تا شوی در راه معنے معتبر
دو مبین و دو مگو و دو مجو / تا ازین طاقت مکن تو گفتگو
دو مبین ای مرد معنی در میان / تا شوی اسرار حق پیشت عیان
دو مبین ای پاکباز و راه رو / یکدم از گفتار من آگاه شو
دو مبین ای مرد بگذر از دوئی / تا رسی در عالم که بو دلی
دو مبین ای خرم اچه باش از راستان / تا شوی شهباز اندر لامکان
دو مبین ای مرد راه ذوالجلال / تا رسی در عالم وصل وصال
دو مبین در راه عشق راستان / تا شوی در هر دو عالم بی نشان
دو مبین و وحدت حق در نگر / تا یکے بینی جهان را سربسر
دو مبین و بگذر از هر نیک و بد / تا یکے بینے ازل را از ابد
دو مبین و بگذر از هر ننگ نام / تا رسی در راه وحدت والسلام
دو مبین در راه مشقش احوان / تا شوی پنهان تو اندر لامکان
احولک دو دیده از راه افتاد / سرنگون اندرون چاه او فتاد
احولکی آئینه چون بنگرید / روی خود را دید آن انکار دید
لاجرم از غافل از ره فتاد / لاجرم از احول در چه فتاد
لاجرم بدبخت سرگردان شده / هردم از نوع دگر حیران شده
لاجرم در بند صورت مانده است / پای تا سر در کدورت مانده است
وان حکیمے برهنر در آئینه / جمله یکتا دید در معاینه

Marfat.com

دان حکیم پرہیز ارواح دان   نفس شوم ایچ آمد در میان
دل بدان آئینہ از روی کمال   تا در و بین جمال ذوالجلال
روح نفس عقل این جملہ یکست   مرد معنی خود در اینجا بیشکست
عقل اندر صورتت کرد صواب   عشق صورتہای گل کردہ خراب
عقل اندر کار سازی در جہان   عشق اندر بی نیازی در جہان
عقل اندر نیستی ہست آمدہ   عشق اندر ہستی مست آمدہ
عقل ہردم خانہ آبادان کند   عشق ہردم خانہ ہا ویران کند
عقل آنجا پردہ دار رہ شدہ است   عشق آنجا راز دار رہ شدہ است
عقل اندر کار خود درماندہ است   عشق صد اسرار حق برخواندہ است
عقل اندر ناتمامی باز ماند   عشق اندر کاردانی پیش راند
عقل اندر جستجو در قال و قیل   عشق اندر شست و تیغ چون آب نیل
عقل گشتہ ہر زمان کوی دگر   عشق را کوی نبودہ ای پسر
عقل از تکلیف چون کامل شدہ   عشق از تشریف او واصل شدہ
جوہر عشقست پیدا و نہان   عالم عشقست این ہر دو جہان
جوہر عشقست پاک ذات حق   این کسی داند کہ دید آیات حق
ایدل آخر یکزمان بگذر ز جان   تا رسی اندر مقام لامکان
ایدل آخر بگذر از قال و مقال   چند باشی در پی حال و محال
ایدل آخر بگذر از کون و مکان   تا نبینی خویشتن را در میان
ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق   تا نمانی در عذاب درد فراق
ایدل آخر بگذر از جہل و گمان   تا ز نور عقل یابی صد بیان
ایدل آخر بگذر از بخل و فساد   تا رہی روز محشر شاد شاد
ایدل آخر بگذر از خوف و رجا   تا نباشی بطریق ماجرا
ایدل آخر بگذر از اسم و علم   سر بباز و غوطہ خور اندر عدم
ایدل آخر بگذر از عقل فضول   چند باشی در پی رد و قبول
ایدل آخر بگذر از راہ نشان   ہمچو مردان خدا شو بی نشان

روح اندر عالم وحدت فتاد   نفس اندر عالم کثرت فتاد
اندران رہ گر تو صاحبدل شوی   بی کمال و بی یقین واصل شوی
چونکہ رہ بین شیخ تو او را روح دان   چونکہ کثر بین گشت نفس شوم دان
عقل اندر ہر دو عالم در فراق   عشق دادہ ہر دو عالم را طلاق
عقل را علم طالب دفتر شدہ   عشق آتش در ہمہ دفتر زدہ
عقل نقاشی شدہ اندر جہات   عشق شہبازی شدہ در لامکان
عقل باشد غافلان را رہنما   عشق باشد عاشقان را پیشوا
عقل آنجا ہر زمان اندر سجود   عشق غوطہ خورد خود اندر وجود
عقل در تسبیح و تہلیل آمدہ است   عشق در توحید و تکبیر آمدہ است
عقل اندر سرفرازی آمدہ است   عشق اندر بی نیازی آمدہ است
عقل اندر پاکبازی جاودان   عشق در وصل و فضل خواہد زین جہان
عقل ہردم در دورنگی آمدہ است   عشق اندر بی درنگی آمدہ است
جوہر عشقست بحر لامکان   جوہر عقلست نفس این جہان
جوہر عشقست دریای عظیم   جوہر عقلست رحمان و رحیم
ایدل آخر یکزمان بیدار شو   یکزمان جویای وصل یار شو
ایدل آخر بگذر از ہر دو جہان   تا رسی در عالم عین عیان
ایدل آخر بگذر از ہر نیک و بد   چند باشی در عقول و در خرد
ایدل آخر بگذر از حرص و ہوس   تا نمانی اندرین رہ باز پس
ایدل آخر بگذر از پندار کین   تا رسی در قرب رب العالمین
ایدل آخر بگذر از سود و زیان   تا ز سعدت برفرازی در جہان
ایدل آخر بگذر از بالا و پست   [illegible]
ایدل آخر بگذر از عادات خلق   چند باشی در پی حالات خلق
ایدل آخر بگذر از نقش صور   چند باشی بت تراش و بتگر
ایدل آخر بگذر از راہ گمان   چند باشی اندرین رہ بدگمان
ایدل آخر بگذر از لذتہا   تا بیابی عالم بی منتہا

Marfat.com

ایدل آخر ترک کن گفتار را   تا بیابی عالم اسرار را
ایدل آخر جان را ایثار کن   پس بیفگن دید و دیدار کن
ایدل آخر بگذر از غیر خدا   هان و هان تا تو نه بینی غیر را
غیر حق اندر دو عالم خود مبین   شک بسوزان و گذر کن از یقین
گر تو غیر حق به بینی ای پسر   در قیامت خسته گردی کور و کر
گر تو غیر حق به بینی ای فقیر   هر زمان از جان بر آید صد نفیر
گر تو غیر حق به بینی ای جوان   خاک بر فرقت نهی تو جاودان
چون صفات او احد آمد مدام   غیر نبود جمله او دان والسلام
در همه اشیا ورا ظاهر به بین   اولین و آخرین و ظاهرین
آسمانها و زمینها و فلک   جمله او را دان و بگذر تو ز شک
هر چه بینی ذات او میدان مدام   ذره در کون او بین والسلام
کوهها از درگهش یک مشت خاک   تا بگرد او فتاده در مغاک
سر خود با انبیا گفته تمام   بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت از محمد شد پدید   پس علی از وی بگوش جان شنید
چون علی بشنید دل آگاه کرد   آن زمان برخاست و قصد چاه کرد
جان تو چون آن گر توئی مرد یقین   تا شوی علم الیقین عین الیقین
چون علی اسرار در چاهست بگو   تا تنت فانی شود از گفتگو
چون تنت فانی شود محرم جان شوی   آن زمان تو نائب جانان شوی
چون تنت فانی شود ای مقتدا   پس بیابی تو ز سر مصطفی
چون تنت فانی شود ای نیکبخت   همچو موسی تو ببینی بر درخت
چون تنت فانی شود از قیل و قال   فارغ آئی میشوی تو هر حال
چون تنت فانی شود از خویشتن   وا رهی از گفت و گوی ما و من
چون تنت فانی شود اندر وجود   بر تو گردد روز بیکار وجود
چون تنت فانی شود از بهر راز   راز یابی و گردی شاهباز
چون تنت فانی شود در بحر نور   همچو گردی شوی اندر حضور

ایدل آخر یکزمان بیدار شو   وانگهی جویای راه یار شو
ایدل آخر خویشتن را کن فنا   تا بیابی در فنا عین بقا
غیر حق اندر جهان نبود بسیر   باز دان اسرار و شو صاحب نظر
غیر حق اندر دو عالم نیست کن   در رهِ توحید این ارشاد کن
گر تو غیر حق به بینی در جهان   منکری باشی بسان کافران
گر تو غیر حق به بینی ای فنا   در میان غیر گردی مبتلا
گر تو غیر حق به بینی در جهان   باز مانی از جمال جاودان
هر چه دیدن ذات پاک او بود   این چنین دیدن ترا نیکو بود
ظاهر و باطن ورا میدان مدام   آخر و اول ورا دان والسلام
صورت و معنی همه تو داده دان   جمله اشیا مصحف آیات دان
آفتاب وی تو یک ذره بدان   بحرها از بحر او یک قطره دان
انبیا را داد سر خویشتن   زانکه ایشان اند شاه انجمن
سر وحدت نور احمد باز دان   تا شود پیدا بشب [illegible]
با علی اسرار خود احمد بگفت   چونکه بشنید ترک خود بگفت
پس علی اسرار حق با چاه گفت   سر وحدت از دل آگاه گفت
ترک پیچ و چار شش درمانده است   لاجرم در راه حق وامانده است
چون تنت فانی شود باقی شوی   آن زمان علم خدا دانی شوی
چون تنت فانی شود ای مرد کار   پس همان دیار ماند بی دیار
چون تنت فانی شود از سر عشق   چون خلیل الله روی در نار عشق
چون تنت فانی شود آگه شوی   همچو عیسی پاک روح الله شوی
چون تنت فانی شود از ذکر و فکر   فارغ آئی میروی در راه بکر
چون تنت فانی شود از جسم و جان   فارغ آئی و شوی در لامکان
چون تنت فانی شود از معرفت   فارغ آئی و بمانی در صفت
چون تنت فانی شود در لامکان   باز دانی سر راز عاشقان
چون تنت فانی شود ای جان من   این زمان بین جمال ذوالمنن

Marfat.com

چون تنت فانی شود سلطان شوی / پس علیم و عالم ادیان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام / هر دو عالم باوجودش با نظام
عادل برحق بُد سلطان دین / بت شکن در ملک هندوستان چنین
عمر خود را در غزا بگذاشته / کام خود را از غذا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین / بود آن یکسر در روی زمین
این جهان آراسته از عدل و داد / آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را عیان شده / ملک هند از تیغ او ویران شده
بتکده از تیغ او زیر و زبر / چه بهند و چه بچین و چه بکر
غلغله افتاد از وی در جهان / قیصر از خوفش نبوده در امان
شهرهای منکران کرده خراب / کافران را دل شده از وی کباب
روز و شب در خدمت دلدار بود / دشمن کیشش برو زنار بود
دیرها کرده خراب اندر جهان / از برای دین احمد هر زمان
در طریق دین احمد فرد بود / صادق دین بود صاحب درد بود
روز و شب در خدمت دلدار بود / صاحب سر بود مرد کار بود
روز و شب در دین احمد کار کرد / شب همه شب خدمت جبار کرد
دائما در راه حق کوشنده بود / و شراب دین حق نوشنده بود
صوفی و صادق بُد آن شاه جهان / صادق عاشق بُد آن فخر زمان
جان او پر گوهر توحید بود / از ره اعیان نه از تقلید بود
دائما در فکر و راه معرفت / حاصل او بود در دین این صفت
شرع احمد را بجان کرده قبول / راه شرع او گرفته از اصول
دائما در عدل و در داد آمده / خلق عالم جمله زو شاد آمده
خلق عالم از سخای وی غنی / شاه را آن کبر بود و نی منی
دائما جویای مردان خدا / دشمن نفس خود و کبر و هوا
شب شبی از خانه بیرون آمدی / در طلب وی مست و مجنون آمدی
یک شبی در دین احمد کار کرد / عشق آمد در دل وی کار کرد
سر برهنه پا برهنه شد برون / نی برهم هر شبی آن ذوفنون
ناگهان افتاد در ویرانهٔ / بود آنجا پیر [illegible] دیوانهٔ
پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه / حاجتی دارم بدرگاه اله
حاجت ما را بخواه از کردگار / زانکه می‌بینم که هستی مرد کار
پیر زبان بگشود پیر بیقرار / گفت ای محمود از حق شرم دار
مالک تاج و تخت خواهی جهان / کی شوی تو از گروه صوفیان
با غلامان لطیف و تخت زر / کی شوی از راه حق با خبر
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی [illegible] آن [illegible] کرم
با خواتین و ظریف و خانمان / کی رسی در زمرهٔ صاحب‌دلان
با دواج و تاج و شمشیر و کمر / کی شوی در معرفت صاحب نظر
با سراد باغ و راغ و کشتکار / کی شوی در راه عرفان مرد کار
با سلاح و اسپ و با گنج و گهر / کی رسی در راه مردان ای پسر
با سواران دلیر و کر و فر / کی رسی در وصل حق ای بیخبر
با حکیمان و ندیمان جهان / کی رسی [illegible]
با مراد نفس خود خو کرده / لاجرم در صد هزاران پرده
صد هزاران پرده [illegible] / [illegible] کس
پرده‌ها را اول از خود باز کن / وانگهی بر خود در ره راساز کن
روز نور عشق [illegible] / پرده‌ها [illegible] کل بسوز
چون بسوزی پرده‌های قباد / آن زمان گردی بوصل دوست شاد
چون ترا پیدا شود آن بحر نور / هر دو عالم در دلت گردد نمود
شاهی و بزرگی در جهان / مختصر گردد به پیشت ای جوان
این سپاه و کشور و ملک و حشم / در نیا بر پیش همت یک قدم

Marfat.com

این غلامان طریقت در راه روی — پیش تو گردند شکسته خوی
این سر او باغ تو زندان شود — هست این عالم همه خسران شود

این زر و املاک و گنج بیشمار — جمله در پیش تو گردد همچو مار
این کلاه این قبا و این کمر — جمله در چشم تو گردد مختصر

این کنیزان را تو می بینی نیاز — جمله در چشم تو گردد چون پیاز
از هوای این جهان بیرون شوی — در طریق عاشقان مجنون شوی

ترک گیری لذت دنیا بکل — پس برون آیی تو از پندار دل
در ره معشوق خود صادق شوی — آن زمان تو عشق را لایق شوی

سر بسر تو درد گردی ای جوان — پس نماند هیچ دردت در میان
محو گردی فانی مطلق شوی — وانگهی در عشق مستغرق شوی

چون نماند از وجود تو خبر — آن زمان از راه حق یابی خبر
چون تنت فانی شود باقی شوی — آن زمان علم خدادانی شوی

وارهی از ننگ و نام خویشتن — چند باشی بت پرست خویشتن
بت چو بشکستی شود گنجت عیان — برخوری از گنج وصل جاودان

بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت — عشق آمد راه دین و کیش رفت
بت چو بشکستی شوی مرد خدا — وارهی تو زین طریق و ماجرا

بت چو بشکستی برو شو زین جهان — سر برآیی وز جهان جاودان
بت چو بشکستی برو زین خاکدان — سر بفگن در فنای لامکان

بت چو بشکستی بمنزلها رسی — در قرب حضرت الله رسی
بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا ز همراهان خود یابی سبق

چونکه ابراهیم یکتا گشت و فرد — لاجرم تنها شکست آن نیکمرد
این جهان پر هوس بتخانه دان — همچو ابراهیم بت شکن عیان

چون علی بت نیز در کعبه شکن — تا ببینی تو جمال ذوالمنن
کعبه را تو دل بدان ای با بصر — تا بیابی اندر ره معنی خبر

این خیالات بدن تو بت بدان — بشکن این تنها در اندر لامکان
چونکه محمود این سخنهای بلند — بشنوید از پیر روشن هوشمند

آتش در چاه او افتاد سخت — وارهید از نام و ننگ و تاج و تخت
گفت محمود ای شریف پیشوا — ای حبیب مصطفی و مرتضی

ای تو سلطان همه عالم یقین — ای تو برهان خدای عالمین
ای تو قطب اولیا و اصفیا — پیر عالم بنده خاص خدا

ای تو پیر سالکان در هر طریق — رهنمای مؤمنان در هر فریق
ای تو سلطان همه عالم حشم — ای تو چوپانی همه عالم غنم

ای تو سر خیل بزرگان جهان — خلق عالم از وجودت بی نشان
ای جنید وقت شبلی جهان — بایزید پر مرید خورد دان

ای تو پیر راه رو در معرفت — ذات تو پر نور و صفت از صفت
ای تو مرد عشق و حدت آمده — از ره معنی بعزلت آمده

ای تو مرد پاک باز و پارسا — صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو حکمت از خدا آموخته — حکمت هر دو جهان آموخته

ای تو توحید خدا کرده بیان — از ره توحید داده صد نشان
ای ترا علم لدنی داد حق — در علوم مصطفی خوانده سبق

ای تو فخر پیشوایان زمان — ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای تو سالار سلوک عاشقان — ای تو غمخوار دل صاحبدلان

ای کمر بسته در این ره مردوار — همچو منصور آمدی بر پای دار
ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش — ای چو رابعه بصری حق کرده نوش

در ره حق وحدت کل یافته — عاشقان حق ز تو ملی یافته
از خودی خود بکل فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده

در مقام ترک و تجرید آمده — در رموز علم توحید آمده
بی سر به سلطنت سلطان شده — وانگهی در عالم عرفان شده

صوفیان و طالبان باوفا — از تو می یابند صدق و صفا
گنج معنی و بصورت در فقیر — ای بمعنی بیرنگ و بی نظیر

Marfat.com

هر دو عالم در وجودت قطره ایست   عرش و کرسی پیش جودت ذره ایست
هشت جنت سوخته از هیبتت   هفت دوزخ یخ شده از غیرتت
این جهان آن جهان خواهان تو   اشتبی من آمدم مهمان تو
اکرم الاضیاف از قول رسول   اشتبی از لطف ما را کن قبول
گفت اهلاً مرحبا شاد آمدی   در ره عشاق آزاد آمدی
بعد از آن سلطان بگفتش ای امام   از کجایی تو مرا بر گو تمام
گفت لقمان مرخسی نام ماست   گنج معنی در دل ویران ماست
گفت سلطانش مرا معلوم بود   شیخ لقمان نام تست ای بحر جود
لیک پرسیدم ز وقت پیر راه   زان نگفتم نام تو اینجا بگاه
حمد لله را که دیدم روی شیخ   آمدم ناخوانده من خود سوی شیخ
شیخ اینجا آمده من بیخبر   از قدوم شیخ کارم شد چو زر
بعد از آن گفتش که چون پای اوفتاد   شیخ اینجا آمده گشتیم شاد (بلا طلب)
شیخ گفتش بود مردی بیقرار   لیک در عشق خدای کامگار
از ره توحید برخوردار بود   محرم حق بود سر راه بود
در طریق عشق در راه ادب   دائما بود آن محقق در طلب
صوفی صادق بدان مرد یقین   کامل و ناطق بدان جویای دین
عاشقی پیدا بدان مرد خدا   واله و شیدا بدان سر صفا
ترک تجرید بغایت داشت او   در ره معنی سعادت داشت او
در ره توحید حق پاک آمده   در ره تجرید چالاک آمده
بحر عرفان بود آن مرد خدا   سر یزدان بود گنج بی بها
سر الا الله را دریافته   لی مع الله را بجان بشناخته
کنت کنزاً گفته هر دم بخود   محو گشته پیش او هر نیک و بد
لیس فی الجنه روایت کرده او   هر دم خود بر در او گشته شو
کوس سبحانی زده در دم عیان   آن محیط بیکران گنج روان
می برفت از دار دنیا آن فقیر   آن بمعنی پیر بزرگ و بی نظیر
او انا الحق آشکارا گفته بود   دُر این اسرار را او سفته بود
آمدم از سر حسین اینجا بگاه   از برای آن ولی مرد راه
اندرین ویرانه می بود او مدام   دائما از فضل حق او شاد کام
من در اینجا آمدم شوریده حال   دیدم او را رسته از قال و مقال
سر بدان خستی نهاده این کوا   دو فرشته پیش استاده بپا
یک ملک ابریق لولو پر ز آب   بود در دستش ابا مشک و گلاب
وان دگر یک حله را امیداد ساز   از برای آن فقیر پاک باز
چون بدان آبش بشستند ای عزیز   واندران حله شه بپیچیدند نیز
بعد از آن روحانیان آسمان   جمع گشته اندر آنجا ای جوان
پس مرا در پیش کردند از نیاز   تا که بگذاریم بر وی نماز
بعد از آن صندوق سبزی از سما   چون پدید آمد در آنجا ای فتا
آن بزرگ دین در آن صندوق رفت   در زمان صندوق پنهان گشت
ای پسر تو یک زمانی هوش دار   قصه مردان حق را گوش دار
هر که او در راه حق در کار بود   لاجرم در عشق برخوردار بود
هر که عمر خویش را ایثار کرد   هر دو عالم را فدای یار کرد
هر که او در راه معنی مرد بود   روز و شب در ناله پر درد بود
هر که حال خویش را آگاه کرد   نفس خود [illegible]
جملگی مردان ز خود فانی شده   در بقای حق بحق باقی شده
نفس خود را در ریاضت داشتند   [illegible] سعادت خواستند
یک دو ماه خواب کردندی نه خور   بود از خلق جهان آزاد و حر
ترک از این هر دو جهان کرده بکل   این جهان را دیده اند در عین دل
هر مراد نفس خود بر داشتند   هر دو عالم را بکل دریافتند
در ریاضت نفس خود را سوختند   دیده دنفس و بهم در [illegible]
در ره توحید حق پاک آمدند   در ره تجرید چالاک آمدند
سالها بودند اندر انتظار   تا یکی را وصل شد از صد هزار

Marfat.com

من شدم در راه حق بسیار گوی   زان ندیدم در جهان اسرار جوی
ای دریغا ستر اسرار نهان   من شگفتم هم ندیدم آن چنان

هرکه او در بند نفس خویش ماند   کی تواند حرف این اسرار خواند
هرکه او یکدم مراد خود نداد   صد در رحمت بروی خود کشاد

رستمان در راه رفتند ای پسر   این خران در پایگاه خیر و شر

حکایت تاج السراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

بود منصوری عجب در زنده حال   در ره تحقیق او را صد کمال
حال او حالی عجب بود ای پسر   این چه حال آن خسیسان بی‌خبر

او ز سوز سر حق پی برده بود   نی که چون ما راه را گم کرده بود
او شراب وصل حق نوشیده بود   لاجرم از جسم کلی مرده بود

او یقین خویش حاصل کرده بود   در یقین خویش واصل گشته بود
راه در گنج معانی برده بود   نی که چون ما او تو اندر پرده بود

عاشق صادق بد آن بحر صفا   عارف صادق بد آن بحر وفا
در علوم دین وقوفی داشت او   هیچ علمی را فرو نگذاشت او

عالمان از علم او در مانده اند   عارفان از عرف او وا مانده اند
عاشقان از عشق او گریان شدند   هر دم از نوعی دگر بریان شدند

صادقان از صدق او خون جگر   سالها خوردند کس را نی خبر
زاهدان از زهد او رسوا شدند   وز خیال زهد او شیدا شدند

حال او حال عجب بود ای فقیر   او بمعنی و بصورت بی‌نظیر
بود پنجه سال او اسرار پوش   ناگهان از وی برآمد صد خروش

ز انا الحق سر خود پیدا بکرد   ناگهان بغداد پر غوغا بکرد
اهل تقلید آن زمان برخاستند   از برای خویش فتوی خواستند

سی صد و هفتاد تن از عالمان   جمله بر کاغذ نبشتند آن زمان
این زبان حلاج کافر گشته است   از طریق دین ما برگشته است

جمله بغداد پر غوغا شده است   او بکفر خویشتن رسوا شده است
تا که برگردد ازین کفر عیان   ورنه خونش را بریزیم این زمان

بعد از آن نزد خلیفه آمدند   کام خود را از خلیفه خواستند
وا نمودند حال آن منصور را   صاحب مرآت شه غیور را

چون خلیفه واقف این کار شد   در دل او صد هزاران خار شد
زانکه دائم او محب او بدی   کام دل از گفته او بستدی

بس کتاب از گفته او خوانده بود   سر مخفی را بجان برخوانده بود
لیک از ترس عوام و عالمان   منع نتوانست کردن آن زمان

پس بفرمودش که در زندان برند   تا که باز آید از آن مستمند
من همیدانم که او مرد خدا است   فارغ از کفر و نفاق و از هوا است

بعد از آن منصور در زندان نشست   بود در زندان ز قومی پای بست
چار صد تن بود در زندان به بند   چون در آنجا رفت شیخ هوشمند

شب چو آمد گفت ای زندانیان   اندرین زندان چرائید این زمان
جمله برگفتند حال یکدگر   گرچه افتادیم ما در این خطر

بعد از آن منصور گفت ای مردمان   جمله را آزاد کردم این زمان
مردمان گفتند ما در بند سخت   کی توانیم رفت زینجا تند تفت

شیخ آمد دست خود افشاند زود   جمله شان را بند از هم برگشود
بعد از آن گفتند درها بسته اند   ما در اینجا خوار زار و مستمند

چون رویم ای پیشوای سالکان   چونکه در بسته است ما هم بارکان
پس اشارت کرد آن مرد صفا   رخنها شد اندران دیوارها

چار صد رخنه بشد پیدا پدید   هر یکی از رخنها بیرون دوید
چونکه زندانبان (محافظان) بدید این حال کار   پیش آمد وانگهی بگریست زار

دست و پای شیخ را بوسه بداد   بارها او برکت پا در نهاد
گفت من آگه شدم از سر کار   کس نیارد رفت جز من پایدار

Marfat.com

تا که جمله سالکان آگه شوند
از طریق عاشقان آگه شدند

بعد از آتش گفت برخیز و برو
تا که یکدم با خود آیم از گرو

چونکه زندان بان برفت آن مرد دین
در مناجات آمد آن مرد یقین

گفت ای دارنده کون و مکان
غیر تو خود نیست در هر دو جهان

گفت ای دارنده عرش مجید
عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید

گفت ای پیدا و پنهان آمده
خلق عالم از تو حیران آمده

گفت ای دارنده لوح و قلم
این جهان و آن جهان از تو علم

گفت ای آرام جان عاشقان
هم تویی درمان درد بیدلان

ای وصالت آتشی افروخته
عاشقان از هر چه غیرت سوخته

ای وصالت عاشقان در باخته
جان خود را اندرین ره باخته

ای وصالت صادق و صادق شده
در طریق صدق حق لاحق شده

ای وصالت سالکان حیران
جمله در راه اند و از ره بی نشان

ای وصالت زاهدان از زهد خویش
هر زمان تقریر زهد آرند پیش

ای وصالت عالمان در ره دوی
در ره تقلید بشگافند موی

ای وصالت انبیا را دستیار
هر یکی را داده صد علم آشکار

ای وصالت اولیا را داده حال
ذات ایشان ماورای قیل و قال

ای وصالت آسمان و هم زمین
هست در تسبیح رب العالمین

ای وصالت شمس را در باخته
نور او بر جمله عالم تافته

ای وصالت ماه را حال آمده
گاه بدر و گه هلال آمده

ای وصالت کوکبان حیران شده
اندرین ره جمله سرگردان شده

ای وصالت باد و آتش را بهم
داد وصلت از ره لطف و کرم

ای وصالت کرده آب و خاک را
وانگاه این روح قدس پاک را

ای وصالت بحر را گداخته
هر زمان دُر و گهر پرداخته

ای وصالت کوه را در دل زده
صد هزاران عقبه اش در دل زده

ای وصالت در درختان آمده
صد هزاران میوه الوان آمده

ای وصالت سر دریای قدم
صد هزاران در برآرد از عدم

ای وصالت انبیا و اولیا
ای وصالت صوفیان با صفا

ای وصالت عاشقان عارفان
ای وصالت صالحان صادقان

ای وصالت عاملان عالمان
ای وصالت هست گشته در جهان

ای وصالت از جهان بیرون شده
ای وصالت عالمی بیچون شده

ای وصالت هر دو عالم سوخته
ای وصالت خانمان را کوفته

ای وصالت روشنی در جهان
ای وصالت حاصل صاحبدلان

ای وصالت غم کشای مفلسان
ای وصالت شمع جان بیکسان

ای وصالت رهنمای سالکان
ای وصالت در کشای طالبان

ای وصالت سوز مشتاقان شده
ای وصالت وصل بیتابان شده

ای وصالت صدق صدیقان آمده
ای وصالت عین تحقیق آمده

ای وصالت ترک تجرید آمده
ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت وصل جان در باخته
ای وصالت عشق جانان یافته

ای وصالت کرد در زندان مرا
ای وصالت فکر شد هجران مرا

ای وصالت کرد بر من آشکار
می برد فردا مرا در پای دار

بار دیگر عالمان جمع آمدند
جمله اندر قصد آن شمع آمدند

صد هزاران خلق در غوغا و شور
بر در زندا[illegible]

شبلی آمد در زمان پیش جنید
گفت شیخا اوفتاده ما بقید

خلق و عالم جملگی جمع آمدند
[illegible] ان شه آمدند

تا که بردارش کشند از چار سو
خلق و عالم می دوند از کو بکو

شیخ چون بشنید برخاست آن زمان
با مریدان رفت تا زندان شان

چون رسید آنجا و خلق بیشمار
دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار

گفت ما را یک زمان مهلت دهید
بعد از آن تا هر چه می باید کنید

پس بگفت و زود در زندان دوید
دید آن شه را دل از هیبت طپید

گفت ای منصور دیوانه شدی
در حدیث شیخ بیگانه شدی

Marfat.com

تاکه بودم منزلی همدم نه　　تاکه موسی مانده محرم نه
وز خیال خویش دیوانه شدی　　وز حدیث عشق بیگانه شدی
این حدیث تو همه دیوانگیست　　عقل را با این سخن بیگانگیست
باز قرآن جمله را شرح و بیان　　کرد سرش را نگفته اندر آن
پیشوای ما همه چون مصطفی است　　لاجرم تو آنچه گفتی هست را
این چه تو گفتی پیمبر آن نگفت　　این دُرِ اسرار هرگز او نسفت
این چه گفتی کفر محض است ای فقیر　　درگذر از کفر در ستی از سعیر
بعد از آن منصور گفتش شو بدر　　از رموز سر معنی بی خبر
تو به بند صورتی وا مانده　　کی تو هرگز حرف احمد خوانده
من ر آن گفت احمد درمیان　　تو کجا دانی که هستی بی نشان
لی مع الله گفت احمد از صفا　　تو کجا دانی که هستی بی وفا
نحن اقرب گفت حق ذوالجلال　　تو کجا دانی که هستی در ضلال
تو ز صورت همچو کافر مانده　　واصل حق را تو کافر خوانده
خرقهٔ ناموس را پوشیده　　وانگهی سالوس را کوشیده
بت پرستی میکنی در زیر دلق　　مینمائی خویش را صوفی بخلق
تو سلوک راه خود وا کرده　　لاجرم در صد هزاران پرده
دام گاهی کرده این خرقه را　　سیفر بری هر زمان این فرقه را
درخودی خود گرفتار آمدی　　لاجرم در عین پندار آمدی
راه تجرید و فنا راه تو نیست　　در سخن کم گوی آن راه تو نیست
رو که در تقلید ماندی مبتلا　　سر توحید از کجا تو از کجا
رو که راه بی نشان راه تو نیست　　عقل تو از راه معنی در نیست
چونکه بشنید این سخن از وی جنید　　در دلش افتاد از صد گونه قید
پس چون آمد از آنجا همچو باد　　رفت اندر خلوت خود سر نهاد
عالمان آمد فغان برداشتند　　از جنید پاک فتوی خواستند
شیخ او را گفت ظاهر گشته است　　لیک باطن را ندانم من که کیست
چون جنید از علم فتوی داد نشان　　عالمان و جاهلان کرده فغان
تاکه بردار آورند منصور را　　آن قتیل عشق و گنج نور را
شبلی آن دم رفت پیش او نشست　　گفت ای مرد حق و یزدان پرست
سر اسرارت چرا کردی عیان　　لاجرم سر را نهادی درمیان
چونکه سر خویش را کردی عیان　　آزمان خون تو خواهد شد روان
گر سرت باید تو ترک سر بگو　　در سرت باید بترک سر بگو
سر بگو دیگر عیان ای مرد کار　　تا نباشی درمیان خلق خوار
می برید این نشان بی وقار　　تا کنند آن زمان بردار زار
بعد از آن منصور گفتش کای شفیق　　من فتادم در یکی بحر عمیق
من منصورم تو منصورم مبین　　از ره توحید حق دورم مبین
من خدایم من خدایم من خدا　　فارغم از کبر و کین و دوز و هوا
گنج پنهانم درین جسم آمده　　سر اعیانم درین اسم آمده
اولین و آخرین من بوده ام　　ظاهرین و باطنی من بوده ام
سر توحید این زمان پیدا کنم　　در بقای حق بحق باقی کنم
بر سر دار آورم این جسم را　　پس بگفتار آورم این اسم را
تا بداند عاشقان سوخته　　اسم اعظم راز اسمی کوفته
من برای جمله عالم آمدم　　لاجرم در نفس آدم آمدم
من نمودارم برای جمله تان　　وا نمایم سر حق را من عیان
من برای سر توحید آمدم　　لاجرم در ترک و تجرید آمدم
من برای راه تحقیق آمدم　　لاجرم در عشق صدیق آمدم
انبیا در راه احمد تاختند　　جان خود در راه احمد باختند
من شراب جام وحدت خورده ام　　گوی راز خلق عالم برده ام
مصطفی شیخ منست در راه دین　　او مرا بنموده است راه یقین
من ازین ره برنگردم شبلیا　　چند داری با من آخر ماجرا
مهلتی خواه این زمان از این حشر　　تا بمانیدم یکی امروز دیگر

Marfat.com

زانکه ما را هست یاری باصفا / گنج توحید است آن مرد خدا
جان خود را در ره حق باخته / سر معنی را بجان بشناخته
کاندر است در راه حق مصطفی / هر دم از حق یافته او صد عطا
در حقیقت پیر عالم هم ولیست / زانکه آندم قطب عالم هم ولیست
هست نام او درین عالم کبیر / آن یعنی او بصورت بی نظیر
او ز حال من خبردار و خبیر / میرسد فردا بدین جانب مگر
او برون آمد ز شیراز این زمان / صورتش فردا ببینی در جهان
چون بیاید آن بزرگ پاکباز / سر خود با او بگویم من براز
چون شنود اقفت عالم آن کبار / بعد از آنم گو برند در پای دار
شبلی آندم گفت ای دانای دین / حیلتی سحر او آن قطب یقین
میرسد فردا که شیخ کبیر / آن یعنی او بصورت بی نظیر
شیخ عالم اوست آندم در جهان / هست حالات و مقالاتش عیان
تا چه فرماید ز شرع آن کبار / گرد هر فتوی کشیمش پای دار
جمله گفتند آن زمان برداشتیم / تا که شیخ آید فغان برداشتیم
بعد از آن چون روز پیدا شد پدید / آمد از شیراز آن شیخ کبیر
چون به بغداد آمد آن شیخ جهان / رفت پیش شیخ منصور آن زمان
گفت ای مرد موحد از چه کار / از برای تو زند این خلق دار
سر حق را غیر کی پی می برد / هیچ کس دیدی که ناحق می خورد
تو چرا اسرار خود با این خسان / گفتی و دیدی جفا از ناکسان
تو چرا بهر انا الحق آشکار / گفتی [illegible] بر پای دار
گنج مخفی بود ای مرد خدا / آشکارا کرده اینجا چرا
راه توحیدی عیان داشتی / گنج اسرار نهان داشتی
قرب پنجه سال بودی با فروش / وانمادر راه حق اسرار هوش
این چه بودی که زبان گفتی زهوش / هر دو عالم کرده پر از خروش
بعد از این منصور گفت ای پیر سر / من چه گویم آنکه تو دانی خبر
بحر معنی بی نهایت آمدست / لا شکی بی حد غایت آمدست
کی توانم کرد پنهان بحر را / این بزرگ کاسه ای مرد گدا
تو نمی دانی که آن بحر صفا / هر زمانی می برآرد موجها
کمترین موجش انا الحق آمدست / حق چه گفت حق مطلق آمدست
سر توحید آن زمان شد آشکار / گو برندم این خسان بر پای دار
گر ز تو فتوی بخواهند برد / منی هم این زمان بر من بشد
شیخ گفتش این چه گفتی بی روا / من همیدانم که ذات تو خداست
هیچ [illegible] فتوی من [illegible] جهل و کما / این چنین گفتست آن مرد خدا
کشتن تو واجب آمد زین زمان / در شریعت زهد و ترای عالمان
بعد از آن آمد برون شیخ کبیر / آن بزرگ دین و آن [illegible]
خلق دو عالم جمله پیش از شدند / تا که فتوی را ز دو هم بسته اند
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت / قتل بر سرگشت این ساعت درست
در طریق اهل فنا هر کشتنی است / [illegible]
عالمان آندم فغان برداشتند / پس طناب دار را آراستند
بعد از آنش آوردند با می دار / [illegible] خلق عالم [illegible]
جمله شیخان زمان حاضر شدند / سالکان و اصلان ناظر شدند
عالمان جمله شدند مرد و جاهلان / [illegible]
پس عجب نبود بر آن جمع رای لیس / روز محشر بود گو لی سر [illegible]
در میان [illegible] / [illegible] پیران در میان [illegible]
هیچ او از ترس نی و خوف نی / بحر کی گردد زبانگ شبنمی
زد انا الحق آن زمان شد نهان / خلق عالم را چه لرزید جهان
سالکان حق ز خود فانی شدند / واصلان [illegible] حق مبین شدند
صوفیان [illegible] / عارفان زان آن زمان شد [illegible]
جاهلان از زهد بیزار آمدند / ترک خود کردند در کار آمدند
عالمان آندم فغان برداشتند / عارفان بر صوفیان [illegible]

Marfat.com

کی زینده ای شیخ گان بانفاق — جمله در راه محمد گشت عاق
عامه آندم سنگها برداشتند — بر مثال خ سنگها برداشتند
چونکه منصور آنچنان دید آنچنان — گفت اینک میروم بردار هان
دست زد اندر رسن آمد بکار — پایها را برزد و پس شد بدار
بر سر دار آمد آن مرد خدا — هر زمان میزد انا الحق برملا
چون کسان او را همی نشناختند — سنگها بر وی همین انداختند
بار دیگر از انا الحق باز داد — جمله عالم با و آواز داد
خلق عالم آن زمان از خود شدند — بیخبر اینجا انا الحق میزدند
سنگ خشت و رسن و کیوان دار — میزدند اینجا انا الحق آشکار
مفسدی آندم بگردستش برید — آن زمان از دست او خون میچکید
بر زمین میشد انا الحق آشکار — این چه سر است این چه عشقست آشکار
او فرو مالید دست خود برو — گفت مردان را ز خویش آبرو
پس بساعد نیز بی مالید دست — خوش نشاطی کرد عزم راه بست
شبلیش گفت این زمان چه دیده — دست در ساعد چرا مالیده
گفت ایندم میگذارم من نماز — پس وضو سازم بخون ای پاکباز
کین نماز عشق را اینجا وضو — راست ناید جز بخون ای خوبرو
بعد از ان شبلی بگفت ای مردکار — از تصوف این زمان رمزی بیار
گفت کنز آنکه می بینی ببین — تا ترا در راه حق باشد یقین
بار دیگر گفت کای صاحب نظر — از طریق عشق ده ما را خبر
گفت عشق آنجا بود گردن زنان — بعد از انش آتش اندر سوختن
بعد از انش سر بریدند از جفا — عالمان و جاهلان بیوفا
این بگفت و این چنین شد حال او — منتشر شد در جهان احوال او
چون بریدند سر آن مرد کار — خوش انا الحق میزدی سر آشکار
بعد از انش سوختند آن مردمان — خاک او بر باد دادند آن زمان
خاک او بر آب الله شد پدید — خاک او را باد در آب آورید
ور نگر ای عارف صاحب نظر — تا که مردان را چها آید بسر
جمله مردان فنای ره شدند — در بقای حق بحق آگه شدند
گر تو مرد راه عشقی راه رو — همچو مردان از دل آگاه رو
جمله مردان ز خود بیرون شدند — در ره عشاق غرق خون شدند
جسم و جان و دین و دل در باختند — تا کمال راه را دریافتند
هستی خود را ز ره برداشتند — نیستی را اندرین ره خواستند
ملک و مال و آب و جاه این جهان — جمله را اندرین پیش خسان
زهد را و علم را و قال و قیل — جمله را انداخته در رود نیل
صورت خود ز آب و گل کرده خراب — این جهان در پیش ایشان چون سراب
دیده را از غیر خدا بر دوختند — غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس — اهل معنی را همین یک حرف بس
گر تو غیر حق نه بینی در جهان — بر تو روشن گردد اسرار نهان
چون تو اندر راه یک بینی شوی — از وجود خویشتن فانی شوی
آن زمان ز اسرار حق یابی خبر — که شوی از جسم و جان خود بدر
عقل را این گفت سودا می کند — عشق هر دم خانه یغما می کند
پیر راهست اندرین ره عشق دان — تا رسی اندر مکان لامکان
عقل را بگذار در راه ای پسر — تا نمانی اندرین ره کور و کر
عقل شیطان را ز ره رد داشتست — زان سبب را ز ره بر تافتست
حق تعالی گفت ای ملعون شده — از طریق حق ز خود بیرون شده
آدمی معنی بدیدی ای لعین — روح پاکش رحمة للعالمین
او نشد من هیچم تو بی خبر — لاجرم در راه ماندی کور و کر
گر ترا دیده بدی در راه ما — آدم ما را بدیدی همچو ما
چون ندیدی آدم ما را یقین — نام تو کردیم ابلیس لعین
ای برادر در کمال خویش باش — در ره توحید بی کیش باش
بگذر از کفر و نفاق و کیش و دین — تا رسی در قرب رب العالمین

Marfat.com

این نه راهست ای طفل نژند
خود پرستان اندرین ره گم شوند
عشق باید که بر نفست را بسوز
نفس را آنجا حجاب ره دان
این نه تقلید ست دین راه هوا
در ره توحید جان ایثار کن
اندرین ره کاملی باید شگرف
صد هزاران خلق حیران مانده اند
عاشقانه آتش زن در دو کون
چون نماند نقشها اندر میان
چون ترا باشد کمال این حق
هر که بینی آن تو باشی بیشکی
عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم
گر شود چشمت بنور خویش باز
جهد کن تا جوهرت آید بچنگ
داده بر باد عمر جاودان
جمله را یک بین ای مرد خدا
ننگری از هیچ سوای مرد کار
هست پیدا لیک پنهان از شما
عشق با عشاق بین آمیخته
گفت پیغمبر که ما اخوان شدیم
وانموده سر اسرار قدم
سر حق را ره نمود از لطف حق
عارفان این معرفت دریافتند
شهپر عالم محمد آمدست

راه شیر است مرد هوشمند
از طریق نیستی آگه نیند
تا شب یابی یک گردد همچو روز
این سخن را از ولی آگاه دان
راه تحقیق است راه مصطفی
دیده را در باز رو دیدار کن
تا که غواصی این بحر ژرف
اندرین ره زار و گریان مانده اند
تا رهی از نقشهای لون لون
آن زمان نقاش را بینی عیان
خویش را هرگز نبینی جز که حق
چه ره و چه صد هزاران چه یکی
از تو شان شد اسم در عالم علم
قدسیان در بایت افتند از نیاز
تا رهی از کبر و هم از صلح و جنگ
یک زمان آگه نه از سر جهان
تا نباشی در مقام احولا
دائما از عشق باشی بیقرار
کی بود خفاش را تاب ضیا
روح اندر خاک بین آمیخته
همه گر را آینه در جان شدیم
او ز پیدا آن در معنی از عدم
در ره حق واه مردان را سبق
سالها با سوختن در ساختند
اسم او محمود و احمد آمدست

ذات این نیستی میدان یقین
نفس ایشان شد ره صدق شد
نفس را بت دان و بت ای بت شکن
هر که اندر بند نفس خویش ماند
اندر ره توحید احمد ای پسر
در جلال و جمال حق بر بین
صد هزاران طالب اینجا سر نهاد
صد هزاران عارفان در گفتگو
نقشها جمله در آتش بسوز
با تو گویم سر اسرار نهان
چون ترا معلوم گردد از عیان
جمله اجزای تو اند ای بی خبر
نور تو از هر دو عالم برتر است
جوهری تو جمله کرد بیان
جوهر کان در هوس گم کرده
گر شوی آگه ز جان خویشتن
گر تو راه عشق را مائل شوی
عشق با جانان چو هر جان آمدست
این رخ و آن جهان با هم ببین
چند گویم ای پسر در من نگر
گفتن حمد خوانده را ای امام
صد هزاران سر نهاده ای جوان
راه را بنموده آن بر صفا
عاشقان دیده در روی دو عیان
تو مرد از خود زره گره دلی

تا تنگ استخوان پر از کبر و کین
عاشقان را راه پیش از عشق شد
تا رسی در بارگاه ذوالمنن
اندر ره حق همچو کافر کیش ماند
در ره توحید حق شو با خبر
در صفاتش ذات حق میدان یقین
تا که یک سر در میدان در گنه نهاد
اندرین نوع دل ز غیر شست او شو
بعد از آن شمع وصالش بر فروز
ای برادر نقش را نقاش دان
غیر خود هرگز نه بینی در میان
ذات کل این جهان را سر بسر
این جهان و آن جهان را جوهر است
چون بیوی خبر نکرده آن زمان
با تگ و جابی خبر کرده
ترک گیری آن حدیث ما و من
[illegible] کعبه دیگر دل شوی
لاجرم از غیر پنهان آمدست
لیک راز ره گمان راز یقین
تا نه بینی خویشتن [illegible]
[illegible] عالم
[illegible] ره عالم در میان
خواجه دنیا و دین خیر الورا
دستها [illegible] در ساعتی پنهان
تا نمانی در بلا در گردی

Marfat.com

گر ز دنیا و ز عقبی بگذری
این ره احمد تو هم درکاردی
راه راه اوست هم دنیا و دین
سر حقست رحمة للعالمین
هر که در راه محمد ره نیافت
سر حق را از دل آگاه یافت
احمدست اینجا احد ای مرد کار
سر حق را با تو گویم آشکار
میم را بردار احمد شد احد
فهم کن معنی الله الصمد
هست این اسرار از جای دگر
سر این را کی شناسد کور و کر
کور را خود از رخ زیبا چه سود
گر چه داند تا چه بانگ آید ز رود
کور و کر از راه عقبی مانده اند
روز و شب در بند دنیا مانده اند
راه مردان راه توحید آمدست
منزلش تجرید و تفرید آمدست
بگذر از هستی خود یکبارگی
تا رسی در عالم بیچارگی
بت پرستی راه شیطان آمدست
بت شکستن راه یزدان آمدست
بت شکن در راه حق ای مرد کار
تا نباشی در قیامت شرمسار
گر نتوانی این بت را شکست
همتی خواه از دل مردان برست

حکایت مردے پاکباز که در راه بے نیازی سرافراخته بود

بود مردی پاکباز سرفراز
در ره حق بود با سوز و نیاز
نام او محمود بود ای با بصر
از ره بینش خدا بوده خبر
دائما در جنگ کفار لعین
بود آن کیخسرو روی زمین
بود یک دیر بگرد سومنات
یک بتی بودست آنجا نام لات
خلق را دیرا خواستی صد هزار
می پرستیدند آن بت آشکار
شاه چون آگاه شد از کارشان
از خیال فاسد پندارشان
لشکری کرد آن زمان آن شهریار
بود آن لشکر بقرب صد هزار
بود اندر لشکرش مردانه مرد
همچو سام و همچو رستم در نبرد
شیر مردان خدای ره یقین
دائما در جنگ کفار لعین
جمله در ساز و سلاح آراسته
در مصاف از جان خود بگذاشته
شه سپاه خویش را بیرون کشید
دامن چرخ فلک پر خون کشید
شب حکیمان فیلبان را خواند
مشورت کرد و سپه در پیش راند
چون سواران برنشستند آن زمان
غلغله افتاد ز ایشان در جهان
بانگ برد ابر برخاست از سپاه
اوج را سر بر رسیده تا بماه
چشم عالم آنچنان لشکر ندید
هیچ لشکر نیز زیور زر ندید
بود مقصد پیل با برگستوان
در خوری زد از برای دشمنان
این چنین سیر نشد آن لشکر روان
تا رسیده در بلاد مشرکان
مشرکان را شد خبر کار سیاه
شاه محمود است آن عالم پناه
قلعه را کردند درها استوار
اندر آن قلعه بدون چندین هزار
برفراز قلعه آندم آمدند
دل پر آتش دیده پرنم آمدند
پس سپرها برکشیدند آن زمان
وز عراده سنگها کرده روان
لشکر محمود در پای حصار
بود استاده بقرب صد هزار
مشرکان چون سنگها انداختند
لشکر محمود جنگ آراستند
قلعه بوده سخت پر از کافران
عاجز آمد لشکر محمود از آن
شه بجا آورد آنچه جنگ بود
کس ندانست آن در قلعه کشود
شاه را آمد از آن حال ملال
گفت یا حی و قدیم ذوالجلال
قادر پروردگار بی نظیر
کارم افتاد دستی یارب دستگیر
سر بسجده داشت آن شه در دعا
تا گهی از دست رفت آن پادشا
دید مردی را نشسته غرق نور
گرد بر گردش ستاده خیل حور
بود خشتی در کف آن پیشوا
زد به برج قلعه چون آن خشت را
قلعه برهم ریخت در ساعت چو ریگ
گفت ای محمود کارت گشت نیک
لشکر از خود عیان دیده بچشم
کاندر آمد از هوا خشتی بجست
زد قلعه قلعه را ویران بکرد
کار دشوار آن زمان آسان بکرد
غلغله افتاد آندم در سپاه
شاه از آن غلغل بجست از خوابگاه

Marfat.com

پس ایاز خاص گفت ای شهریار / شاه بنشین این زمان از کارزار
حق تعالی داد نصرت ای قباد / از هوا خشتی فرود آمد چو باد
زد ببرج قلعه و قلعه شکست / آن زمان هم آید بت هم شکست
شاه گفتش خشت را آور برم / تا ببینم خشت را ای محترم
رفت خشت آورد پیش شهریار / بر رخ آن خشت بد خطی نگار
بر نوشته نام قطب اولیا / شیخ لقمان معدن صدق و صفا
شاه فرمود آن زمان کای سرکشان / بت بیارید و بسوزید این زمان
بت بسوزانید شهر کافران / جمله را ویران کنید اندر زمان
همچنان کردند آن مردانه مرد / آتش اندر بت زدند آن شهر گرد
نفس چون بت را بسوز ای مرد کار / تا ببینی سر حق را آشکار
هر ولی کان جای شیطان بود / شهر کفرست آن نه شهر جان بود
شهر شیطان را بکلی کن خراب / شهر جان را بین تو با صد آب و تاب
بت شکست آن بر دشرع نبی / لاجرم نامش شده شاه ولی
بت شکن تو نیز هر دم در حضور / تا بیابی هر جانه شهر نور
جمله مردان هم شفیع تو شوند / در طریقت هم رفیق تو شوند
شد شفیع شاه لقمان نامدار / عاقبت محمود شد آن شهریار
دید سلطان چون کرامات قوی / رفت زانجا پیش شیخ معنوی
با بزرگان و حریفان و ندیم / می شده در ره به پیش آن حکیم
چون ده فرسنگ از شیخ آمدند / اسپهانشان جمله در راه آمدند
جهد میکردند بهبودی نبود / بود نی چون بود بود او نبود
پس حسن را گفت آندم شهریار / دو پیاده پیش شیخ نامدار
چون رسی آنجا بعزت باش تو / در ره عزت بخدمت باش تو
پس حسن در راه شد آندم روان / تا رسید آنجا که قطب عارفان
چون بدید از دور روی شیخ را / در تضرع آمد و اندر دعا
گفت ای شیخ جهان نامور / آمدست محمود هیبت از فکار
تا ببیند روی شیخ نامدار / از جهان توهست آن شهریار
اسپهانشان جمله در ره مانده اند / یک قدم زان جایگه نه رانده اند
شاه را باری بده ای پاکباز / تا ببیند روی شیخ شاه باز
شیخ گفتش آن زمان کای مردیار / شاه را با عاشقان حق چه کار
شاه را با عارفان راه حق / کی بود وصلت بگو ای مرد حق
اهل دنیا را کجا باشد خبر / از درون سالکان با خبر
عامه را با طالبان دل کباب / کی بود وصلت درین دیر خراب
آنکه دایم بر سر جاهست و برگ / کی خبر یابد بگو از ترک مرگ
آنکه دارد هر دمی صد عز و ناز / کی لقاتان یابد و سوزد از نیاز
آنکه ماند با خداوند سرای / کی رسد در راه مردان خدای
با غلامان لطیف ماه روی / کی بیابد اندرین ره رنگ و بوی
با کلاه و با قبا و با کمر / کی شود از حال ما او را خبر
بادشاه این جهان تخت زر / کی ببیند ظلمت اندر روی بدر
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی تواند غوطه خوردن در عدم
با سواران و دلیران جهان / کی رسد در زمرهٔ صاحب [illegible]
با حکیمان و ندیمان و ظریف / کی رسد در راه مردان شریف
با سرا و باغ و سلطان و غلام / کی رسد [illegible] بام
با بزرگان جهان و طمطراق / کی خبر یابد ز درد و از فراق
در هوای خویشتن وا مانده است / لاجرم از راه معنی مانده است
آنکه او را باشدش صد رنگ و بو / اندرین ره کی بود چه پای او
چونکه گفت این نکته بار آمد خموش / خود حسن آنجا فتاده شد ز هوش
شیخ چون دیدش که بی طاقت شده ست / بس ز ضعف آمد و از خود شده است
نم کرد آنجا عتش شیخ کبار / بازش آوردند از ضعف و زار
بار دیگر چون بکار آمد حسن / گفت ای خاص خدای ذوالمنن
لطف کن تا شاه آید آن زمان / تا ببیند روی قطب عارفان

Marfat.com

شیخ را رحم آمد و پا بر کشید / شاه با لشکر ز راه آمد پدید
یکزمان چون مرد باشد پیش او / یکدلی باش اندر کیش او
پیش خشمش هست جنت مرده ایست / هفت دوزخ همچو یخ افسرده ایست
همت دارد بغایت با کمال / هست محو اندر جمال ذو الجلال
من ندانم آن زمان من گم شدم / همچنان چون قطره در قلزم شدم
دل بدست آور که دل هست آینه / تا ببینی خویشتن را معاینه
خیمه و خرگاه را درهم کشید / قبه چتر و علم را بر کشید
چون رسیده نزد شیخ راهبر / هر سه افتادند گشته بی خبر
پس زبان بگشود محمود آن زمان / گفت ای خاص خدا قطب زمان
در سر خشتی بعقبی در جهان / هر کجا خواهی همانجای عیان
روی آوردیم کاینجا بنده ایم / روز و شب در خدمت افگنده ایم
بر میان بندیم اینجا با صفا / سفرها گردان کنم ای پیشوا
حق تعالی شاهیت داده خبر / خوار مگذار این شهی را بیخبر
چون کمال خویشتن آن قباد / وارهی از خسرو و از کیقباد
بعد از آنش گفت پیش کیقباد / رفت شاه و روی بر پایش نهاد
دید همچون شیخ قومی هشیار / جمله در خدمت شاده مرد وار
شاه دید او را و از خود رفت زود / باز شیخ او را از آن عالم ربود
این چنین قومی که دیدی دردمند / از سلوک ما بجان و دل رسند
شیخ ایشان باشد این پیر صفا / حق تعالی داد او را صد عطا

پس حسن رفت و بگفت ای شهریار / هست لقمان قطب عالم هوشیار
هیبتی دارد نباید دردناک / صد هزاران جان کند در دم هلاک
این جهان و زان جهان یکقطره دان / پیش مشتش ای شه گردن کشان
من چو دیدم روی آن مرد خدا / هوش از من رفت افتادم زپا
بعد از آنم شیخ را آگاه کرد / با خودم آورد و ره کوتاه کرد
پس بفرمود آن زمان شاه جهان / که فرود آیند اینجا این زمان
پس ایاز خاص و سلطان حسن / هر سه رفتند پیش شیخ انجمن
شیخ شان با خویشتن آورد باز / دید آن دم روی شیخ شاهباز
خشت از معنی زدی سومنات / قلعهٔ بتخانه را کردی خراب
بر امیدی آمدم از راه دور / تا بود ما را ازین صحبت حضور
بگذرم از پادشاهی جهان / اختیار ماست خواری جهان
آن برادر گفت ای محمود شاه / لشکر اسلام را هستی پناه
در ره دین خدا مردانه باش / طالب درد دل دیوانه باش
آن زمان تو شاه باشی با فقیر / از همه عالم تو باشی بی نظیر
گفت بنگر تا چه می بینی کنون / چون نگه کرد آن امیر ذوفنون
در میان جمع مردی همچو نور / جمله را ارشاد دادی از حضور
گفت ای محمود پنجاه و دو صد / از وفات ما رود اندر عدد
جمله اندر خدمت مردان برند / روز و شب در طاعت سبحان بدند
نام او باشد محمد ای امیر / او بمعنی و بصورت بی نظیر

حکایت استمداد حیات شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید / آن در اسرار معنی را کلید
سر الا الله بجان دریافته / مرکب معنی درین ره تاخته
لیس فی الجبه روایت کرده بود / سر او ما درانی برده بود
سر بیجان را عیان میکرد او / جسم را همچو بیان سیر کرد او
عارفان جمله ازو کامل شدند / عاشقان در محبتش واصل شدند

مرشدی بود او بغایت با کمال / دائما در قرب بود و در وصال
سر آن را بجان بخریده بود / سر احمد را در آنجا دیده بود
در انا الحق بود دائم آن همام / عارفان و عاشقان او را غلام
سالکان را ره نمود آن پیشوا / طالبان را در کشود اندر ...
زاهدان ترک نمود از ترک مرگ / اختیار خویش کرده مرگ برگ

Marfat.com

جسم خود را در ریاضت سوخته ‌ ‌ دیدهٔ نفس دنی را دوخته
از خودی خود برون رفته بگل ‌ ‌ هر دو عالم را فروهشته ز دل
غیر حق در پیش او فانی شده ‌ ‌ دائما در عین حق دانی شده
در حقیقت سر پنهان یافته ‌ ‌ در شریعت راه جانان یافته
در طریقت ره روی مردانه مرد ‌ ‌ بود آن صاحب دلی بسیار درد
روز و شب در خدمت دلدار بود ‌ ‌ تا کمال خویش حاصل کرده بود
بس کرامات و مقالات قوی ‌ ‌ داشت آن مرد خدای معنوی
یک زمان غائب نبد آن پاکباز ‌ ‌ دائما در قرب بود و با نماز
فاضل حق بود آن مرد خدا ‌ ‌ صافی و عاشق بد آن مرد صفا
در ره معنی ریاضت برده بود ‌ ‌ گوی از میدان بخدمت برده بود
سالها در راه حق بد پیشوا ‌ ‌ آن ولی بر حق و کان سخا
صد هزاران درد دل را برگشود ‌ ‌ صد هزاران خلق آوردیده بود
مرشدی بود او بقرب خویشتن ‌ ‌ مثل او مرشد نبد در انجمن
سید بود و شه میدان جهان ‌ ‌ با کرامات و مقالات عیان
چار صد مرد مرید معتبر ‌ ‌ بود اندر خدمت آن راهبر
هر یکی در راه دین مردانه ‌ ‌ در طریق عاشقی فرزانه
در ریاضت نفسها را سوخته ‌ ‌ دیدهٔ اغیار هم بر دوخته
جمله یکتا گشته اندر بحر جان ‌ ‌ سیر کرده در فضای لامکان
از خودی خود بکل ببریده اند ‌ ‌ در طریق عشق صاحب دیده اند
در شریعت موی می بشگافتند ‌ ‌ در طریقت سر دین بشناختند
بود پیری در میان شان عجب ‌ ‌ می نیاسود از ریاضت روز و شب
در ره توحید حق کوشیده اند ‌ ‌ شربت معنی بجان نوشیده اند
در حقیقت جان خود بگداشته ‌ ‌ سالها در سوختن در ساخته
شیخ را پیوسته با او بد کار ‌ ‌ زانکه بود آن شیخ را اسرار دار
بود نام او ابوبکر فقیر ‌ ‌ او بمعنی و از صورت بی نظیر
یک شبی در پیش شیخ آمد باز ‌ ‌ گفت ای شیخ جهان پاکباز
من درین ره سالها رفتم بدرد ‌ ‌ خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد
هر زمانی [illegible] بی پایان ترا ‌ ‌ هر زمانی [illegible] دل درمان ترا
عقل من در راه او دیوانه شد ‌ ‌ از خودی خویشتن بیگانه شد
هر زمی حیرت فرو گیرد بتر ‌ ‌ کرده ام گم اندرین ره پا و سر
من ندانم تا درین ره چون روم ‌ ‌ هر نفس از عشق غرق خون شوم
چند باشد منزل این ره بگو ‌ ‌ کی رسم در کام خویش ای [illegible]
لیک ما را پنج منزل در ره است ‌ ‌ چار بگذر پنج بنشین درگه است
منزل اول بود کون و فساد ‌ ‌ ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
پس دوم منزل بود خوف و رجا ‌ ‌ شد بسی جانها درین منزل فنا
سومی انس است و خلت ای فقیر ‌ ‌ چون گذشتی رستی از نار سعیر
چارمی با طمینت باشد انیس ‌ ‌ اندرین منزل شود روح نفیس
منزل پنجم جمال با جلال ‌ ‌ اندرین منزل [illegible] وصال
چون فرود آئی تو در کون و فساد ‌ ‌ صد هزاران خلق بینی کیقباد
هر یکی حکم دگر کرده ز خود ‌ ‌ هر یکی را پیش آمد نیک و بد
هر یکی راه گرفته اختیار ‌ ‌ روز و شب با همدگر شان کارزار
این همی گوید که ره راه منست ‌ ‌ وان همی [illegible]
این همی گوید که اندر راه ماست ‌ ‌ هر که ناید نیست و مرد خداست
این همی گوید که رهبر آمدم ‌ ‌ [illegible] رهبر آمدم
اندرین منزل بسی وامانده اند ‌ ‌ هر یکی در کار خود درمانده اند
باز بعضی قال را کرده بیان ‌ ‌ از ره تقلید داده صد نشان
باز بعضی حکمت نو ساخته ‌ ‌ در ره حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در طبیعت مانده اند ‌ ‌ همچو کوران در ودیعت مانده اند
باز بعضی در نجوم و در بروج ‌ ‌ باز مانده فارغ از سر عروج
باز بعضی در نتائج مانده اند ‌ ‌ از خیال نفس خود درمانده اند

زبعضی کور و پیر و همچو خر	از رهِ توحید معنی بی خبر	باز بعضی ملحد راه آمدند	از رهِ حق کور و گمراه آمدند
باز بعضی زرق سالوس آمدند	روز و شب در بند ناموس آمدند	باز بعضی در پی پندار خویش	روز و شب ماندند در پندار خویش
باز بعضی در پی صد نام و ننگ	باز پس ماندند اندر خاک و سنگ	باز بعضی در جدل بگذاشتند	عمرِ خود هر زمان می باختند
باز بعضی مکر و تلبیس آمدند	اندرین ره همچو ابلیس آمدند	باز بعضی در نفاق و کین شدند	در رهِ حق مرتد و بی دین شدند
باز بعضی در پی جاه آمدند	در رهِ عشاق آزاد آمدند	باز بعضی در غرور این جهان	باز پس ماندند هم در خاکدان
باز بعضی در خیالات هوس	بر نجاست جمع گشته چون مگس	باز بعضی در تکبر مانده اند	پای تا سر در تحیر مانده اند
باز بعضی را بخیلی راه زد	صد سنان در سینه شان ناگاه زد	باز بعضی کفر و کافر شدند	در رهِ مردان حق هیچ آمدند
باز بعضی در تنعم مانده اند	تحفة الاطرب همی خوانده اند	باز بعضی در عمارات جهان	عمر خود برباد داده رایگان
باز بعضی پادشاه و ملک دار	باز مانده از طریقِ کردگار	باز بعضی چاکر و لشکری	از رهِ حق باز مانده از خری
باز بعضی قاضیانِ بده شدند	بیخبر از راه کی آگه شدند	باز بعضی عامهٔ مسکین شدند	باز بعضی جاهل بی دین شدند
باز بعضی عقل شان شد پای بند	بیخبر از عاشقانِ دردمند	باز بعضی عاشق زر و گهر	از رهِ حق باز مانده بیخبر
باز بعضی عاشقِ باغ و سرا	بیخبر از بارگاهِ کبریا	باز بعضی بندِ مشتِ خاکدان	کی کند پرواز اندر لامکان
باز بعضی در علوم و در بیان	عقل خود را کرده شان هر دم عیان	باز بعضی در رکوع و در سجود	راه می جویند در دریای جود
باز بعضی واله و شیدا شدند	اندرین دریای بی پایان شدند	باز بعضی صادق راه آمدند	در رهِ عشق حق آگاه آمدند
باز بعضی صوفیانند در حضور	راه می رفتند در مکر و غرور	باز بعضی زاهدان از ترک خود	گفته اند فارغ اند از نیک و بد
باز بعضی عاشقانه سوختند	جبهٔ وصلِ حقیقی دوختند	صد هزاران ره درین منزل بود	هر رهِ را صد جهان حاصل بود
تو چه دانی تا کدامی ره روی	وز کدامی ره بدان درگه روی	آنچه زان نیست مردانه درآ	عقل را هم تو ز دیوانه درآ
بگذر از کون و مکان ای مرد دین	تا رسی در قرب رب العالمین	گر بمانی اندرین کون و فساد	عمر خود ضایع کنی برباد داد
همچو مردان بگذر از کون و فساد	تا که بنده بایدت صد کیقباد	آتشی زن همچو مردان در دو کون	تا بسوزد رنگهای لون لون
	چون نماند رنگها صادق شوی	آنزمان این راه را لائق شوی	

حکایت برنا ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود برنای ظریف و ماه روی	پیش خلق عالم او را آبروی	بود هم مهر و مگر خویشان او	دائما در عشق دل پریشان او
روز و شب در خدمتش بودند شاد	جمله همچون چاکر و چون کیقباد	ماهرویان خطلی او سرای	بود اندر خدمت او خوب رای
ناگهان دردی در آمد در دلش	از خجالت کار او شد مشکلش	عزم کعبه کرد آندم آن غلام	پس وداع کرد خویشان را تمام
زاد ره برداشت شد در قافله	قافله می رفت هر دم مرحله	آنجوان میرفت هر دم شاد شاد	تا رسید آن قافله در باغداد

Marfat.com

چون درآمد آن جوان در بغداد / در تفرج آمد و شد ج بیاد
هر زمان در هر دمی میدید او / صد جهان و خلق را میدید او

هر یکی را کشته از کردار خویش / عاشق خود کرد در گفتار خویش
هر طرف هنگامهٔ استاده دید / بهر نظاره بهر سو میدوید

پس عجائب های گوناگون بدید / خویشتن را هر زمان مجنون بدید
همچنان میرفت تا دجله رسید / در تعجب ماند چون کشتی بدید

تا که یک ملاح خواندش ای پسر / کرد او کشتی روان را سر بسر
اندر آور کشتی ای سرو روان / تا به بینی آن طرف صد داستان

اندر آور کشتی ای مرد حزین / تا به بینی آن طرف صد این چنین
اندر آور کشتی ام ای خوبروی / تا به بینی آن طرف صد ماهروی

اندر آور کشتی ای مرد لطیف / تا به بینی حسن را طرف ظریف
اندر آور کشتی ای همراه تو خوش / تا به بینی آن طرف صد ماه وش

اندر آور کشتی ای مرد جوان / تا به بینی آن طرف ابرو کمان
اندر آور کشتی و بنشین براه / تا به بینی آن طرف زلف سیاه

اندر آور کشتی ای فیروز دست / تا به بینی آن طرف چشمان مست
اندر آور کشتی ای مرد نزار / تا به بینی آن طرف روی نگار

اندر آور کشتی و بنشین خموش / تا به بینی آن طرف صد باده نوش
وسوسه کرد این چنین او بوالفضول / تا فریب آمد او را همچو غول

شد ز گفت آن لعین او در غلط / رفت در کشتی و زانسو سقط
بر کناره شط یکی قصری بدید / چشم او هرگز چنان قصری ندید

بر سر آن قصر یک دختر چو ماه / در به پشت چشم او خال سیاه
در زمان چون دید آن آزاد مرد / دل ز دست خود بداد و حال خورد

دل ز دست خود بداد آن بیوفا / گشت عاشق بر رخ آن کافرا
در فغان آمد ز دست آن نگار / جامه را بدرید بر تن تار تار

خاک بر سر کرد در خون اوفتاد / عشق او از پرده بیرون اوفتاد
زاد خود را پیش آن معشوق برد / گفت جانم از غم عشق تو مرد

زاد راه حج نخورد آن هیچکس / مفلس و بیچاره درماند از نفس
دخترش گفت آن زمان که زر بیار / گفت با من زر نماند ای گلعذار

گفت شمع و شاهدی می بایدت / بی زر این حاصل کجا می آیدت
پند من بشنو خودی خود بباز / تا که عشق آمد درین ره پیش باز

چونکه عشق آید تو خود جانان شوی / آن زمان شایستهٔ رحمان شوی
پند من بشنو برو این راه را / تا به بینی حضرت الله را

عشق آنجا ره نماید مر ترا / عشق آنجا در کشاید مر ترا
گر تو اندر راه حق عاشق شوی / راه حق را آن زمان لائق شوی

اندرین ره عشق باید ای پسر / تا شوی در راه معنی باخبر
عشق را در روی باید ای فقیر / درد باشد درد عالم دستگیر

درد شد درمان جان عاشقان / درد شد معشوق درد بیدلان
درگذر از زهد و تقلید و بیان / مرد باید اندرین راه عیان

هر که او را اندرین ره درد نیست / خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست
درد آمد اندرین ره پیر راه / هر که با او راست شد آگاه شاه

درد را بگزین و بگذار از همه / درد باشد پیشوا اندر همه
درد را بگزین و ترک قال کن / جسم خود را باز [illegible]

درگذر از ذکر و فکر و قال و قیل / درد را بگزین بر خود کش تو نیل
درد درمان دل ما آمد است / درد [illegible] دل ما آمد است

درد ما را رهنمود در وصل یار / سر نهان کرد بر من آشکار
درد ما را بود اندر عز و جان / درد ما را بود اندر لامکان

درد ما را از خودی فانی بکرد / در بقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را داد هر دم خلعتی / درد ما را داد هر دم رفعتی

درد ما را در جهان آزاد کرد / درد آمد جان ما را شاد کرد
درد ما را کرد بینا در جهان / تا بدیدی سر نهان عیان

Marfat.com

درد ما را داد راه مصطفی	درد ما را داد سر اولیا	درد ما را داد حال صوفیان	درد ما را داد سوز عاشقان
درد ما را برد اندر لامکان	خود همی گشتیم با قدسیان	درد ما را از خدا آگاه کرد	درد ما را بحق کوتاه کرد
درد ما را مسند قربت نشاند	بر سر بر مسند و عزت نشاند	درد ما را در صفوه جان بار داد	و آنگهی در جان جانان در گشاد
درد آمد بر در راه عیان	عاشق بیدردی باشد روان	یک صحابه بود در عهد رسول	درد سوزی داشت آن صاحب قبول
در خبر دیدم که یحیی دائما	بود در خوف از خدای با صفا	روز و شب در گریه و زاری بدی	دائما در ساز هشیاری بدی
دائما از حق بحق نالان بدی	هر زمان از کار خود حیران بدی	از میان خلق بیرون رفته بود	در یکی کهسار او بنشسته بود
دائما بُد در تحیر آن امام	بر سر کوهش بدی دائم مقام	ناگهان عیسی رسید آنجا بگاه	دید یحیی را میان سوز و آه
آه میکرد و بزاری میگریست	هر زمان از خوف حق می مرد و زیست	گفت عیسی رحمت حق را ببین	چند گریی ای نبی راستین
گفت یحیی هم تو در قهرش نگر	چند باشی امین ای صاحب نظر	عیسیش گفتا که رحمت سابق است	مر حق را این سخن خود فائق است
گفت یحیی گر بیاید جبرئیل	آن زمان گوید مرا باشد دلیل	در زمان جبرئیل آمد با کمال	گفت میگوید شما را ذو الجلال
بگذری از خویش و گردی بی نشان	بی رجا دانند بخوف این نشان	بی نشان شو بگذر از نام و نشان	تا ببینی سر پنهان و عیان
بی نشان شو ای پسر در راه یار	تا تو باشی در دو عالم بختیار	بی نشان شو در ره مردانه مرد	تا تو باشی در جهان آزاد مرد
بی نشان شو در میان عام و خاص	تا تو باشی پیش حق خاص خواص	بی نشان شو ای فقیر پاکباز	تا تو باشی در دو عالم شاهباز
بی نشان شو در ره توحید باش	دائما در ترک و در تجرید باش	بی نشان شو در ره حق ای پسر	تا ز اسرار خدا یابی خبر
بگذر از خوف و رجای هر دو کار	تا جمال دوست بینی آشکار	بعد ازین آسایش آید ای فقیر	سالکان و طالبان را دستگیر
انس چون با دوست باشد خور شوی	انس چون با دوست باشد آن توی	انس چون با دوست باشد طالب مطلوب شد	انس چون با دوست باشد عاشق محبوب شد
انس چون با دوست باشد قطره با دریا شود	انس چون با دوست باشد ابر با صحرا شود	انس چون با دوست باشد جسم تو چون جان شود	انس چون با دوست باشد جان تو جانان شود
انس چون با دوست باشد دوزخ حق جنت است	انس چون با دوست باشد لعنت حق رحمت است	انس چون با دوست باشد خاکدان آسمان شد	انس چون با دوست باشد آسمان خلا مکان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان	انس چون با دوست سر نهان شد عیان	انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان	انس چون با دوست باشد نور را تو حور دان
انس چون با دوست باشد طاعت تو روشن است	انس چون با دوست باشد گلخن تو گلشن است	انس چون با دوست باشد راه تو منزل شود	انس چون با دوست باشد کام تو حاصل شود
هیبت حق جمله را یکسان کند	جمله را سر بسر چون جان کند	هیبت حق کارگر اندر تمام	هیبت حق همچنین شد والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید رح

سائلی بنشست پیش بایزید	گفت کر لطف خدای بر مزید	دائما در راه حق مردانه	درمیان عارفان فرزانه
تو شراب وصل حق نوشیده	سر اسرار خدا پوشیده	سر سبحانی ز تو شد آشکار	درمیان عاشقان نامدار
جان و تن بادر طلب بگداختی	تا کمال معرفت دریافتی	هر دو عالم را درین ره باختی	مرکب معنی درین ره تاختی

Marfat.com

از وجود خود زخود فانی شدی / در بقای حق بحق باقی شدی
دیدهٔ نفس هم بر دوختی / این جهان و آن جهان را سوختی

عشق و عاشق هر دو را محبوب دان / سالک و طالب همه مطلوب دان
یافتن آنجا بود نا یافتن / گم شدن اینجا بود پیدا شدن

بعد ازان بینی انیس یا جلیس / اندرین منزل شوی رو نفیس
دائما بنشسته باشی با خدا / فارغ از کبر و نفاق و از هوا

روح تو در خلوت جانان بود / در حریم وصل یا رحمان بود
یکزمان غافل نباشی از خدا / دائما از نور حق گیری صفا

سر اسرار خدا حاصل کنی / جان و دل در معرفت کامل کنی
در جلیسان با خدا و مصطفی / در جلیسان با صفا و با وفا

بود درویشی غلامی ای غلام / سال و مه اندر سفر بودی مدام
بارها در راه مکه رفته بود / بس ریاضت ها که او خود کرده بود

عمر خود را در سفر بگداخته / بهرهٔ او از سفر نا یافته
بعد ازانش گفت برخیز و برو / تا نگردد جامهٔ جانت گرو

پس خجل شد آن پسر چون زر نداشت / عشق دختر رفت کارش گشت راست
چون پسر را حال خود آمد پدید / پیر زالی در برابر شد پدید

هر دو چشمش ازرق و دندان دراز / چون بدید آزاد دل شد در گداز
یادش آمد آن زمان از قافله / در دلش افتاد آن دم ولوله

سر برهنه پا برهنه شد برون / از دلش معرفت هر دم موج خون
هر کرا میدید او از مردمان / می بپرسید آن زمان از کاردان

هاتفی گفتش که ای جان پدر / قافله رفته تو ماندی بیخبر
بشنو این رمز حقیر با بصر / وصف حال تست قصه سر بسر

قافله را ره روان دین بدان / راه رفتند و رسیده در جنان
در بهشت عدن این دم با وصال / محو گشته در جمال ذو الجلال

شهر بغداد است در آنجا کعبه دان / در تعجب ماندهٔ در بون آن
هست آن حیله ازین جانب خیال / چشم تو کشتی و غرفه در امال

ای پسر ملاح را تو دیو دان / گفت او را سر بسر تو ریو دان
بحر دنیا آب شیطان آمدست / لاجرم در بحر کشتیبان شدست

در طلسم کشتی آن دیو پلید / صد هزاران خلق را دید و درید
در طلسم کشتی آن دیو نژند / سالکان راه گشته پای بند

در طلسم کشتی آن دیو پیر / زشت یا بنمود پشت چون عبیر
در طلسم کشتی آن دیو لعین / طالبان را باز داشت از راه دین

در طلسم کشتی ولابه گری / دیو را بنمود بهشت چون پری
چه بود راه تو در کشتی جسم / قصر را بنمود آمدم از طلسم

دختر زیبا چو رخ او را نمود / بود زشتی و ترا زشتی چه سود
دل ز دست خود بدادی ای غلام / همرهان رفتند در سری مدام

عاشق دنیا شدی رفتی ز دست / در بلا و رنج ماندی پای بست
دختر بنمود دنیا بس ظریف / در حقیقت بود زالی بس ظریف

همرهان رفتند حج دریافتند / گام خود در راه حق برداشتند
تو بماندی اندرین کون و فساد / هر دمی کعبه سمی آید بیاد

میروی هر سو دمی پرسی خبر / قافله رفته بماندی کور و کر
هر که او در کون ماند همچنین / کی رسد [illegible]

هر که او در بند دنیا مانده است / بیشک او از راه عقبی مانده است
هر که او در بند دنیا باز ماند / [illegible] باز ماند

هر که روی او درین عالم بود / او کالانعام است آدم کی بود
هر که در دنیای دون [illegible] / از بقای حق چنین مانده است

هر که از دنیا همی شادان بود / بیشک اندر آتش سوزان بود
هر کرا محبوب او دنیا بود / در جهنم دائما غوغا بود

هر که در دنیا بچیزی باز ماند / تو یقین میدان که از ره باز ماند
هر که در دنیا کند لابه گرست / بیشکی است او ز قوم ساحری

در دنیا بکام دل نشست ‏ هست در راه خدا او زیر دست
هرکرا شد قبله دنیا امام ‏ ماند اندر آتش سوزان مدام

هرکه او دنیای دون را ترک کرد ‏ گرد نعلش در نیابد هیچ مرد
هرکه از دنیای دون یابد خلاص ‏ در ره توحید حق باشد خواص

هرکه بندی این جهان برهم شکست ‏ در ره توحید حق باشد برست
هرکه از دنیای دون آزاد گشت ‏ از نعیم جاودان شاد گشت

هرکه از دنیای و شغل او برست ‏ بر سریر جنت المأوی نشست
هرکه ملک این جهان بر باد داد ‏ بر نعیم جاودانش شاد شاد

هرکه در دنیا بچیزے تنگرد ‏ از نعیم جاودان برخورد
خانهٔ نفس است دنیا سر بسر ‏ بگذر از دنیا و شو صاحب نظر

هرکه او در راه شیطان بود ‏ بیشکی در کیش نقصان بود
هرکه رحمانی شده اندر جهان ‏ خاک او بهتر ز خون دیگران

طالب راه خدا باش ای پسر ‏ از ره شیطان ملعون کن حذر
در ره توحید حق مردانه باش ‏ همچو مجنون بیدل و دیوانه باش

راه رو از جان و دل ای مرد کار ‏ تا شوی در هر دو عالم نامدار
بگذر از نفس بهیمی ای فقیر ‏ عاشقانه دامن مردانه گیر

نفس سگ را اندرین ره خوار کن ‏ جان خود در راه خود ایثار کن
می اندر راه و در ره وا نشست ‏ بگذر از کون و مکان راحت بهست

جهد کن تا تو درین منزل رسی ‏ در حریم واصلان مسکن رسی
با دل و با تن باشی مدام ‏ در بهشت عدن دائم شادکام

گر بمانی اندرین ره ای جوان ‏ در بلا در رنج مانی جاودان
دائما با درد بود آن مرد کار ‏ درد دین را کرد آن شه بختیار

دائما در راه حق گریان بودے ‏ وز ضعیفی چند گه نالان بودے
روز و شب بنشسته بودی دردمند ‏ دائما اندوهگین و مستمند

گاه او را درد باد و درد سر ‏ گاه درد سینه و پشت و کمر
درد عشق در دل او کارگر ‏ جان و دل در راه حق ایثار کن

در ره دین بود او مردانهٔ ‏ در ره او بود بس فرزانهٔ
آشکارا بود درد آن ولی ‏ بود آن محبوب الله منتهی

بود با درد آن دل پاکدین ‏ نام او کرده بود زر والدین
درد را بگزین تو در راه خدا ‏ درد آمد رهبر راه صفا

همچو بودر دل کن و در اختیار ‏ تا شوی در راه معنی بختیار
همچو سلمان باش در ایمان بکوش ‏ می نیوش و ستر این اسرار پوش

بگذر از غیر خدا و مرد باش ‏ در ره توحید حق با درد باش
راه مردان مرد آمد ای پسر ‏ درد را بگزین و بگذر ای پسر

بگذر از کون و فنا و در راه رو ‏ در حریم حضرت الله رو
چون گنه کردی کویش مرو پیش ‏ بعد خوف و رجا آید به پیش

بعد ازین می آیدت خوف و رجا ‏ شادیت با غم بود ای مرتقا
یک زمان با وصل باشی ای فقیر ‏ یک زمان در هجر باشی در زحیر

گاه شاه و گه رعیت آمدی ‏ گه بکام و گه بحیرت آمدی
گاه باقی گاه فانی آمدی ‏ گه نهان گه عیانی آمدی

گاه طالب گاه مطلوب آمدی ‏ گه محب و گاه محبوب آمدی
گاه درد و گاه درمان آمدی ‏ گاه شاه و گاه دربان آمدی

گاه صوفی گاه صادق آمدی ‏ گاه عابد گاه فاسق آمدی
گاه عامل گاه کامل آمدی ‏ گاه عاقل گاه جاهل آمدی

گاه از ترس خدا بگداختے ‏ گاه اسپ شادیت می تاختے
اندرین ره خار با خرما بود ‏ اندرین ره عشق با غوغا بود

اندرین ره زهر با نوش آمدست ‏ اندرین ره عقل بیهوش آمدست
اندرین ره درد با درمان بود ‏ اندرین ره وصل با هجران بود

اندرین ره خوف باشد یا رجا ‏ اندرین ره امن باشد یا بلا
گر درین منزل بمانی ای فقیر ‏ گاه باشی شاد گه باشی اسیر

Marfat.com

بگذر از خوف و رجا ای مرد کار / داستان بتلا پایان کار
در کرامات مقالات عیان / بود آن مرد خدا خورده دان
در حقیقت واصل بر حق بود او / دائما در عشق مستغرق بود او
شیخ گفتش کی جوان خوبرو / آبله افتاده بر تن شد نکو
در جلیسان ای فقیر تو ببین / صد هزاران عالم پر نور بین
در جلیسان دانسی باد دگر / شاد بنشین و مرد تو در بدر
در جلیسان در خدا را یاد کن / جان و دل را در ره حق شاد کن
بعد از آن بینی جمال ذوالجلال / اندرین منزل بود عین وصال
قطره اندر بحر ناپیدا شود / قطره مانده همه دریا شود
او نماید آفتاب با جمال / هر دو عالم محو گردد در جلال
سایه در خورشید گم گردد مدام / خود همه خورشید گردد والسلام
گفته بهلول از جانان بود / هر چه گوید آیت برهان بود
شیخ لقمان بود در عین وصال / محو گشته در جمال ذوالجلال
از خودی بگذشت آن مرد خدا / دائما در اصل بود آن باصفا
ذکر فکر زهد و تقوی سوخته / جبهٔ وصل حقیقی دوخته
محو بود اندر جمال آن پاک باز / زان نکردی گاه بیگاه او نماز
شیخ ما چون از خودی خود برست / در حریم حضرت سبحان هست
آنکه با سلطان نشیند در وصال / کاندر و خدمت بود عین وصال
در بخارا بود امیری پاک باز / گفت لقمان می نگذارد نماز
در زمان برخاست اندر ره نماز / بود او با چل مرید پاک باز
هر یکی بر شیر نرگشته سوار / تازیانه ساخته از نیش مار
شیخ بر دیوار بنشسته آن زمان / رفت آن دیوار چون ریوان
بنشسته بر یکی دیوار شاد / میرود دیوار در ره همچو باد
قدوش تا خیال آن جماد / ما درین ره جاکریم و کیقباد
میدان صحرای یک چه تاختند / بر سر آن چاه منزل ساختند

در خراسان بود قطب نامدار / شیخ عالم بوسعید آن شهریار
در شریعت پیشوای عالمان / در طریقت رهنمای صوفیان
آن مسافر آمد از پیش شیخ / آبله افتاد در پا همچو میخ
در جلیسان همچو مردان ای پسر / تا ز اسرار نهان یابی خبر
در جلیسان تو ببین جان و جهان / سر پنهانی شنو هر دم عیان
در جلیسان آن جمال حق ببین / در جلیسان آن وصال حق ببین
همچو مردان تکیه زن در کبریا / آبله از تن ببر تو بی ریا
قطره اندر قعر دریا اوفتاد / ذرهٔ خورشید بالا اوفتاد
محو گردد صورت آفاق کل / جزوها کلی بدل گردد بدل
آنچنان که گفت عطار امین / در کتاب منطق الطیر از یقین
گفتهٔ عطار خود از مغز بود / لیک اندر صد لباس فقر بود
گفتهٔ بهلول را توحید دان / دانشش در ترک و در تجرید دان
از وجود خویشتن فانی شده / در بقای حق بحق باقی شده
وز سلوک از طلب بگذشته بود / با جمال اندر طلب پیوسته بود
قال و قیل علم و تقلید و بیان / ترک کرده آمده اندر عیان
هست خدمت بر وجود مرد کار / چون وجودت محو شد رستی ز کار
آنکه باشد دائما اندر جمال / کی بود در ذکر فکر قیل و قال
شیخ دائم محو بود اندر جمال / غیر حق در پیش بودی بی زوال
سیر دم او را بفرام نماز / بندگی باشد درین ره بی نیاز
دست جنبانید پیر پرفنون / خیل شیران از بیشه آمد برون
همچنان پیشه برای آن ذوفنون / شیخ [illegible]
از فقیران شیخ را دیدند دور / از قدم تا فرق گشته غرق نور
پیر گفت آن دم فرود آمد ز شیر / من ندیدم همچنان مرد دلیر
چون رسیدند آن همه از یکدگر / در قدم او نهادند جمله سر
اندر آمد آن زمان وقت نماز / پیر و اصحابش فتادند در نماز

Marfat.com

ست لقمان صلاح آمد فراز　　با تو بگذارد درین موضع نماز
جمله اندم از خودی بیرون شدند　　در مقام بیخودی مجنون شدند
پیر با اصحاب قصد چاه کرد　　تا که آب از چاه آن شیر مرد
می نیاید دلو در آب ای عجب　　در تعجب ماند پیر و در تعب
شیخ اندر چه فگند آب دهان　　آب بیرون آمد و پس شد روان
شیخ دست از خرقه بیرون آورید　　از بن هر موی او خون می چکید
آن زمان گفته لقمان واصل است　　هر دمی عین وصالش حاصل است
هر که باشد در جمال ای نامدار　　در مقامی بندگی او را چه کار
هر که جان شد جسم را با او چه کار　　هر که آن شد اسم را با او چه کار
هر که واصل شد مخزن شهوت　　هر دو عالم را بیک آنی فروخت
والذین جاهدوا فرمود حق　　جهد کن در راه تا گیری سبق
این گدای بینوای دردمند　　دائما اندوهگین و مستمند
رهنمائی خسته پا در را　　رهنما این بندهٔ نامرد را
هست بهلول از قدم تا سر گناه　　رحمتی کن دست پیشین رهنما
پادشاها رحم کن بر جان من　　درگذر از کفر و از ایمان من
پادشاها نفس شد بر من سوار　　نصرتم ده تا شود پیشم حمار
ای خدای این جهان آن جهان　　رهنمائی بنده را اندر جهان
ای خدای بر و بحر و آفتاب　　ای خدای کوکبان و ماهتاب
ای خدای انبیا و مرسلین　　ای خدای مؤمنین مسلمین
ای خدای عاشقان عارفان　　ای خدای صوفیان زاهدان
ای خدای عالمان عاملان　　ذات تو برتر ز فکر است و بیان
اولین آخرین ای کریم　　ظاهرین باطنین یا رحیم
تا ریا بر من مکن قهر و عتاب　　گر خطائی رفته باشد در کتاب

پیر و اصحابش بطینت سوختند　　دیدهٔ عقل آن زمان بردوختند
سر نهادند آن همه خفته بخواب　　خواب چون شد حاجت اشتمار آب
دلو را در چاه افگند از حیا　　دلو او در آب پر شد ای کیا
ذدل ۱۲
آمد اندم پیش شیخ انصاف داد　　دلوی خود در دست پای او نهاد
پیر و اصحابش بگفتند ای همام　　تو نکردی آن نماز اینجا تمام
چونکه آن حالت بدیدند آن نفر　　از حدیث عشق گشتند باخبر
هر که واصل شد برو تکلیف نیست　　در میان جان و دل تکلیف نیست
هر که باشد در وصال ذوالجلال　　از همه کاری بود او را ملال
هر که واصل شد جمال حق بدید　　در جمال حق جلال حق بدید
جهد کن ای دوست تا واصل شوی　　یک ره و یک کعبه و یکدل شوی
پادشاها رهنما این بنده را　　تان فقیری بیکس افگنده را
این فقیر با حقیر هیچ کس　　دائما افسانه گفته چون مگس
رهنمائی بینوای راه را　　رهنمائی رهنمائی راه را
هست از سر تا بپا آلودگی　　از خدا خواهم همه پالودگی
پادشاها دست این مسکین بگیر　　تا شود از لطف تو بدر منیر
ای خدای آشکار و نهان　　رهنمائی مومنان اندر جهان
ای خدای عرش و کرسی و فلک　　ای خدای روح قدسی و ملک
ای خدای انبیا و اولیا　　رحمت تو مصطفی و مرتضی
ای خدای عاقلان کاملان　　ای خدای عابدان مخلصان
ای خدای بی نهایت جزو گشت　　چون تو عشقی حد و غایت جزو گشت
ای خدای جز و حیوان و طیور　　زندگی دادی تو او را از نور
محو گردان ای خدا بهلول را　　دار هان از خویشتن این گول را
آن خطاهای رفته را تصحیح کن　　از کرم والله اعلم بالصواب

تمام شد

Marfat.com

خاتمۃ الطبع

سے وہ واحد ہر طرف کو اُسکی وحدت جلوہ آرا ہے ٭ سو کثرت اگر دیکھو تو وحدت کا تماشا ہے ٭ ہزاران
ہزار شکر بدرگاہ کارساز بے نیاز کہ اندنون مین ایک مجموعۂ معرفت کا گنجینۂ نادرۂ ادوار اعجوبۂ روزگار
یہ گلدستہ زیب انجمن اہل مذاق تصوف ہو اور گلگونۂ چہرۂ شاہد اہل معنی صاحب تصرف ہے عارفان
معارف معنی کے لیے آئینۂ حقیقت نما ہے اور واقفان مواقف یزدانی کے واسطے مجلی صورت
آشنا ہے جسمین تیرہ رسالے شامل ہین سب کے سب عمدہ اور اہل باطن کی سیر کے قابل ہین اولیاء
اللہ کا کلام پُر تاثیر ہے عارفین کاملین کی ہر رنگ کے لطف مذاق کی تقریر ہے اول رسالہ
رہبر راہ حق جسمین طریقۂ تعلیم و تلقین اشغال و اذکار ہر قسم کے مراقبہ و مکاشفہ وغیرہ معارف کا
بیان ہے تصنیف و تالیف سرحلقۂ مجاہدان اہل عرفان جناب حاجی محمد زردار خان مغفور و
مرحوم ولد سیفدار خان ناغر شاخ فرید خان جاگیردار راج کردل یہ بڑے صاحب استعداد
تھے ہر علم مین دستگاہ کامل رکھتے تھے انکی تصنیفات سے اور عمدہ عمدہ کتابین ہین ازانجملہ ایک
اعلیٰ درجہ کی تاریخ کی کتاب لاثانی ہے جسکا نام صولت افغانی ہے یہ ایک جامع التواریخ ہے جسمین
ابتدائے آدم سے سب انبیاء و اولیاء اور جملہ فرمان روایان ہند کا مفصل احوال ہے خصوص
انساب اقوام افغان اور اُنکے شعب اور فروعات کو کمال تحقیقات سے لکھا ہے اور ہر خاندان
افغان کا اسمین شجرہ بھی منقوش ہے یہ کتاب اس مطبع مین مطبوع ہو کر عالم پسند ہوئی وعلاوہ انکے کتاب
نافع الخلائق بھی اسی مصنف علام کی تصنیف ہے جسمین صدہا نقوش و اعمال مجرب اور طرح طرح کے
منتر و افسون و نیرنجات شامل ہین بطور خود جناب مصنف ممدوح الیہ نے اس رسالہ رہبر راہ
حق کے ساتھ اور بارہ رسالے عارفین کاملین کے مجتمع کرکے نہایت کارآمد مجموعہ مرتب کیا ازانجملہ
دوسرا رسالہ تحفۃ العاشقین ہے از شاہ محمد عبد الصمد طاب ثراہ تیسرا رسالہ الف با ...
وجہین از بیان وجہین چوتھا رسالہ بھجن شاہ محمد عبد الصمد مرحوم پانچوان ...
اللہ نام جپو رے بھائی چھٹا رسالہ پریم نامہ حاجی ولی شاہ ... ساتوان ...
کہ جلوۂ دیدار آٹھوان رسالہ بیسر نامہ حضرت فرید الدین عطار نواں رسالہ مثنوی شاہ بو علی قلندر
دسوان رسالہ حضرت شمس تبریز گیارہوان رسالہ ترجیع بند راجا عارف ... بارہوان
رسالہ مونسات الحقیقت تیرہوان رسالہ مثنوی حضرت ... بہلول

Marfat.com

ت عمدہ مجموعہ مغتنم روزگار ہے جو اہل بصیرت ملاحظہ فرماوینگے تو دیکھینگے کہ یہ ایک تجربہ ہے بسبب سابق حیات مصنف مین حسب فرمایش جناب مصنف طبع ہوا اور بکمال خواہش ہمارا اب موافق اصرار اہل شوق کے کئی بار طبع ہونے کی نوبت آئی بارے افضال خدا سے مجموعہ ہذا کتاب رہبر راہ حق کا بمقام کانپور مطبع نامی منشی نول کشور مین بسرپرستی جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع اودھ اقبال ماہ فروری ۱۸۹۶ء مین پانچوین مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر اشاعت پذیر ہوا خداوند عالم مرغوب و محبوب اہل عالم فرماوے بمنہ وکرمہ

تمت

اطلاع

اس مجموعہ کی جمین حسب تفصیل ذیل رسالے شامل ہین تحفۃ العاشقین ۔ الف بے وجہن ۔ شجرہ شاہ محمد عبد الصمد ۔ مثنوی اللہ نام جپو رسے بھائی ۔ پریم ناشہ حاجی ولی شاہ کا ۔ مثنوی چشم بکشا کہ جلوہ ۔ بیسر نامہ ۔ مثنوی شاہ بوعلی قلندر ۔ حضرت شمس تبریز ۔ ترجیع بند راجا عارف باللہ ۔ رموزات ۔

مثنوی حضرت شیخ بہلول

جسٹری حسب منشا ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء ہوگئی ہر کوئی صاحب بلا اجازت قصد طبع نفرماوین ۔

المشتہر
مینجر نول کشور پریس کانپور

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ

گنج عرفان رہبر راہ حق است	کنز ایمان رہبر راہ حق است
عاقل از بہر سن ہجری رقم	کن کہ نیک آن رہبر راہ حق است

١٣ ھ ١١

Marfat.com